فرامین سلاطین

مرتّبۂ

خاکسار بشیر الدین احمد تعلّقہ دار

میرے والد ماجد مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور کی کتب تصانیف

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	مولوی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ کلام مجید اردو کا بہترین ترجمہ مان لیا گیا ہے جس کی قریب قریب ایک لاکھ کاپیاں اب تک ہدیہ ہو چکی ہیں اس کلام مجید کا ترجمہ مختلف تقطیع پر چھپا ہے جس کی صراحت ذیل میں ہے۔		
۱	بڑا قرآن شریف۔ جلی قلم۔ کاغذ سفید عمدہ چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ صفحات ۸۷۰ تقطیع ۲۲-۲۹ دو صفحہ مع فہرست مضامین فرہنگ الفاظ اردو۔ مجلد عـ۵	عـ۵	۱۰/
۲	جامع المصاحف متوسط قرآن تقطیع ۲۲-۲۹ چو صفحہ صفحات ۸۷۰ کاغذ سفید چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ با ترجمہ اردو مع فہرست مضامین و فرہنگ الفاظ اردو مجلد عـہ	صـہ	۱۴/
۳	غرائب القرآن تقطیع ۲۲-۲۹ صفحات ۱۱۴۸ اس میں ایک طرف کلام مجید ہے دوسرے صفحہ مقابل پر ترجمہ حاشیہ پر حل لغات عربی۔ کاغذ حنائی اور سفید دو قسم کا ہے کاغذ سفید مجلد عـہ	ـے/	۱۰/
۴	حمائل شریف۔ ترجمہ بین السطور سطور پر حنائی رنگ تقطیع ۱۶×۲۲ صفحات ۱۲۶۴ مع فہرست مضامین و فرہنگ لغات اردو سفر میں ساتھ رکھنے کے قابل مجلد عـہ	للعـہ	۸/
۵	دہ سورہ فی احسن الصورۃ مترجم پنج سورہ کی جگہ یہ دہ سورہ ہے وظیفہ پڑھنے والوں کے لیے بہت ضروری تقطیع ۱۶×۲۲ صفحات ۱۴۴	ا/	۳/
۶	ادعیۃ القرآن قرآن شریف کی ساری دعائیں مع ترجمہ و خواص تقطیع ۱۶×۲۲ صفحات ۱۰۰ (کا سادہ رنگین)	۱۰ا/۱۲	۳/
	الحقوق والفرائض تقطیع ۲۲×۲۹ صفحات ۱۰۴۶ مذہب اسلام کے سارے مسائل کا مجموعہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ہر مسلمان کے گھر میں جو مذہب سے واقفیت رکھنا چاہتا ہو اس کتاب کا ہونا لازمی ہے۔ حصہ اول عـہ حصہ دوم عـہ حصہ سوم عـہ اور پورا سٹ ۱۲ار	صـہ	۱۴/
۷	اجتہاد تقطیع ۲۲×۲۹ صفحات ۱۲۶ اسلام کی		

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	حقانیت کا دلائل و براہین قاطعہ سے اثبات جو مسلمان اپنے عقیدہ میں پکا ہونا چاہے وہ اس کتاب کو ضرور دیکھے	۸عـہ	۵/
۸	حیات النذیر مولانا کی مفصل سوانح عمری مع فوٹو اور دو عکسی خطوط کے تقطیع ۲۲×۲۹ صفحات ۶۷۸	ـے/	۱۱/
۹	نظم بے نظیر تقطیع ۲۰×۲۶ مولانا کی کل نظموں کا مجموعہ بصراحت اس امر کے کہاں اور کس موقع پر پڑھی گئیں	۸عـہ	۵/
۱۰ تا ۱۲	مراۃ العروس۔ بنات النعش۔ توبۃ النصوح یہ تینوں کتابیں اس کثرت سے مروج ہیں کہ کسی مزید تقریب کی ضرورت نہیں بازار میں کثرت سے سستی قیمت پر ملتی ہیں مگر خط اچھا نہ کاغذ اچھا ہمارے خاص اہتمام اور نگرانی سے چھپوائی ہوئی۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور فٹ نوٹ میں تمام الفاظ کے معانی تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات علی الترتیب ۸۶-۱۵۰-۱۸۸	فی نسخہ عـہ	۵/
۱۳	محصنات تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۲۱۲ تعدد ازدواج کے روح فرسا نتائج	۸عـہ	۵۰/
۱۴	ایامی بیواؤں کی حالت کا دردناک فوٹو تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۲۱۲	۸عـہ	۵/
۱۵	رویائے صادقہ تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۲۱۵ مختلف مذاہب کا مقابلہ اسلام سے	۸عـہ	۵/
۱۶	ابن الوقت تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۲۰۶ انگریزی وضع کی کورانہ تقلید کے تباہ کن نتائج	۸عـہ	۵/
۱۷	موعظہ حسنہ مولانا کے اصلی نصیحت آمیز خطوط اپنے فرزند کے نام تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۱۷۴	۸عـہ	۵/
۱۸	منتخب الحکایات بچوں کے لیے چھوٹی چھوٹی دلچسپ نتیجہ خیز کہانیاں تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۸۱	۸/	۳/
۱۹	چند پند مفید و نصیحت آمیز مختلف مضامین کا مجموعہ بچوں کے لیے تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۴۲	۸/	۳/
۲۰	صرف صغیر۔ اردو زبان میں فارسی گرامر تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۴۴	۶/	۳/
۲۱	نصاب خسرو جدید طرز کی خالق باری تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۲۸	۸/	۱/

مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

(سارے) ملک کے مالک تو (ہی) جس کو چاہے سلطنت دے اور تو (ہی) جس سے چاہے سلطنت چھین لے

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکم راں
وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

فرامینِ سلاطین

مرتبہٴ

خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)

اول تعلقہ دار (کلکٹر) پنشنر سرکار عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

جس میں شاہانِ سلف و حال کے (۱۰۰) فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسبِ فرمائش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۴۴ھ
۱۹۲۶ء

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اول ایک ہزار۔ قیمت بلا جلد (عہ) مجلد (للعہ) محصول ڈاک مجلد (۱۳) بلا جلد (۱۱)



His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan

ی حضرت قوی قدرة بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حضور نظام خلداللہ ملکہ و سلطنتہ۔

اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خان



His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan).

اعلی حضرت قوی قدرۃ بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ۔

شاہان با وقار و غریبانِ بے نوا
زیرِ زمیں روند و گمنام می شوند

مسعود علی

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حالِ خوش

اصلِ ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اس مجموعہ فرامینِ سلاطین کو یہ خانہ زاد نمک خوارِ آبائی ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدرِ قدرت بندگان عالی متعالی سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار سلطنت برطانیہ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ ئی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر مباہات سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

گذرانیدہ نمک خوار جانثار

فدوی بشیر الدین احمد تعلقدار



هو الناصر

دیباچہ کتاب ہشت آئین فرامین سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردش ساغر صد جلوہ رنگیں تجھ سے
آئینہ داری یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو ان کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رُت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اُن کی اللہ آمین ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختمی بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوش گل کشودہ برائے وداع ہے + اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے + اس وقت گاہک ٹوٹ پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے بجد ہو جاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہی حال ہے بڑے چھوٹے ننھے تکڑے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کولے کولے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچہ جسے عورتیں پیٹ پونچھن کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچہ کی پیدائش خبر دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخلِ امید کبھی نہ پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آلِ تیمور نے کیا اس لیئے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں ابتک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پر بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ یوں تو ان مٹنے والوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑیں ہیں آگرہ میں تاج گنج فتح پور سیکری میں قصر و ایوان۔ دلی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد۔ الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد و امصار میں اُن کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھکر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ اُن کی یادگار اُن کے فرمان اُن کے منشور اُن کے دستور العمل ہیں جو دار الانشاء شاہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہو کر ممالک میں پہنچے اُن کے پڑھنے سے ہمیں اُن کے جبروت اور اُن کی سطوت اُن کی ہمت اُن کی شجاعت اُن کی سخاوت اُن کی لیاقت کا

اندازہ ہوتا ہے ابوالفضل کے پہلے اور دوسرے دفتر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ خاں سپہدار توران شاہ عباس تخت نشین ایران والی کاشغر شرفائے مکہ معظمہ شاہزادہ مراد خانخاناں ولد محمد بیرم خاں حکیم ہمام اعظم خاں کوکلتاش عمالانِ ممالکِ محروسہ فرمانروائے خاندیس برہان نظام الملک سند نشینِ احمد نگر و دانایانِ فرنگ وغیرہ وغیرہ کے نام جو فرمان خطاب نامجات جلال الدین اکبر کی طرف سے لکھے گئے ہیں اُس میں نظم دفتر کے کیا پہلو ہیں ہمسر بادشاہوں کے مراتب کا کیا پاس و لحاظ ہے تورۂ چنگیزی کی کیا آن بان ہے ملک داری سیاست سفارت مذاہب مشارب فوج کشی حملہ آوری یلغاروں کو کس اسلوب سے ادا کیا ہے ابوالفضل جب کشمیر کا ذکر چھیڑتا ہے تو ہماری نگاہوں کے روبرو وہ خطۂ جنت نظیر اور اُس کی شادابی زعفران و بنفشہ گل و ریاحین کی تازگی و سیرابی سیب و انگور کی فراوانی دریاؤں کی روانی برف کا پڑنا بادشاہ کا جنگلی و دنتور کے رستہ سے بڑھنا راہ میں درختوں کا ہجوم خارہ تراشوں کی دہوم ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں نہ وہ اطفال دبستاں جو منشی فاضل پاس کرنے کے لیے ان دفتروں کو درساً درساً پڑھتے ہیں بلکہ وہ عقلا اور اہل الرائے جن کے ہاتھ میں اس وقت ہندوستان کی عنانِ حکومت ہے ان فرامین کو پڑھتے ہیں اور جب غور سے دیکھتے ہیں تو سمجھکر حیران ہو جاتے ہیں کہ اکبر اعظم کیا چیز تھا اور اُس کا منشی کتنا باتمیز تھا جس کا قلم ایران توران کے بادشاہوں کو کس طرح دھمکی دیتا ہے پھر کسطرح تھپکتا ہے اپنے خزانوں کی معموری اپنی سپاہ کی کثرت اپنی فتح مندیاں کس خوبی سے ان پر جتاتا ہے بادشاہزادوں اور امرا اور علماء اور مشایخ کی کس طرح دلجوئی کرتا ہے اگر پوچھا جائے ان فرامین کا مجموعہ کب مرتب ہوا کس نے مرتب کیا تو یہی کہا جائیگا کہ اکبر کے عہد میں مرتب ہوا ابوالفضل کے نورِ عین عبد الرحمن نے مرتب کیا فرمانوں کے مسودے گھر میں موجود تھے ہونہار بیٹے نے اُن کے دفتر بنا دیئے جمہور کے سامنے پیش کیئے زمانہ اگر مسلمانوں کے آجتک موافق رہتا تو ابوالفضل کے تین دفتروں جیسے سینکڑوں دفتر ہمارے پاس ہو جاتے مگر ؎ بہر ساعت بہر لحظہ بہ ہر دم + دگرگوں میشود احوالِ عالم - شاہجہاں آگرہ کے قلعہ میں معتکف ہوئے اورنگ زیب عالمگیر دکن کے جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور اُن کے بعد تو مسلمان اور اُن کے مشغلے ایسے اُلٹ پلٹ ہوئے کہ آجتک اُن کے تھل بیڑے کا پتہ ہی نہیں کیسی تصنیف و تالیف اور فی زمانہ تو سلطنتِ ہند انگریزی سانچہ میں ڈھل گئی بادشاہ وقت کا مذہب کچھ اور اُس کے آئین و قوانین الگ اُسکی زبان اُسکی انشا جدا الناس علی دین ملوکہم ہم بھی مذہب کے سوا بادشاہ بلکہ اپنے شاہنشاہ کی سب باتوں میں مقلد اور پیرو ہو گئے مگر جس طرح دودھ چھٹے بچہ کو دودھ کا ٹھرکا ہوتا ہے ہمیں مغلیہ کی مٹی ہوئی شان و شوکت یاد آجاتی ہے اور دل کہتا ہے تختِ طاؤس کیسا ہوگا اور شاہجہاں کیونکر دربار کرتا ہوگا

سعد اللہ خاں وزیر اُس کا قلمدانِ وزارت لیکر کس طرح حاضر ہوتا ہوگا حضور والا کے سامنے عرضیاں کیونکر پیش ہوتی ہونگی جہاں پناہ اُس پر صاد کیونکر کرتے ہوں گے احکامِ شاہی کیونکر نفاذ پاتے ہوں گے درباری جامے پہنے گتمل وار پگڑیاں سر پر رکھے کمر پٹکے سے باندھے سر جھکائے کس طرح چپ کھڑے ہوتے ہونگے۔ نقیب چوبدار کس قاعدے سے راجہ اور والیان ملک سے کورنش اور مجرے کرواتے ہونگے خلعت ہفت پارچہ جیغہ سرپیچ گوشوارہ مالائے مروارید سپر و شمشیرِ مرصع ماہی مراتب جڑاؤ پالکی نالکی کیسی ہوگی جو خارج میں وجود نہ رکھتی ہوا سے ہم کیونکر دیکھ سکتے ہیں یہ سماں ہماری نظروں میں کیونکر آسکتا ہے مگر مرکزِ دائرہ سخنوری وسخن دانی فیضی وابو الفضلِ ثانی مخدومی محترمی مولانا بشیر الدین احمد صاحب تعلقہ دار سرکار نظام نے اعجاز کیا کہ ہمیں شاہجہاں اور اورنگ زیب کا دور آنکھوں سے دکھا دیا یعنی ان دونوں شاہانِ عالی تبار کے متعدد فرامین کا مجموعہ مرتب کرکے ہم ندیدوں کے روبرو رکھدیا جن کے مطالعہ سے ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ان سلاطین کا دربار اُن کے جاہ وحشم اُن کی داد ودہش سب کچھ دیکھ رہے ہیں سبحان اللہ جلّ علیٰ بات یہ ہے کہ یہ کام مولانا بشیر الدین احمد صاحب کا حصہ تھا کیونکہ آپ اقلیم دکن میں سالہا سال ایک رکن سلطنت بنکر رہے ہیں جو بالکل اور سرتاسر آئین وقوانین اور مراسم ورواج میں مغلیہ سلطنت کا نمونہ ہے اور آپ نے اس ملک کے چپّہ چپّہ کو عاقلانہ اور حکیمانہ طور پر دیکھا ہے اور خطّہ بیجاپور کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھ کر اپنے آقا کے حضور میں گذرانی ہے آپنے یہ مجموعہ کیا مرتب کیا ہے گویا خزاں کے موسم میں جس کے اندر پھول کی ایک پنکھڑی دستیاب نہ ہوتی ہو ایک فردوس بریں اور ایک بہشت نگاریں ہمارے سیر کے لیئے لاکر ہمارے آگے رکھدی ہے یہ کام کسی دوسرے کے بوتے کا ہرگز نہ تھا آپ ایک ذی اثر ذی اعتبار ذی علم رئیس ابنِ رئیس اور امیر ابنِ امیر شخص ہیں جس دوست سے آپنے کہدیا کہ مغلیہ کے یادگار اگر آپ کے پاس کوئی کاغذ یا سند ہے تو لے آیئے اُس نے سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے گھر سے سینکڑوں برس کے نایاب اور چھپے چھپائے گوہرِ آبدار لے آئے اور آپ نے اپنے مجموعہ کی لڑی میں پرو لیا۔

مگر اُس کے ساتھ ہی ایک دقّت یہ بھی تھی کہ اگلے زمانے کے کتابوں کے اندازِ تحریر اس وقت کی خط وکتابت سے بالکل جدا ہیں کوئی فرمان خطِ نستعلیق میں کوئی شکستہ میں کوئی شفیعہ میں پھر جن جن کارکنوں کے ہاتھ میں وہ فرمان پہنچا ہے اُنھوں نے ضرور تاً اُس پر کہیں ثُلث میں کہیں طغرا میں کہیں خطِ بہاری میں اپنی توضیحات ارقام کی ہیں اُن کا پڑھنا اور پڑھانا اور سمجھنا اور سمجھانا دشوار تھا مگر چونکہ آپ دکن میں بیجاپور کی عمارتوں کے کتابے اور دہلی کی تاریخ لکھنے کے وقت یہاں کے قدیم جدید الواح

اورسنگین نوشتوں کو حل کر چکے اس لیئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کرلیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جن کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامینِ سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے بے شمار کتابیں لکھکر شائع فرما دی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیئے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثار بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چند روز ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کر کے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ؎ گرد نام پدر چہ میگردی + پدرِ خویش باش گر مردی۔

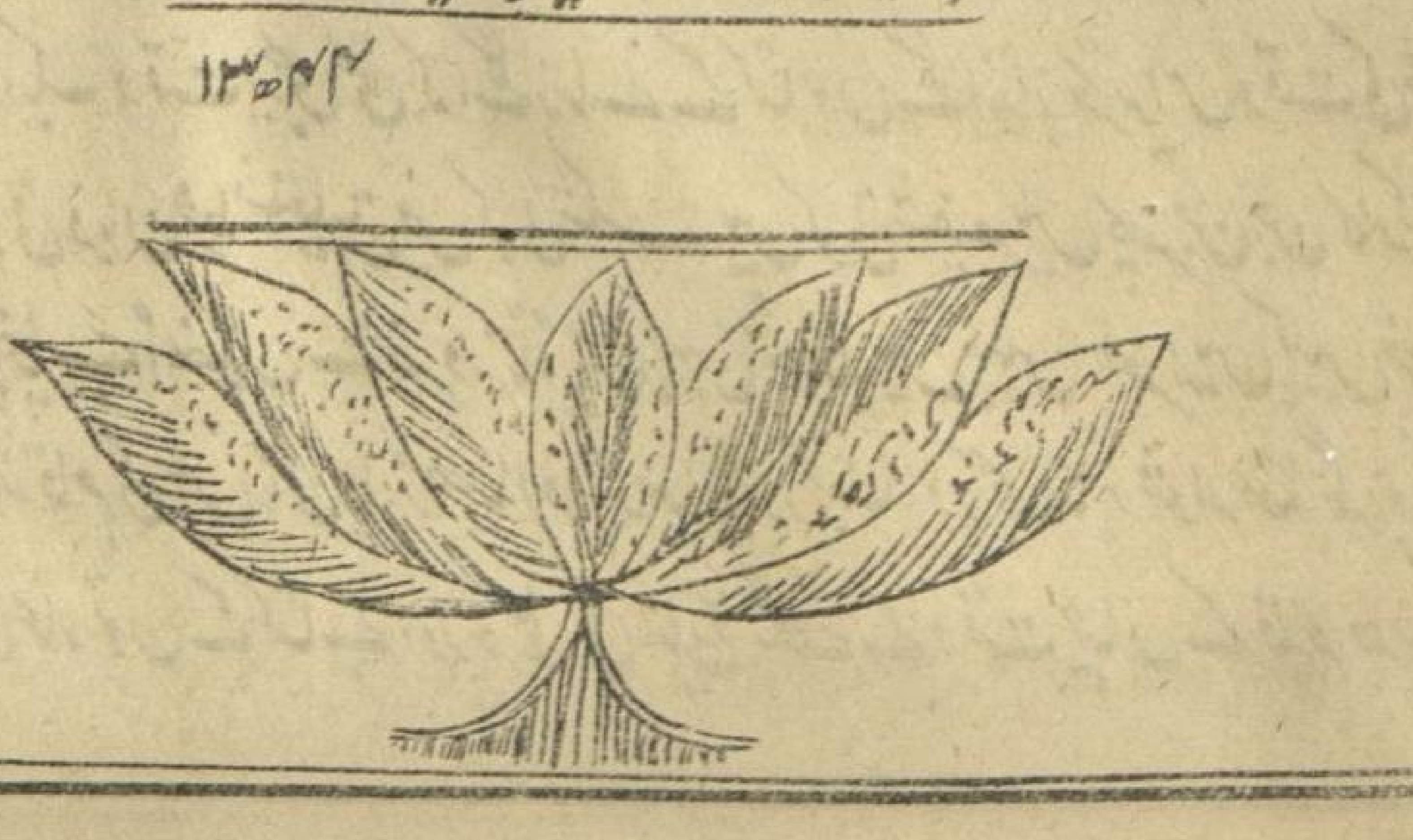
تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سر و پیر چرخ کا — دیکھ لی شانِ بشیرالدین احمد واہ وا
سر کہیں ہے دھڑ کہیں ہے حاسد ناشاد کا — تیغ برانِ بشیرالدین احمد واہ وا
رشک کرتے ہیں ملایک اور حوریں خلد میں — ساز و سامانِ بشیرالدین احمد واہ وا
غیرتِ باغ ارم ہے رو کشِ خلد بریں — یہ شبستانِ بشیرالدین احمد واہ وا
دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو — پُر ہے دامانِ بشیرالدین احمد واہ وا
چھاپ ڈالے خط سلاطینِ سلف کے بیدریغ — واہ فیضانِ بشیرالدین احمد واہ وا
دیکھیں عالمگیر اور شاہجہاں کے ہم خطوط — لطف و احسانِ بشیرالدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو **فراق**

"کہہ خیابانِ بشیرالدین احمد واہ وا"

۱۳۴۴



دیباچۂ دوم[۱]

برآر از مدِ بسم اللہ تیغِ خوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرِ لوح ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ مالاینحل ہے عقلِ انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

؎ اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

جب خود رسولِ مقبول علیہ التحیۃ والسلام جیسے مقربِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ما عرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گام فرسائی اور تگ و دو کریں ؎

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لافِ کمال ہو تو کیا
تیرا حریمِ ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی

ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں درگاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مندر + آنکھوں میں ہے تصویرِ خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کما حقہٗ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی

تاج ہے فرقِ نبی کا فتدلّٰی کیا ہے + قابَ قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیِ آیت یعطیک فترضیٰ کیا ہے (حضور نظام)

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ ؎

محمد پیشوا اور رہنمائے خلق دو عالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

---

[۱] جناب فراق صاحب نے میری محنت بٹانے کو دیباچہ لکھ دیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب لاجواب۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ بلا کم و کاست کہہ دیا ہے مجھے اب دیباچہ لکھنے کی اس وجہ سے ضرورت نہ تھی کہ جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے پھر اس سے بڑھ کر میں کیا لکھتا ؎ اثر تو لوٹ لیا بات نے تری تو رہا نہ کچھ بھی میرے عرض مدعا کیلئے۔ اب میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض اس خیال سے کہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں میں بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

فروغِ محفلِ ہستی ہیں نورِ عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق ہیں ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں
انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی رنگت ہے
انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کم یاب ہے اُتنے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھیے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے۔ کیوں۔؟ - یہ صرف اس لئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور وقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر۔ سنگِ پارس۔ کیمیا۔ ہما۔ عنقا سب جتنی ناپید اور مشکل الحصول ہیں اُتنے ہی ان کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے۔ ؎ اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی جڑی ہے + (۲) اکسیر پہ مت ہوس "تنا نہ نانہ کرنا + ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیئے۔ وہ ایک بہت نادر الوجود کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتّی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے۔ فرامینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا۔ فنا کے ہاتھوں سب فنا ہیں ؎ اچھوں کے لئے گرمئ بازارِ فنا ہے + پہلے وہی بجھتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ بادشاہت ہی نہ رہی جن کی عظمت اسطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جن کی نسبت یہ قول فیصل تھا کہ "سلاطینِ ہند بادشاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پرزے فرامین دستبُردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے ؟ - ؎ آں قدح بشکست واں ساقی نماند ؎ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خواب پریشاں ہو گئیں

رباعی
چمن کی تخت پر جس دم شہِ گل کا تجمّل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد تھی غل تھا
خزاں کے دن گئے تو کچھ نہ تھا جز خارِ گلشن میں + بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ؎

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + آئے ہیں چار دن کے لیئے اس چمن میں ہم
؎ بہارِ زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی چہچہے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے
صدائے کوسِ رحلت نغمہ سنجوں کا ترانہ ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جو لائیں کام ہیں چشمِ بصیرت دیکھنے والے
نہیں محوِ تماشا اُس کی قدرت دیکھنے والے

موت سے کسے رستگاری ہے سب کے لئے یہ منزل بھاری ہے۔ امیر غریب اسی سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ قطعہ

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند ✢ کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک ✢ خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل ✢ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر ✢ زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

مرے بعد دنیا میں اگر کچھ نمونہ رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار اُن کی یاد دلاتے اور اُن کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے مادِشما مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا وہ دفتر ہی گاؤخورد ہوگیا اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی فارغ البالی بادشاہوں کی داد دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محوِ حیرت ہوجاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یادش بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالبِ مردہ میں جان ڈال دیتا ہے ؎

یاد ایامیکہ در کوئیت مکانے داشتم ✢ ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتم

علی برید شاہ (۹۴۹ھ تا ۹۸۷ھ) کے مقبرے پر جو بدر ملکِ دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اُس کا صرف ایک بند لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسرِ خاکِ من آیند ✢ از خاک بپرسند نشان و خبرِ من
گر خاک جہاں جملہ بغربال بپیزند ✢ حقا کہ نیابند نشان و اثرِ من

اُن بادشاہوں کی بہترین یادگاریں اُن کی سر بفلک عمارتیں اب تک تو موجود ہیں آگے کی خبر خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ گل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہجہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر پر لٹا دیا (گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ مبتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارات کی تعمیر میں تفوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھ کے آگرہ کا تاج گنج اُس کی ایسی یادگاریں ہیں جس کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور اغلب ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت ہے بمصداق ؎

چشمِ بد اندیش کہ برکندہ باد ✢ عیب نماید ہنرش در نظر ✢ تعمیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین است

ہمین ست وہمین ست وہمین است ✤ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ ان کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے اختیار نکل پڑتا ہے کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت (نہ آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ✤ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست ✤ چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی تاج گنج کو دیکھ کر بے اختیار بول اُٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤنگی تو آج ہی مرنے کو طیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیرپا یادگاروں کے ذرا نیچے اُتر کر داد و دہش، عطا و بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویریں ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار میسر ہو۔

؎ آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے ✤ سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہان آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمراں تھے مدتیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد ہلمّ جرّاً ہے بھی تو وہ برائے نام "بدنام کنندۂ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا نہ ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت ہمیں حالش مپرس۔ گردشِ زمانہ کی چکی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ پلیتھن نکل گیا۔

رباعی

تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو ✤ دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
او گردشِ افلاک ہم سمجھتے ہیں تجھے ✤ تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو (دبیر)

وہ شرم کے مارے منہ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔ یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منہ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ؎ زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے ✤ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے۔ اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ؎ کون سنتا ہے کہانی میری۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری۔ ان کی باتیں سنکر لوگ کہتے ہیں "رہیں جھونپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا"۔ یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ "یکے نقصانِ مایہ و دیگرے شماتتِ ہمسایہ" ؎

سچ ہے کہ روزِ بد میں کسی کا کوئی نہیں + پتّے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہو گئے تو یہ کاغذ کے ٹکڑے اُن کے کس کام کے رہے کیا ان کو شہد لگا کر چاٹیں ؟ یہی وجوہ ہیں کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُن کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہو گیا جو بچ رہے تھے وہ ۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامۂ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلّا اور مذہّب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا ۲۰ ستمبر ۵۷ء کو بروقت قبضہ و عمل دخل انگریزی مسٹر امری شوئیگر کو ملا اُنھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پونہچا دیا۔ ؎

آبرو جنسِ گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے + آپ لے لیں تو یہ سودا سرِ بازار نہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو ادھر اُدھر ٹرپے پڑے رُل رہے تھے اُن کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اُس تلپٹ اور تباہی کے اب بھی بہت سے فرامین دہلی اور نواحِ دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو وثیقہ سمجھ کر حرزِ جان بنا لیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے ماوشما کو دکھانا تو درکنار۔ بمصداق گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں گیا۔ غرض یہ کہ اُس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا نہ تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہو جائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُن کی ظاہر چمک دمک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا۔ خریدا کن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آبا و اجداد موردِ مراحمِ خسروانہ و عواطف شاہانہ صاحبِ مناصب جلیلہ و جاگیرات کثیرہ امیر ابن امیر تھے مگر آج اُنہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ اُنھوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیئے ان کو جدا کیا نہ بہ طیبِ خاطر بلکہ بہ مجبوری کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے بسا غنیمت۔ باہر والے شاید نہ جانتے ہوں مگر دلّی والا ایسا کون ہے جو اس قضیّہ نامرضیہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو **شہدے** کہلاتے ہیں وہ در اصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہو گئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کر رہے ہیں ؟۔ میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے، وہ صفحۂ قرطاس پر اشکِ خونی برساتا ہے۔ یہ اُجڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ مغلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **رباعی** دل نے غمِ بے حساب کیا کیا دیکھے + آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھے

طفلی وشباب عیش ورنج وراحت ✛ اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطینِ مغلیہ کی یادگار ہیں اور انہیں کے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی معاشیں اور جاگیرداروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکارِ عالی **نظام** خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقاتِ عطیات اور فصلِ خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اُس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں جوئندہ یابندہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ با ایں ہمہ مشکلات میں نے اتنے بہت جمع کر لیے۔ دل چاہتا تھا اور یہ تھے بھی اسی قابل کہ کتاب میں ان سب کے فوٹو دیے جاتے مگر اتنی قیمت کون دیتا، ناچار نقل پر اکتفا کیا مگر پھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمیٰ کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور اُن کے شوق کو سرد کر دوں لہذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیۂ ناظرین ہیں۔ کچھ فرامین تو میری کتاب تاریخِ بیجاپور میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیے تھے۔ کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت **ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر** بالقابہ سابق چیف کمشنر دہلی وحال گورنر صوبۂ پنجاب نقل کیے۔ کچھ متفرق ذرائع سے بہزار مشکل دیکھنے کو ملے۔ ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹو گرافرز بنارس سے منگایا کچھ جناب منشی مظفر حسین صاحب سلیمانی رئیسِ شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب نامۂ مظفری سے بہ اجازت اُن کے لیے اور کچھ فرمان صاحب معزز نے بطور مزید امتنان میری خواہش پر جا بجا تلاش کر کے بھیجے۔ ایک فرمان تاریخِ پالن پور مصنفہ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم میر منشی ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان اُن کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف انجینیر پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابوالحسن صاحب خلف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنفِ تفسیرِ حقانی نے دیئے۔ جناب خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو لاجواب فرمان مجھے دیئے۔ حضرت جناب سید آل رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ **اجمیر شریف** نے ایک کتاب دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بدرگاہ شریف ہیں ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاءِ عنّا وعن سائر الناس وکان سعیہم مشکوراً۔ ہاں بھولا میرے عزیز منشی اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں ڈور دھوپ کر کے کچھ فرمان لائے اُن کا شکریہ اس سبب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ میرا اور اُن کا کام جدا نہیں ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی ✛ تا کس نگوید بعد ازیں

من دیگرم تو دیگری * اُن کا شکریہ تو میں جب ادا کروں کہ سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کروں۔
مجھے اور بھی بہت سے فرمانوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ نا دہندوں
کی قید میں ہیں۔ وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک تک دکھانا پسند
کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد * گندہ کند بسگ دہد۔ ایسوں کے سامنے دست
سوال پھیلانا بے سود۔ ع بات بھی کھوئی التجا کر کے *۔
مثلاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور دوا دوش
کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار منتخب لوگوں میں ہے معمر ہیں مسن
ہیں سنہ ۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں اواخرِ ماہِ دسمبر میں میرا علی گڈھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام
میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا
مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں وہ کفیٰ بہ فخراً۔ مجھے
معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرہ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ
علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر اُنھوں نے نہایت بے اعتنائی اور
کج خلقی سے ٹکا سا توڑ کے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منھ لیکر رہ گیا جسکی ندامت مجھے آج تک ہے۔
اُنھوں نے پہلے تعلقات پر پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہو گئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔
میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپیے اور میرے پاس جو فرامین ہیں اُن کو بھی شامل کر لیجیے
مگر اُنھوں نے جو نا کی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بے کار
محض ہیں یہ اُن کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ و زر۔ خیر وہ جانیں
اُن کا کام جانے۔ معلوم ہوا کہ جبلّی بُخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا غُصہ کے سامنے کسی کی نہیں چلتی
دوسرے کو فائدہ پہونچانا انہیں گوارا نہیں۔ حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے
سر اس کا سہرا کیوں رہے۔ ؎
رنج کچھ اس کا نہیں اُس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں * بلکہ ساری کوفت ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں
تجربہ ہوا اور آئندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎
کیا نبھائے گا زمانے میں وفا ایک سے ایک * دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک
خیر اُن کی دست کشی سے میرا کام رُکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست۔
شکر ہے پروردگار کا کہ خداوندِ تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

ع شکر نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو +

وَفَّقَنَا اللّٰہُ بِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَاٰمَالَنَا وَاٰجَالَنَا بِالْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں تو اس خلجان میں شہدوں کا ذکر رہ گیا۔ ان بے چاروں خانماں برباد وں کی بنی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پونہچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپر کھٹ اور جہیز کا سامان صرف کہاروں اور مزدوروں کی طرح بلکہ بھک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اُٹھائیں اور بطور بھیک کے جو مل جائے لے کر قناعت کریں۔ یہ لوگ - بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحبزادوں اور مرشد زادوں کی جگہ شہدے کہلانے لگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ~

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک برقعہ پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثارِ امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شُستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ~

تنگدستی کے سبب جان سے بیزار ہیں ہم + دار پہ کھنچ دے اے چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا ثریا جاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر اُنکی آپس کی نزاع اور کثرتِ شرکاء کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصّے بخرے ہو گئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کے لیئے بھی بہ مشکل مکتفی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس پر اُتری تو کہئیے کیا رہی، برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکر خیر سر سید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے، متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جسکی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدر آباد کے تعلق سے اتنا میں جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال دیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اُسی منبعِ وجود و کرم ریاستِ ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ~

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ چشمۂ یم سے + بُجھا لیتا ہے اپنی پیاس کام غنچہ شبنم سے

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۲؍ اگست ۲۵ء میں پڑھا کہ مرزا بیدار بخت ولد خجستہ بخت متعلقہ خاندان مغلیہ کے لئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سنی ہیں خدا اس ریاست کو تاقیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخر تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب شیرکوٹی نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۲؍ اگست ۲۵ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اُس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔ ؎

گرچہ ہے سو سو بُرائی سے مگر پھر اے امیر ✦ ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی کج رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔ ؎

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی ✦ بہاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب زندگانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی تاریخ کسی نے کیا خوب کہی ہے۔ ؎

سراج الدین ظفر بہادر جو سوئے جنت ہوئے روانہ ✦ کہ جن کی باعث مٹی خوشی سے جھلک رہا تھا چراغ دہلی
جلوس اُن کا چراغ دہلی (۱۲۵۳ھ) سو اب بھی دیکھو مطابق اُسکے ✦ سروشِ غیبی نے سالِ رحلت کہا "بجھا ہے چراغ دہلی" (۱۲۷۹ھ)

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار ✦ بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

"میں جب رنگون پونہچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آگیا جس نے تیموری جاہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پونہچایا اور بالآخر پانچ سال بعد ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی گل ہو گئی۔ میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محوِ آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے۔ یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لیئے شاید معمولی خودرو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو۔ ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لیئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہو گا۔ اندر گھاس چڑھی ہوئی تھی اور سڑک و صفائی کا کچھ انتظام نہ تھا بے کسی و کس مپرسی کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس تاجدار کا مُلک لینے والے اپنے غسل خانوں میں نل لگاتے ہیں اس کی قبر تک پونہچنے کیلئے کوئی ایسی بٹیا بھی نہیں

جو خودرو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تخت پڑے تھے۔ جو شاید نماز پڑھنے اور تلاوتِ قرآن کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملا کر چار معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈالدی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گاڑھے کی چھتگیری لگی ہوئی ہے جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منّت ہے۔ اس کے نیچے تیموری نسل کا آخری چراغ، اکبریِ جاہ و جلال کی آخری یادگار شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقّع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اُس کی بیگم محوِ آرام ہیں قبر زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہو گی۔ تعویذ ذرا چوڑا اسفید پتّھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ر نومبر ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ جولائی ۱۸۶۲ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام و نشان ہو گئی تھی نشان دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمان برہمانے کچھ ایجی ٹیشن کیا تو تیموری تخت کی مالک گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے بھاری (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہو گیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قید خانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان غنی صاحب اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پونہچے۔ یہ مکان سنٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو نہایت بوسیدہ ہو گیا ہے۔ بہادر شاہ کے نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی نہیں اور نہ مرمت کرائی گئی **مرحوم شہنشاہ کی اولاد**۔ ستّر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم

ہے۔ یہ مرزا جواں بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انھوں نے آج تک شادی نہیں کی۔ غدر کے واقعات نہایت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے۔ ان کے ایک بھائی جمشید بخت تھے۔ ۱۲؍ جون ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انھوں نے برہمی عورتوں سے کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تین سال کا ہے جسکی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا ہے اور اس کے نانا لے کر ہندوستان چلے آئے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جوان لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت ہے۔ اس اُجڑے دیار کی رونق یہی ہیں۔ انٹرنس پاس ہیں بائیس سال کی عمر ہے جوان ہے۔ ان ہی سے ملتا ہے بیچارے نہایت عسرت سے گذر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ نہیں ملتا۔ ان کی پھوپی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تاحیات ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہکر تنگی سے گذر کرتے ہیں۔ وضع داری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ نہیں کیا۔ اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کر سکتے۔ رونق زمانی بیگم کے بعد غالباً مکان بھی چھن جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لیے تن ڈھانکنے کے لیے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لیے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہوگا۔ یہ اشعار حسب حال میں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں:۔

جن کی عمارتیں بفلاک سر کشیدہ تھیں + نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں
جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے + اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں
تنور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز + نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاصکر سلاطین مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں کہ ان کے لیئے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے لہٰذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کر دینا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لیں گے داد و دہش اسکو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول طویل ہے لہٰذا بخوفِ طوالت نظر انداز کرنا پڑا جن کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمالیں۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب + اس پر سے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمالیں کہ بعض دفعہ ایک ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپئے تنک دے دیئے ہیں۔

دکن کی بہمنیہ سلطنت (۱۳۴۷-۲۵ء) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی البہمنی نے دار السلطنت بیدر مملکت سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

اور جس کے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو زبانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلّا شرف الدین مازندرانی مشہور خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا ۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے روکار پر موجود ہے ۔ وہو ہذا ۔

رباعی

حبذا قصرِ مشید کہ زفرطِ عظمت * آسماں سُدّۂ از پایۂ ایں درگاہ است

آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است * قصرِ سلطانِ جہاں احمدِ بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالا مال کر دیا ۔ بادشاہ کی قدردانی دیکھیئے کہ شیخ آذری اس قدر مقربِ بارگاہ سلطانی اور مورد مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اُس کی جدائی گوارا نہ تھی آخر کار اُس نے شہزادہ علاء الدین سے سفارش کرائی اور عرض کرایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے تو (حج اکبر کا جس کا میں نے ارادہ کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا ۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ چالیس ہزار تنگۂ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے ۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اٹھا لاَیحمِلُ مطایاکُم عطایاکُم (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیے کو آپ کے مویشی بھی اٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا ۔

مآثر الامراء میں عبدالرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ "مکرر شعرا را درصلہ بزر سرخ سنجید ۔ روزے ملا نظیری گفت "یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود؟ نہ دیدہ ام" فرمود از خزانہ بیارند وچوں جمع کردند ملا گفت "شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم" فرمود کہ "ہمہ بہ ملا بدہند" یہ ایک وزیر کا حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود وعطا وہ تو بے حد لاتحصیٰ ولا تُعد تھی ۔ دور کیوں جایئے ۔ ؎ ترا دیدہ یوسف را شنیدہ ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ غفران مکان حضور پُرنور نواب میر محبوب علی خاں بہادر جعل اللہ الجنۃ مثواہ بادشاہ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گویا کہ کچھ بات ہی نہ تھی ۔

بادشاہِ حال حضور پُر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ بمصداقِ الولد سر لابیہ وہ بھی غفران مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہیں ۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیئے تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے ۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبدالرحمن خاں مرحوم شاہِ افغانستان کے نام پانسو روپیے ماہوار کی اجرائی انہیں دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

وعطا سے خالی نہیں جاتا۔ جب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال اور مالامال کر دیا ہے۔

ان فرمانوں کا مختصر حال یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک کے ہیں۔ میں نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے برٹش پیریڈ یعنی ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند۔ ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم اور ملکِ معظم جارج پنجم کے کچھ فرامین بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔

پہلے زمانے میں فنِ خطاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے نستعلیق نسخ۔ ثلث۔ شفیعہ شکست۔ طغریٰ۔ گلزار۔ غبار۔ اور کیا کیا ہم تو اب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے اس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ استادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں ان پر نہایت صفائی سے آہار دے کر مہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چمک اٹھتی تھیں کہ منہ دیکھ لو روشنائی کو کئی کئی دن گھوٹا جاتا تھا اور خدا جانے اس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ صدہا برس تک اس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی اب کون کر سکتا ہے مگر وضع الشیٔ فی غیر محلہ ضرور ہے سطریں سیدھی الفاظ نوک پلک سے درست نشست۔ وکرسی الفاظ معقول۔ جب ہی وہ خط دلوں کو مسرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوش خطی نہ کوئی ہنر رہا نہ اس کی ضرورت رہی اب طلباء تمام قابلیت کرڈروں کے حساب کا قاعدہ مالاینحل کرنے اور بال کی کھال نکالنے اور ریاضی کی چیستانیں بوجھنے اور گتھیاں سلجھانے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرنے اور ان کے سن یاد کرنے دنیا بھر کے جغرافیئے یعنی ساری خدائی کی بھومیاں جانے سے ان غریبوں کو فرصت کہاں جو خطاطی کی طرف توجہ کریں ان کے لئے "یک سر و ہزار سودا" بالکل سچ ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کافی لچک ہے نہ اس کا قط درست نہ وہ کسی طرح اردو کے لیئے موزوں اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یوں زبردستی اردو لکھو تو لکھ لو ہاں۔ قلم بہتر سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو جلد نہ گھسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرف ہو فونٹن پین جب سے نکلی ہیں اس سے لکھنے میں گو آسانی ہو مگر ایک تنکے سے اور اس سے لکھنا برابر ہے کہ اس کی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک پتلے موٹے سے کچھ بحث نہیں ہر چہ آید در گھسیٹ۔ غرض تو صرف پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھا جانا بھی مدارج رکھتا ہے ایک ایسا صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا پڑھ لے ایک ایسا گھچ پچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

ٹانگ ٹوٹیے مار اکرو- ہم نے ایک فوٹو عبد الرشید خوش نویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھنے اور آج کے کج مج خط سے بشوق ملالیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں لتھڑی ہوئی کوئی مکھی کاغذ پر رینگ جائے وہ خط نہیں ہے بلکہ کاغذ پر کیڑے مکوڑے معلوم دیتے ہیں ؎

چراغِ مردہ کجا شمع آفتاب کجا + ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے - ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا - محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے - جواب یہ ملا کہ ع - الف تو میں جانتا نہیں غرض تو خط کے صحیح ٹھکانے پر پونہچ جانے سے تھی - میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت ہے کہ آپ کو خط پونہچ گیا - چلو چھٹی ہوئی - ع - ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - ان فرامین کی خطاطی پر بے اختیار دل لوٹ جاتا ہے - تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ؎

دیکھ کر ہوتی ہے تسکین وہ پیارا خط ہے + نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمھارا خط ہے +

وہ مثل عارضِ معشوق گھٹا ہوا چمکدار مطلا کاغذ - وہ قلم جسے قلم قدرت کہیئے تو بجا ہے وہ نوک پلک وہ نشستِ الفاظ اب کہاں - روشنائی ایسی کہ حورانِ بہشتی کے سوا مردمک چشم سے مقابلہ کرے - چند ہا سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے - شنجرف کو دیکھیے دلِ عشاق کا خون کر رہی ہے جس کا وہ چہچواتا ہوا سرخ رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ؎

آں حسن دلرباست کہ ہنگامِ دیدنش + بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرت خدا کا نمونہ ہے ؎

خطت می بینم وگرد سوادِ نامہ می گردم + فدائے جنبش آں دست و طرزِ خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی بندش ایسی مسجع اور مقفیٰ اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ؎

قافیہ سنجاں کہ علم بر کشند | گنج دو عالم بقلم در کشند
خاصہ کلیدے کہ درِ گنج راست | زیر زباں مردِ سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعہ بے نظیر کو دیکھ کے بشیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تیری جناب میں آیا ہوں یا الہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفر لہ

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

فہرستِ فرامینِ سلاطین متعلق درگاہ اجمیر شریف

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
نمبر سلسلہ	قسم احکام	بعہد سلطنت	موسومہ	صاحبِ فرمان	محلِ عطا	تاریخ فرمان	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصۂ فرمان	صفحۂ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسین	موضع نیٹرہ	×	×	×	×	عطائے معاش یک لک تنکہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلاء و حاکم و متعہدان اجمیر	خواجہ حسین	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	ممانعت تدفین اموات	۱	
۳	فرمان	"	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	"	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	درباب اہتمام لنگر خانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نور الدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسین	"	×	×	سنہ ۱۰۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصبِ تولیت	۳	
۵	فرمان	"	"	"	"	×	×	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	"	"	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ شہریور	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ مدد معاش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	"	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۱۰۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	حکام وعمال	اولاد حضرت خواجہ بزرگ	موضع گناہٹیرہ	۲۱ر مہر ماہ الٰہی	(۴)	سنہ ۱۰۴۱ھ	سنہ ۱۶۳۱ع	عطائے معاش گناہٹیرہ	۱۰	
۹	فرمان	"	"	متولیان	درگاہ شریف	۱۲ر رجب المرجب	(۱۲)	سنہ ۱۰۵۰ھ	سنہ ۱۶۴۰ع	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	"	"	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلوارہ	ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۰۵۲ھ	سنہ ۱۶۴۲ع	عطائے موضع دلوارہ	۱۴	
۱۱	فرمان	ابوالعدل غزیزالدین عالمگیر بادشاہ غازی	"	پسران میر غیاث الدین وغیرہ	موضع بدھ گاؤں پرگنہ وحویلی اجمیر	۲۶ر محرم	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ع	عطائے معاش موضع بدگاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابوالعدل عزیزالدین عالمگیر بادشاہ غازی	حکام وعمال	امام الدین سجادہ	موضع ارڑکہ پرگنہ حویلی اجمیر	صفر المظفر	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱	عطائے معاش موضع ارڑکہ	۱۹	
۱۳	چٹھہ فرمان	شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	سجادہ صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گیلوتہ پرگنہ نرائنہ	۲۵ر ربیع الآخر	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ع	عطائے منصب سجادگی روضہ منورہ متعلق معاش موضع گیلوتہ	۲۲	
۱۴	چٹھہ فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیرہ	درگاہ شریف	۲۴ر شوال	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸	تقرر یومیہ نیم روپیہ	۲۴	
۱۵	چٹھہ فرمان	"	شیخ منیر الدین	شیخ منیر الدین	"	غرہ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۳۲ھ	سنہ ۱۷۱۹ع	سجادگی درگاہ شریف	۲۵	
۱۶	"	"	مسماۃ بی بی کمال	مسماۃ بی بی کمال	"	۱۶ر محرم	(۹)	سنہ ۱۱۳۹ھ	سنہ ۱۷۲۶	عطائے عیگہ زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷	فرمانچہ	محمدشاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران	مسماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۰ء	عطائے عیسگہ اراضی درحویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	فرمانچہ	〃	〃	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	۷ ذیقعد	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۴ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	عطائے یومیہ پانزدہ آنہ از اوقاف روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیان	امام الدین بافرزندان	موضع گنگونہ وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۶)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش التمغا	۳۱	
۲۰	فرمان	〃	〃	〃	موضع ناندپرگنہ حویلی اجمیر شریف	۱۱ ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ناند مع مزرعہ رام پور بطور التمغا	۳۲	
۲۱	شقہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریز	×	اجمیر		×	×	×	درباب انتظام درگاہ شریف مشمولہ مثل نمبر (۱۲۰) محافظ خانہ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	شقہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	〃	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت سنہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء تک ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
				خاندانِ سلاطین خلجی								
۲۳	فرمان ۱	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	سنہ ۷۰۳ھ	۱۳۰۲ء		۳۹	یہ تحریر اور اس کا جواب جو ذیل میں درج ہے ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہے یہ واقعہ سنہ ۷۰۳ھ
	ملحقہ ۲ عرضی جوابی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	″	″		۴۰	مطابق سنہ ۱۳۰۲ء کا ہے۔
				خاندانِ سلاطین سور								
۲۴	فرمان	ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ	پرگنہ باڑی سرکار لکھنؤ	۲ر مہر ماہ الٰہی	(۴۹)	سنہ ۱۰۱۲ھ	۱۶۰۳ء	عطائے موازی دو صد بیگہ اراضی	۴۰	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ سنہ ۹۵۲ھ ۱۵۴۵ء سے سنہ ۹۶۰ھ ۱۵۵۲ء
				فرامینِ اکبری								
۲۵	فرمان	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبۂ سہنہ سرکار دہلی صوبہ	پنجم ماہ اسفندار الٰہی	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۵۹ء	عطائے اراضی الدعائیہ مبلغ سکہ و نقدہ ۸ بسوہ یومیہ بابت شب چراغ و لنگر خانۂ درگاہ۔	۴۱	تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت (۸) سال دو ماہ دس دن ہے اور اس نے (۵۸) سال (۳) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی
۲۶	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال وزیر اعظم	راجہ موصوف	×	×	(۲۰)	سنہ ۹۸۳ھ	سنہ ۱۵۷۶ء	عطائے خطاب راجگی و بہادری و معتمدگی جنگی	۴۲	سنہ (۴۹) جلوس مطابق سنہ ۱۰۱۲ھ لکھا ہے جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے
۲۷	عرضداشت	خان اعظم مرزا کوکلتاش	درجواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	منقول از دربار اکبری	۴۳	سلیم شاہ نے سنہ ۹۵۳ھ ۱۵۴۶ء میں بعہد نورالدین جہانگیر بادشاہ ایک پل بنوایا جسے

فرامین جہانگیری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۲۸	فرمان	ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام و عمال	لالہ مصر	مہرپور سرکار خیرآباد	آبان	(۹)	سنہ ۱۰۲۳ھ	سنہ ۱۶۱۴ء	عطائے دوبست دہ بیگہ اراضی	۴۵	سلیم گڈھ اور نور گڈھ بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ قطب صاحب سنہ ۹۵۸ھ/۱۵۵۱ء میں بنوائی
۲۹	فرمان	″	″	ملا جاماسب ملا ہوشنگ فارسی با فرزندان	قصبہ نوساری سرکار سورت	۱۱ از شہریور	(۱۳)	سنہ ۱۰۲۶ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	عطائے معاش موازی یک صد بیگہ اراضی بگز الٰہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	سنہ جلوس (۱۹م) ٹھیک بیٹھتا ہے نہ سنہ ۱۰۱۲ھ نقل جناب مظفر حسین خاں صاحب رئیس شاہ آباد کے قلم کی ہے۔ غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے۔
۳۰	فرمان	″	″	فیروز خاتون زوجہ سید محمود	پرگنہ سکیت	۱۳ خورداد ماہ الٰہی	(۱۰)	سنہ ۱۰۲۴ھ	سنہ ۱۶۱۵ء	عطائے پنجاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۳۱	فرمان	″	″	مسماۃ اور بانو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	شہریور الٰہی	(۱۸)	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۳۲	فرمان	″	نواب شیخ فرید	نواب ممدوح	×	۲۰ فروری	(۲۱)	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۲۵ء	عطائے موازی چہار ہزار بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵۰	

فرامین شاہجہانی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۳	فرمان	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہولی	۲۴ ...	(۹)	سنہ ۱۰۴۵ھ	سنہ ۱۶۳۵ع	تنبیہ نمودن مقہوران	۵۱	
۳۴	فرمان	″	حکام و عمال	شیخ فتح محمد خویش ملا عبد اللطیف سلطان پوری	سرکار سنبل و سرکار بدایوں	۱۴ رمضان	(۱۸)	سنہ ۱۰۵۴ھ	سنہ ۱۶۴۴ع	سرفرازی خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بدایوں و مبلغ دو روپیہ روزینہ از خزانہ اکبر آباد	۵۱	
۳۵	فرمان	″ مہری دارا شکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		۲۷ رجب	(۲۲)	سنہ ۱۰۵۹ھ	سنہ ۱۶۴۹ع	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں لہذا یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	۵۲	
۳۶	فرمان	شہزادہ دارا شکوہ	راجہ تودڑمل	شیخ اللہ داد نواسہ ملا عبد اللطیف	سلطان پور	۲۰ محرم		سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	تملیکنامہ یک قطعہ باغ و کٹرہ و دکاکین	۵۳	
۳۷	بیعنامہ	مانوسہ لد دوپ چند وغیرہ	نواب دلیر خان	نواب دلیر خاں	موضع نہرولہ پرگنہ شاہ آباد	۹ رجب	×	سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	بیعنامہ موضع نہرولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالمسہ فروخت کی	″	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۸ (۱) (۲)	مکتوب جواب مکتوب	شاہجہاں بادشاہ سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہجہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہجہاں بادشاہ	بیجاپور دہلی	× ×	× ×	× ×	× ×	× ×	۵۴ ۵۵	شاہجہاں کا زمانہ ۱۰۳۷ھ (۱۶۲۷ء) سے ۱۰۶۹ھ (۱۶۵۹ء) کا ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا زمانہ ۱۰۳۷ھ (۱۶۲۷ء) سے ۱۰۶۷ھ (۱۶۵۶ء) ہے خط ڈانٹ کے لکھا تھا وہ اور محمد عادل شاہ کا جواب تو درج ہیں دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	قطعہ نوشتہ	آقا عبدالرشید	״	״	״	×	×	×	×	×	۵۵	
					فرامین اورنگ زیب							
۴۰	فرمان	ابو المظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی (از طرف شاہزادہ محمد اعظم شاہ)	پیڈ نایک راجہ بیڈر شورا پور مملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شوراپور ضلع گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	۱۰۶۸ھ	۱۶۵۷ء	عطائے سرو پیکھی نصرت آباد	۵۷	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابوالحسن	ہنود شہر بنارس	بنارس	۱۵ جمادی الثانیہ	×	۱۰۶۹ھ	۱۶۵۸ء	تصفیہ قضایائے ہنود متعلق بہ معابد بنارس	۵۹	یہ قطعہ جس کا فوٹو بطور خطاطی ہم نے دیا ہے آقا عبدالرشید نے لکھ کر شاہجہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔
۴۲	فرمان	״	حکام و عمال	عائشہ بی	ہیبت پور صوبہ لاہور	۱۲ رجب	×	״	״	عطائے دہ بیگہ آراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نواب دلیر خاں بعہد اورنگ زیب بہ محمد جعفر قاضی سندیلہ	جوزخاں مرزا راجہ جے سنگھ والی جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان	×	״	״	متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	״	حکام و عمال متصدیان حال و استقبال	پرتاب مل قانونگو	دلیر نگر عرف کوندولی پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۴ محرم	×	۱۰۷۰ھ	۱۶۵۹ء	واگذاشت موضع دلیر نگر عرف کوندولی مدد معاش مسماۃ معصومہ بی وغیرہا متوفیہ بنام نجیبہ وغیرہا	۶۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	بعہد اورنگ زیب	حکام وعمال	مسماۃ عجیبہ وغیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ	موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	مدد معاش مسماۃ معصومہ بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	″	شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خاں و اخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ و بدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ آبان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	ترک منصب دنیا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لئے	۶۸	
۴۷	فرمان	″	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۲۰ ذیحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	″	″	حکام وعمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہت پور سرکار سہارن پور	۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	″	″	″	محمد باقر نبیرہ عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	سنہ ۱۶۶۳ء	بعطائے یومیہ یک روپیہ از خزانہ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	میکو چودھری بازار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	×	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیان	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	مدد معاش موازی صد بیگہ	۷۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۲	سند	نواب دلیر خاں	محمد مصطفےٰ	شیخ مصطفےٰ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۹ر شوال	(۱۲)	۱۰۸۰ھ	۱۶۶۹ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	فیروز و الہ بخش چوبداران	شاہ آباد موضع ہردوئی	غرہ محرم	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۷۸	
۵۴	صورتحال	نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگان دہلی	باشندگان حویلی شاہ جہان آباد موضع نہرولہ دہلی	۱۱ر رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیت موضع نہرولہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور و کنہر پور پرگنہ شاہ آباد	۱۷ر رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و کنہر پور کہ در وجہ نذر و وطن شیخ محمد مہدی مقررہ بودہ	۸۰	
۵۶	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کنہر پور و جوگی پور پرگنہ پالی سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۵ر صفر	(۲۰)	۱۰۸۸ھ	۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیر خاں	منصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	شیخ معمور خاں	موضع کانپور از تہ شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۷۹ء	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	"	"	"	موضع کانپور از تہ شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	سنہ ۱۶۷۹ء	عطائے باغ موضع ادھر پور	۸۴	
۵۹	فرمان	"	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با فرزندان	موضع مہرنیا پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	سنہ ۱۶۸۱ء	عطائے موضع مہرنیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شرزہ خاں	شرزہ خان	بیجاپور ملک دکن	۷ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	سنہ ۱۶۸۲ء	سیواجی کی بغاوت فرو کرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	"	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان عظمت اللہ خاں با فوزئی	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	سنہ ۱۶۸۲ء	عطائے یکصد و بست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیر خاں مہری قاضی ولی اللہ	منصدیان حال و استقبال	منصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیرآباد	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	سنہ ۱۶۸۲ء	عطائے موازی ہا صد بگہ در مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۴	سند	اورنگ زیب بادشاہ از طرف خیر اندیش خاں،	منصدیان مہمات پالی سرکار خیر آباد	پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری	شہر پور و جوگی پور	جمادی الاول	(۲۷)	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ع	مدد معاش موضع کھجور پور وجوگی پور	۹۲	
۶۵	سند	اورنگ زیب عن الصدارت العلیۃ العالیہ	گماشتہائے منصدیان	شیخ محمد فضل اللہ	اوجین صوبہ مالوہ	۱۲ رمضان	×	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ع	سند مفتی گری	۹۳	
۶۶	فرمان	اورنگ زیب عالم گیر مہری خواجہ کمال الدین خاں	منصدیان پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۰ ذیقعد	×	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ع	موازی [illegible] بیگہ زمین مزروع بگز الہی جہت باغ	۹۳	
۶۷	فرمان	اورنگ زیب عالم گیر مہری نواب کمال الدین خاں	عبدالرسول خاں از اغوائے شیخ قیام الدین جیو	عبدالرسول خاں	شاہ آباد	۱۷ ذیقعد	×	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ع	عطائے پنجاہ اراضی مزروع	۹۵	
۶۸	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	ورثائے پیر لیر خاں مرحوم	شاہ آباد عرف انگی وغیرہ	۱۲ شوال	(۲۹)	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۵ع	عطائے بیست وشش مواضع مع مزرعہ جات	۹۵	
۶۹	سند	نواب کمال الدین خاں	منصدیان حال و استقبال	اسمعیل خاں	قصبہ شاہ آباد وغیرہ ضلع ہردوئی	۱۲ رمضان المبارک	(۳۰)	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۵ع	عطائے [illegible] اراضی پختہ برائے آبادی	۹۹	
۷۰	سند	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیر آباد	۲۷ ربیع الثانی	(۳۱)	سنہ ۱۰۹۸ھ	سنہ ۱۶۸۶ع	بحالی جاگیرات پرگنہ شاہ آباد	۹۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۴ر جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۹۹ھ	سنہ ۱۶۸۷ء	عطائے یکصد بیگہ اراضی	۱۰۲	
۷۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت وآبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۷۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان مذکور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ء	سند چودھراہت	۱۰۳	
۷۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبدالستار	پرگنہ پانی	۱۲ر رجب	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ء	عطائے موازی دوصد بیگہ زمین بنجر از پرگنہ پانی بطور مدد معاش	۱۰۴	
۷۵	پروانہ	"	راجہ درگا سہائے	راجہ مذکور	پرگنہ شاہ آباد	۸ر ربیع الثانی	(۳۳)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ء	سند چودھرایت و قانون گوئی	۱۰۴	
۷۶	پروانہ	"	راجہ جے سنگھ والی اودے پور	"	سرکار خیرآباد پرگنہ پروبدھنو	۹ر شوال	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ء	عطائے پرگنہ پروبدھنو واضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۷۷	"	اورنگ زیب	حکام وعمال	سید سوندھا	پرگنہ پانی پت	۷ر ربیع الآخر	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۲ھ	سنہ ۱۶۹۰ء	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۷۸	"	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں دیہ لوپر	نواب موصوف	ہنڈون بیانہ	۹ر محرم الحرام	(۳۵)	سنہ ۱۱۰۳ھ	سنہ ۱۶۹۱ء	ہنڈون اور بیانہ کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۹	فرمان	اورنگ زیب بتوسط شہزادہ اعظم شاہ	چکنا نایک	چکنا نایک	چتیاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	۱۱۰۴ھ	۱۶۹۲ء	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	״	״	״	״	غرہ ذیقعد	(۳۶)	״	״	عطائے نشان و رحمت فراواں محلی بہ پنجۂ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	״	چودھریان و قانون گویاں وغیرہ	نواب کمال الدین خاں	پرگنہ سیندھا سرکار کالنجر	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	۱۱۰۵ھ	۱۶۹۳ء	عطائے جاگیر سرکار کالنجر	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	۱۱۰۷ھ	۱۶۹۵ء	خط تنبیہ بنام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوران	۱۲۰	
۸۳	عرضداشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	״	״	شاہزادے کا جواب	۱۲۲	
۸۴	تحریر دستخطی و مہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	״	״	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	سند دہ سگہ در موضع جمورا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ لاہور جانے کے لیے	۱۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸۷	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع الیلیا پرگنہ وسرکار بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴۱)	۱۱۰۹ھ	۱۶۹۷ء	سند معافی موضع الیلیا بنابر مصارف درگاہ	۱۲۹	
۸۸	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد جیلانی	موضع ہری شاہ آباد و ضلع ہردوئی	۱۱ ربیع الاول		۱۱۱۰ھ	۱۶۹۸ء	نذرانہ یکصد و پنج وبیسگہ زمین از موضع ہری	۱۳۰	
۸۹	سند	شاہزادہ دلاور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبدالستار جیو	شیخ عبدالستار جیو	موضع بچولا والیلیا نہ کرکا پرگنہ مہرآباد سرکار بدایوں	۱۰ ربیع الاول	×	۱۱۱۵ھ	۱۷۰۳ء	بحالی موضع بچولا و الیلیا نہ کرکا	۱۳۱	
۹۰	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر	۱۴ ربیع الثانی	×	۱۱۱۶ھ	۱۷۰۴ء	نواب کمال الدین خاں نے باغ اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	۱۳۱	
۹۱	فرمان	اورنگ زیب	زمینداران و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ	۱۰ رجب	(۴۹)	۱۱۱۷ھ	۱۷۰۵ء	سند چودھرایت	۱۳۲	
۹۲	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الزامی خط	۱۳۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۹۳	جواب خط	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایران	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	۱۳۴	
۹۴	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیان	باسدیونایک	فیروزنگر عرف رائچور مملکت سرکار عالی نظام	۱۲ ربیع الاول	(۳)	سنہ ۱۱۲۱ھ	سنہ ۱۷۰۹ء	عطائے خدمت ودیسمکھی	۱۳۷	
۹۵	فرمان	”	گماشتہ ہائے جاگیرداران وغیرہ	گماشتہائے جاگیرداران وغیرہ	موضع جمال پور تہ شاہ آباد	۹ شعبان	(۴)	سنہ ۱۱۲۳ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	معافی موضع جمال پور بنا بر جامع مسجد شاہ آباد در وجہ خرچ امام و موذن و خطیب و صادر	۱۴۱	
۹۶	”	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	اہلیہ جمال الدین ولد حسین خاص خیل	خان پور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	عطائے خنجگیہ آراضی بطور مدد معاش	۱۴۲	
۹۷	”	فرخ سیر بادشاہ مہری سید عبید خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲ شعبان	(۱)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	ساٹھ لاکھ کی جاگیر کی بحالی کا	۱۴۳	
۹۸	سند مطلاّ	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ جلیسر صوبہ اکبرآباد	۵ ربیع الثانی	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	سند سرفرازی عہدۂ قضارت	۱۴۳	
۹۹	فرمان	”	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبھل	۲۳ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲۰ء	فرمان عطائے جاگیر	۱۴۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۰	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد	شیخ بیاں داد	موضع مخدوم پورہ	۶ ذی الحجہ	(۴)	۱۱۳۴ھ	۱۷۲۱ء	دروجہ مدد معاش برائے خرچ فقرا خانقاہ شیخ بیاں داد وغیرہ	۱۴۷	
۱۰۱	فرمان	؍؍	گماشتہ ہائے جاگیرداران	سید محمد مراد	امروہہ پرگنہ سنبھل	۱۲ رمضان	(۵)	۱۱۳۵ھ	۱۷۲۲ء	منشور عطائے خدمت داروغگی عدالت	۱۴۸	
۱۰۲	؍؍	محمد شاہ بادشاہ مہری سید معزز خاں	کریم داد خاں لوہانی	کریم داد خاں لوہانی	گجرات	۴ رجب	(۱۳)	۱۱۴۴ھ	۱۷۳۱ء	عطائے خلعت خاصہ	۱۵۰	
۱۰۳	بخشش نامہ	نواب سردار خاں	محمد جعفر بنیرہ دیوان محمد مبارک	محمد جعفر	موضع بھدای شاہ آباد	۱۷ جمادی الاول	×	۱۱۴۵ھ	۱۷۳۲ء	بخشش نامہ موضع بھدای متعلقہ شاہ آباد	۱۵۱	
۱۰۴	وکالت نامہ	حاجی محمود خاں قاضی القضاۃ بعہد محمد شاہ بادشاہ	سید محمد مراد	سید محمد مراد	سرکار سنبھل صوبہ دہلی	۷ شوال	(۱۸)	۱۱۴۸ھ	۱۷۳۵ء	وکالت نامہ	۱۵۱	
۱۰۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ مہری عباد خاں	متصدیان حال و استقبال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ	شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ	موضع کھیر پور وجوگی پور	۱۰ رمضان المبارک	(۱۹)	۱۱۵۰ھ	۱۷۳۷ء	عطائے معاش موضع کھیر پور وجوگی پور	۱۵۲	
۱۰۶	پروانہ	محمد شاہ بادشاہ بہ مہر ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ	یعقوب علی خاں	محمد روشن خاں ولد شیخ معمور خاں	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۲۴ شعبان	(۲۲)	۱۱۵۲ھ	۱۷۳۹ء	معافی باغات وبازار وکٹرہ	۱۵۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۷	سند قضات	محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان	سید ابرار اللہ ولد فضل اللہ	دیوبند سرکار سہارنپور	غرہ ذی الحجہ	(۲۳)	۱۱۵۳ھ	۱۷۴۱ء	سند قضات پرگنہ مذکور	۱۵۳	
۱۰۸	سند معافی	محمد شاہ بادشاہ مہری حاجی علی خان عامل بادشاہی	متصدیان حال استقبال شاہ آباد شیخ عنایت اللہ صاحب قادری عرف شیخ بھکاری	شیخ عنایت اللہ صاحب قادری	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۱۰ صفر	(۲۴)	۱۱۵۵ھ	۱۷۴۲ء	معافی ــ مواضع	۱۵۴	
۱۰۹	″	محمد شاہ بادشاہ	″	قاضی رضاء اللہ خاں شاہ آبادی	پرگنہ سونی پت سرکار شاہ جہان آباد	غرہ صفر المظفر	(۲۹)	۱۱۶۲ھ	۱۷۴۸ء	خدمت محتسبی	۱۵۵	
۱۱۰	″	احمد شاہ بادشاہ غازی مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	ایضاً	وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ	پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ شاہ جہان آباد	۵ شوال	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۷ء	سند قضارت پرگنہ مذکورہ	۱۵۵	
۱۱۱	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خان پیر خان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	قاضی رضاء اللہ خاں	پرگنہ کنور سرکار شاہ جہان آباد	۵ ذیقعدہ	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند خدمت قضارت وخطابت	۱۵۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۲	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خاں ترخان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	رضا اللہ	پرگنہ سونی پت سرکار دہلی	۹ر شوال	(۲)	سنہ ۱۱۶۳ھ	سنہ ۱۷۴۹ء	سند منصب قضارت	۱۵۷	
۱۱۳	فرمان	مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ	حکام کرام	نپڈت رائے عرف نین سکھ منجم	پرگنہ ملانواں سرکار لکھنؤ	۴ر محرم الحرام	(۶)	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۷۵۲ء	انعام التمغا	۱۵۸	
۱۱۴	فرمان	احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ	احمد خاں بہادر ولد فیروز خاں	بہادر خاں ولد فیروز خاں	پرگنہ بھترا وئی سرکار پٹن چتوہ احمد آباد	۱۵ر جمادی الثانی	(۷)	سنہ ۱۱۶۸ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	عطائے فوجداری و زمینداری وطن داری	۱۶۰	
۱۱۵	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وغیرہ	سید محب علی	پرگنہ امروہا سرکار سنبھل	۱۴ر شعبان	(۳)	سنہ ۱۱۶۹ھ	سنہ ۱۷۵۵ء	شقہ عطائے جاگیرات	۱۶۱	
۱۱۶	پروانہ	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ مہری صدر خاں ولد مکرم خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ بالی تعلقات شاہ آباد	شیخ عنایت اللہ وغیرہ		۹ر رجب	(۳)	سنہ ۱۱۷۰ھ	سنہ ۱۷۵۶ء	بحال داشتن و عدم مزاحمت بمواضع جوگی پورہ و کنھر پولہ	۱۶۳	
۱۱۷	فرمان	شاہ عالم بادشاہ غازی	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳ر ذیقعد	(۳)	سنہ ۱۱۷۵ھ	سنہ ۱۷۶۱ء	سرفرازی منصب یکہزاری ذات دو صد سوار و خطاب اسد علی خاں	۱۶۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۸	سند مطلاً	سلطان علی گوہر ابو المظفر محمد جلال الدین	ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خاں بہادر لوہانی جاتوری حمایت جنگ	نجیب الدولہ	سرفرازی خطاب	۳ محرم الحرام	(۱۰)	۱۱۸۲ھ	۱۷۶۸ء	عطائے منصب سہ ہزاری و خطاب	۱۶۵	
۱۱۹	فرمان	شاہ عالم ثانی بادشاہ	حکام کرام و عمال	محمدی خاں عرف بھچو	موضع کوٹمیر وغیرہ پرگنہ شنکر پور شاہجہاں آباد	۱۰ ربیع الاول	(۲۲)	۱۱۹۵ھ	۱۷۸۱ء	متضمن عطائے جاگیر مبلغ یک لک ۔۔۔ دام محاصل نوسو روپیہ	۱۶۶	
۱۲۰	حکمنامہ	وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر	میر نظام الدین	میر نظام الدین	قصبہ شاہ آباد	۱۱ جمادی الثانی	×	۱۲۱۹ھ	۱۸۰۴ء	بجلدوے حسن خدمات عطائے قطعات و باغات و اراضیات و گنج و مکانات	۱۶۸	
۱۲۱	"	لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	پنجاب	۱۳ اکتوبر	×	۱۲۲۳ھ دہم رمضان	۱۸۰۸ء	مہاراجہ صاحب کے دربار میں مٹکاف صاحب کے تقرر کے متعلق	۱۶۹	
۱۲۲	فرمان مطلا	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	کرنل جیمس اسکنر ناصر الدولہ عالی جنگ	کرنل موصوف	ربو پورہ	۲۷ شوال	(۳۰)	۱۲۵۱ھ	۱۸۳۵ء	قول و قرار استمراری پٹہ	۱۷۱	

	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۳	ترجمہ خط انگریزی	سی-ٹی میٹکاف صاحب بہادر	ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ معظم	دہلی	۱۴ر اکتوبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	خط تعزیت	۱۷۲	
۱۲۴	خط مطلا بعبارت فارسی	لارڈ آکلینڈ گورنر جنرل بہادر	"	"	"	۱۶ر محرم ۲۸ر فروری	×	سنہ ۱۲۵۸ھ	سنہ ۱۸۴۲ء	باطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلۂ گورنر جنرل	۱۷۴	
۱۲۵	خط مطلا فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریہ	لندن	۹ر شوال	(۱۳)	سنہ ۱۲۶۶ھ	سنہ ۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جوان بخت	۱۷۵	
۱۲۶	ترجمۂ خط انگریزی	لارڈ کالون صاحب بہادر	ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲ر اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤکشی	۱۷۶	
			احکام وفرامین برٹش گورنمنٹ									
۱۲۷	شاہی میگنا چارٹا	حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا	رعایا وبرایا ممالکِ ہند	رعایا وبرایا ممالکِ ہند ہند	ہندستان	یکم نومبر	×	×	سنہ ۱۸۵۸ء	برخاست جان کمپنی اور ملکۂ معظمہ نے عنان حکومت اپنے دست قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۸	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصر ہند	رعایا و برایا ملک ہند	رعایا و برایا ملک ہند	دہلی	۲۸ اپریل	(۳۹)	×	سنہ ۱۸۷۶ء	یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری کا اعلان	۱۸۳	
۱۲۹	پیام شاہی	شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم	〃	〃	قلعہ ونڈزر	۴ فروری	×	×	سنہ ۱۹۰۱ء	متعلق بہ وفات ملکہ معظمہ و جان نشینی خود	۱۸۵	
۱۳۰	درباری اسپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	〃	〃	دہلی	یکم جنوری	×	×	سنہ ۱۹۰۳ء	دربار تاج پوشی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم	۱۸۸	
۱۳۱	شاہی اسپیچ	شاہنشاہ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۱۲ دسمبر	×	×	سنہ ۱۹۱۱ء	دربار تاج پوشی ملک معظم جارج پنجم	۱۹۳	
۱۳۲	اعلان شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	〃	〃	〃	〃	×	×	سنہ ۱۹۱۱ء	اعلان مراعات شاہی	۱۹۵	
۱۳۳	پیغام شاہی	ملک معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	〃	×	×	سنہ ۱۹۱۴ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمس فورڈ ویسرائے کی تجویزوں پر صادر ہوا ہے		
۱۳۴	اعلان شاہی	ملک معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۲۵ دسمبر	×	×	سنہ ۱۹۱۹ء	نئے دور کا اعلان	۲۰۰	

فرامینِ عادل شاہیہ سلاطینِ بیجاپور

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خانِ اعظم حیدر خاں نائب نیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سون ہلی سمت مولودار	۹ ذیقعدہ	×	۹۸۸ھ	۱۵۸۰ء	بحالی معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	عاملان حال و استقبال	لکشما ناگتی	اگنگ گیری ضلع رائچور ملک دکن	۴ ذوالحجہ	×	۱۰۵۱ھ	۱۶۴۱ء	درباب رتبہ و انعام	۲۰۶	
۱۳۷	فرمان	״	״	حسین خاں جی محال دار	موضع پرپال و بابن گوپال پرگنہ گنجوٹی ضلع بیدر ملک دکن	۲۹ ذیقعدہ	×	۱۰۵۶ھ	۱۶۴۶ء	خیرات و لنگر و عود و گل و تیل چراغ و روشنی و پیر علاؤالدین اولاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۰۷	
۱۳۸	فرمان	״	حوالداران و تھانہ داران	اوڑچیا نایک کنگ گیری	کنگ گیری	۲۱ جمادی الاول	×	۱۰۶۵ھ	۱۶۵۴ء	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	״	״	نعمت خاں حوالدار و کارکنان حال و استقبال محمد پور	رودر نارائن	موضع منگلی	۴ ربیع الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے یک چاور زمین برائے مسجد واقع مکان قاضی القضاۃ سید	۲۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچیا نایک	اوڑچیا نایک	کنک گری	۸ ربیع الاول	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	بہ طلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
۱۴۱	فرمان	”	عاملان و دیسپائیان	اوڑچ نایک	کنک گیری	۹ جمادی الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گری	۲۱۲	
۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری نجف علی	عاملان حال واستقبال پرگنہ گنجوٹی	علی محمد خاں	موضع ہرمال و مانیگوپال پرگنہ گنجوٹی	۸ شعبان	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۱۳	
۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع افضل پور متصل بیجاپور بدرگاہ حضرت چنگی شاہ	یکم ذی حجہ	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	محمد شاہی پیٹ بنانے کے متعلق تھہر پرکندہ ہے۔	۲۱۴	
۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹ شاہ پور	غرہ محرم الحرام	×	۱۰۶۷ھ	۱۶۵۶ء	پیٹ شاہ پور کے وارث دار اور لا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسور تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع فرزند و لشکر واحتشام شرزہ خاں کالے کر دارالخلافہ کو آیئے	۲۱۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۶	فرمان	مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل حکم سابقہ	۲۱۷	
۱۴۷	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان واستقبال پرگنہ ریور کنندہ	غلام حسین ابن عبد الغنی	پرگنہ ریور کنندہ	غرہ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے عہدہ قضات	۲۱۸	
۱۴۸	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خاں محمد شاہی حوالدار	قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل	قصبہ مدگل ضلع رائچور	۱۲ محرم	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	متعلق بمعمولات	۲۲۰	
۱۴۹	فرمان	بادشاہ بیجاپور (بلا قید نام وسنہ)	نائب غنیت وٹھاندار وکارکنان معاملہ بیجاپور	حجامان	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۳	
۱۵۰	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	دیسائی پرگنہ تاورگرہ	تاورگرہ تعلقہ کشتگی ضلع رائچور ملک دکن	۲۸ صفر	×	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	دادن گوشمالی بہ تبرزہ خاں	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل وکارکنان حال واستقبال معاملہ مدگل	شاہ حضرت نبیرہ قادری	زناہسور	۲۰ رجب	×	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر اناہسور ضلع رائچور	۲۲۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۲	فرمان	سکندر عادل شاہ	دلیپایان وناکران پرگنہ گورگونتہ وکونوار مشہور میہدراونکوٹ	جری سومپا نایک فرزند لنک نایک شرزہ دلیپائی سمت بیجال وقریات گگرہ وسر دلیپائی پرگنہ مذکور	قریات گگرہ و سمت بیجال پرگنہ مذکور	۱۶ ربیع الاول	×	سنہ ۱۰۸۶ھ	سنہ ۱۶۷۵ء	خدمات مذکورہ موصی الیہ کے سپرد کردی جائیں	۲۲۶	
۱۵۳	فرمان	سکندر عادل شاہ	حاملان حال واستقبال پرگنہ سندھنور	قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک	سندھنور (ضلع رائچور)	۱۰ رمضان	×	سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۷۹ء	سند خدمت قضاءت	۲۲۷	
۱۵۴	فرمان	سکندر عادل شاہ بادشاہ	اوڑچ نایک	اوڑچ نایک	کنک گری ضلع رائچور دکن	۲ صفر المظفر	×	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ء	پانچ ہزار کی بقایا وصول کرنے کے متعلق	۲۲۹	

احکام وفرامینِ متفرق

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۵	نمونہ	نمونہ کتابت خط شکستہ زمانہ قدیم	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۰	
۱۵۶	نمونہ	پشت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۱	
۱۵۷	نکاح نامہ	نواب تاج الدین خاں	مسماۃ روشن آرا بیگم	×	شاہجہانپور	۱۹ ذوالحجہ	(۲) فرخ سیر بادشاہ	سنہ ۱۱۲۶ھ	سنہ ۱۷۱۴ء	نکاح نامہ	۲۳۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ع	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرار نامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خاں	×	شاہ آباد	۲۳ ذیقعد	×	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ع	یک قطعہ زمین مقبوضہ کو خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	مسماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خاں	محمد علی خاں	محمد علی خاں	قصبہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۶ جمادی الاول	×	سنہ ۱۱۳۷ھ	سنہ ۱۷۲۴ع	تملیک نامہ موضع جیٹ پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خاں وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خاں	نواب کمال خاں	×	۲۶ محرم	(۱۶)	سنہ ۱۱۴۷ھ	سنہ ۱۷۳۴ع	بیع نامۂ باغ محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہی	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خاں عرف شاہ مدن صاحب	اہلیۂ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	سنہ ۱۱۷۸ھ	سنہ ۱۷۶۴ع	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سرفراز خاں حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ	× ×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس کی چاہتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو مثل فرزندوں کے پرورش کرکے خطاب و خدمت قورخانہ وجیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۶۴	فرمان	ٹیپو سلطان میسور	×	×	×	۱۹ اردی	سال حراست	۱۲۰۴ھ مولود محمدی	×	امتناع بردہ فروشی	۲۴۰	
۱۶۵	نکاح نامہ	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	×	دہلی	۷ شوال	×	۱۲۴۱ھ	۱۸۲۵ء	نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	۲۴۱	
۱۶۶	عرضی	عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتورگڈھ بنام سلطان علاؤالدین خلجی نمبر ۲۳ کے تحت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۴۳	
۱۶۷	مکتوب	مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ بجواب خط شاہجہاں بادشاہ نمبر ۳۸ کے تحت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۴۳	
۱۶۸	فرمان	سلطان غیاث الدین بلبن	خواجہ حیدر راور اُونکی اولاد	خواجہ حیدر	دہلی	۷ شعبان	×	۶۷۱ھ	۱۲۷۳ء	عطائے قطعہ آراضی موازی ۴ زنجیر مقبوضہ خواجہ حیدر	۲۴۴	
۱۶۹	فرمان	شہنشاہ نصرالدین محمد ہمایوں	قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	دہلی	بست و یکم ربیع الاول	×	۹۴۸ھ	۱۵۴۱ء	آزادنامہ بہ آزادی تجارت قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند	۲۴۵	
۱۷۰	فرمان	شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	بلاد گجرات سیما احمد آباد و سید پور	یکم دی	×	۱۰۰۴ھ	۱۵۹۵ء	مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ راہ ہا بہ سلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بجائے امن استقامت بہ آسودگی برسند ۔	۲۴۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۱	فرمان	نورالدین جہانگیر بادشاہ	کروریان جاگیرداران و متصدیان حال واستقبال صوبۂ گجرات احمد آباد	شیخ داؤد گجراتی	صوبۂ گجرات احمد آباد	۹ ربیع الاول		سنہ ۱۰۱۹ھ	سنہ ۱۶۱۰ء	مشعر عدم فراحمت وتعظیم وتقدیم سادات عظام وقضات اسلام ومشائخ کرام سرکار احمد آباد صوبۂ گجرات	۲۴۷	
۱۷۲	فرمان	اورنگ زیب	حکام وعمال جاگیرداران وکروریان حال واستقبال	مسماۃ عائشہ	پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۱۹ ذوالحجہ	(۳)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	عطائے سو بیگہ آراضی پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۲۴۸	
۱۷۳	فرمان	اورنگ زیب	حکام کروریان حال و استقبال	محمد زمان	من مضافات حبوۃ دارالخلافہ شاہجہاں آباد	غرہ ماہ صفر	(۱۴)	سنہ ۱۰۸۲ھ	سنہ ۱۶۷۱ء	عطائے مدد معاش	۲۵۱	
۱۷۴	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	بگلر خاں	بگلر خاں	قلعہ ارک بندر مبارک سورت	۱۴ جمادی الاول	(۳۰)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	خدمت حراست قلعہ ارک بندر مبارک سورت وعطائے خطاب بگلر خاں	۲۵۳	
۱۷۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان جمہور پرگنہ کنوار سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	محمد تقی رضاء اللہ ولد ناصرالزماں	پرگنہ کنوار سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	ششم ذی الحجہ	(۳۰)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	عطائے منصب قضایا وغیرہ	۲۵۳	
۱۷۶	فرمان	عالمگیر ثانی	بخشی الملک مظہر علیخاں بہادر	غلام جیلانی ولد لقمان خاں	شاہجہان آباد دہلی	۷ شعبان	(۶)	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۷۵۸ء	سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار وخطاب غلام جیلانی خاں بہادر	۲۵۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وقانونگویان وغیرہ پرگنہ چرگانوں مضاف صوبہ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ چرگانوں وغیرہ	ششم ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۷۵۸ع	عطائے مبلغ چہار لک نود ہزار دام پرگنات ندبور۔	۲۵۸	
۱۷۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران وکروریان حال واستقبال	ہرسہائے	پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ع	عطائے مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ و پنج دام موضع دھیر کھیڑہ در بست مزرعہ عملہ پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۷۹	سند	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	جاگیردار موضع دھیرکھیر	موضع دھیرکھیر	۲۱ ذی قعدہ	(۶)	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ع	عطائے جاگیر مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام موضع دھیرکھیر در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ندبور	۲۶۴	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبر آباد	یکم رمضان	(۱۵)	سنہ ۱۱۸۷ھ	سنہ ۱۷۷۳ع	سرفرازی خدمت جلیلہ صوبہ داری صوبہ مستقر دارالخلافہ اکبرآباد	۲۶۸	
۱۸۱	فرمان	اکبر شاہ ثانی	صاحب عالم پادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر	غوث محمد خاں المخاطب بہ خطاب غالب جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	(۳۴)	سنہ ۱۲۰۶ھ	سنہ ۱۷۹۲ع	سرفرازی خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خاں مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال واستقبال پرگنہ سرنال	محمد گلیسر خاں بہادر	پرگنہ سرنال صوبہ شاہجہان آباد	۲۹ محرم	(۳۹)	سنہ ۱۲۱۲ھ	سنہ ۱۷۹۷ع	رئیس گنجپورہ	۲۷۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸۳	سند	سرکار انگریزی	منیجر ٹوئی برکان	عطاء اللہ خاں و وزیر خاں	کسبت کر نام مقام واضح نہیں ہے	×	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۱ء	تاکید برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸۴	خط فارسی جنرل پیرون	سرکار انگریزی	جنرل پیرون	راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والیئے پٹیالہ	پٹیالہ	یکم رمضان	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۲ء	یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہے جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالہ کے مابین	۲۷۴	
۱۸۵	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱ ذی الحجہ	×	۱۲۲۰ھ	۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تاحیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸۶	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۸ جنوری	×	×	۱۸۰۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۷	
۱۸۷	فرمان	اکبر شاہ ثانی	کرنل جیمس سکنر		شاہجہان آباد	۱۷ جمادی الاول	(۲۵)	۱۲۴۶ھ	۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸۸	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہان آباد	۱۱ ستمبر	×	×	۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	ایس آر کولون صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہان آباد	۲۲ اگست	×	×	۱۸۵۴ء	متعلق بانسداد گاؤ کشی -	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

فہرستِ سلاطین

نشان سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	کیفیت
	خاندانِ غلامان					
۱	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ع	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ع	
	خاندانِ خلجی					
	سلطان علاؤ الدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ع	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ع	
	خاندانِ سوریہ					
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ع	سنہ ۹۶۰ھ	سنہ ۱۵۵۲ع	
	خاندانِ مغلیہ					
	نصر الدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ع	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	
	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	
	ابوالمظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
	شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	
	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ع	

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا نہایت سنہ ہجری	تا نہایت سنہ عیسوی	
	ابو النصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	
	معز الدین جہاں دار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	
	محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۲۹) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	
	مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	معزول و مکحول
	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	قتل کیا گیا
	ابو المظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	مرہٹوں نے سنہ ۱۷۶۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کردیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	
	ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	.	.	سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلا وطن کیے گئے اور وہیں ۷ر نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندانِ انگلستان

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا نہایت سنہ ہجری	تا نہایت سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ء		سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصرِ ہند		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۱۰ء	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصرِ ہند		سنہ ۱۹۱۰ء			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست سلاطینِ عادل شاہیہ بیجاپور (دکن)

نشان سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا: سنہ ہجری	من ابتدا: سنہ عیسوی	لغایت: سنہ ہجری	لغایت: سنہ عیسوی	کیفیت
۱	ابوالمظفر یوسف عادل شاہ پسر آغا مراد ملک زادۂ روم	سنہ ۸۹۵ھ	سنہ ۱۴۸۹ع	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	
۲	اسمٰعیل عادل شاہ	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	
۳	سلطان عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	صرف چھ مہینے اور چند دن سلطنت کی پھر مکحول کیا گیا۔
۴	ابراہیم اول الملقب بہ عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	
۵	علی عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	
۶	ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ الملقب بہ جگت گرو	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
۷	سلطان محمد عادل شاہ	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	
۸	علی عادل شاہ ثانی بن سلطان محمد عادل شاہ غازی	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	
۹	سلطان سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۶ع	اسی سال اورنگ زیب نے ملکِ بیجاپور فتح کرلیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا خاتمہ ہوا سکندر عادل شاہ نے سنہ ۱۱۱۱ھ (۱۶۹۹) میں وفات پائی۔

فہرستِ تصویراتِ عکسی مشمولۂ کتابِ ہذا

فہرستِ مضامین کتابِ ہذا ختم شد

فرامینِ سلاطین　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　فرامین متعلق بدرگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(۱)　خواجہ معین الدین قدس سرہٗ　　جمیع مطالبُ اسعاف تمام و مراقب آمال اولاد امجاد
درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان از مکمن عاطفت واحسان بادشاہی شرف نفاذ یافت بنبیرہ از
چیتور کہ جمع آں مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم حقایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین
از تغیر مقدمی آصف خاں مقرر باشد کہ حاصل سال بسال بزبدۃ اماجد الاتقیاء فی الایام ۔ کمال رتبت شیخ حسین
در وجہ سیورغال ابدی و ضروریات آں دادیم ۔ باید کہ بدوام دولت ابد انجام قیام واقدام نماید ۔ حکام کرام و دیوانیان
و عمال متصدیان مہمات سرکار مذکور مقرر داشتہ موضع مذکور را بتصرف گماشتہ ہائے بسعادت پناہ مشار الیہ
گردانند واز مال وجہات وتمامی حوالات واخراجات وکل تکالیف دیوانی معاف مسلم تر خان و مرفوع القلم
شناختہ بہیچ اہم و رسم تعرض نرسانند وکشیدہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگردند وجانب شریف آں سیادت
پناہ را غیر دانستہ در تعظیم و تکریم او وکسان و مردم او را مؤثر دانند و ہر سالہ بفرمان و پروانچہ مجدد و
محتاج ندارند حسب الحکم جہان مطاع از مضمون صدر در نگزرند ۔　　تحریر المطاع العالی
بالمشافہ العلیہ الوالیہ خاقانیہ　سص

(۲) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی　(مہر بادشاہ)

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلاء)

(مہر بادشاہ)

وکلاء حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند
کہ ورثۂ قطب الاقطاب　　بموقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشان کہ جوار مقبرۂ متبرکہ

کہ قطب الاقطاب مومی الیہ واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند
اگر واقع باشد حکم فرمودیم کہ بعد الیوم ہیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبرۂ متبرکہ مذکورہ بے اذن
فضیلت مآب کمالات اکتساب بہجۃ المشائخ والعظام خواجہ حسین نبیرۂ آن قطب الاقطاب و
ورثہ دفن نکنند۔ میباید کہ حسب الحکم عالی عمل نمودہ بتقدیم رسانند و اعمال مراقبہ کہ در آن آستانہ
از قدیم الایام الی غایۃ بودہ برقرار دارند و مانع نشوند۔ در عہد دانستہ درین باب توجہ نمایند
تحریر فی التاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۹۶۹ ہجری۔

خواجہ معین الدین (بخط طلاء)

جلال الدین محمد
اکبر بادشاہ غازی

(۲۳) چوں درباب ترویج و رونق لنگرخانہ مرشد السالکین
میانہ اولاد امجاد آنحضرت سیما مشیخت آئین معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقاوی الاولیاء
الکرام وجہ الزمن شیخ حسن و کمال رتبت شیخ حسین بوجہ و اہتمام عام حالہم امر تولیت را بعمدۃ الملک
فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار مستحسن الخدمت مستوجب الرعایۃ الموصوف
بالنصفت نمودہ شیخ حسن را کہ مشین و مرشد ایشان است بہ سجادہ نشینی تصفیہ فرمودیم و فرمان
واجب الاذعان اصدار یافت کہ از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع در وجہ ضروریات و صادر
و وارد آن لنگر منور و مدد معیشت آئین مشار الیہم مقرر شدہ بود بتصرف عمدۃ الملک مومی الیہ باشد
کہ سال بسال تمام و کمال بضروریات لنگر مذکور و عمارت و فرش و روشنی و مصلح مطبخ یومیہ و اعراس
طعام مبلغ پانزدہ ہزار تنکہ مرادی بہ والدۂ عفیفہ مستورۂ آن سیادت المشائخ متعلق بودہ تتمہ را انچہ باشد
مشار الیہم بسویت فصلاً بعد فصلٍ نہادہ بہ لنگر فیض اثر می آمدہ باشد۔ مجاوران را موافق معمول قدیم
بایشان دادہ انچہ باقی ماند آن را ہم بسویت حصہ نمودہ ہر یک حصہ را النصف بہ محبت و الفت
مسلوک داشتہ مطلقاً مناقشہ نکردہ تکلیف و منازعت نرسانیدہ و باہم شرائط حرمت و خاطر جوئی
مرعی داشتہ دقیقہ فروگذاشت نکنند۔ میباید کہ از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند و ہر یک
بحصۂ خود اراضی بودہ زیادہ طلبی نکنند۔ حکام کرام و عمال و متصدیان آن مقرر داشتہ لنگر فیض اثر
جدا مسلم و برقرار داشتہ از جمیع حوالات و اخراجات و مطالب دیوانی معاف و مرفوع القلم شمارند

وبہیچ جہت دخل نکردہ از تغیّر وتبدّل مصئون ومامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر
فی شہر شعبان المعظم سنہ الی الامر العالی وخلیفۂ زمان
پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف مواقف العلوم والحکم اکابر الفضائل
عدیل الوجہ اتم مربی العلما مقوی الفضلا صدر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبدالنبی صدر۔

(۴) نقلِ فرمان

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ اوخلہ اللہ فی الجنان مشحون تولیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

طغرا باسم بادشاہ

مہر کہ دراں اسمار از امیر صاحب قران
تا بشاہ جہانگیر منقوش اند

خواجہ معین الدین حسنی الحسینی قدس سرہٗ

چوں رعایت ومراقبت حال سالکان مسالک حقیقت و رہروان مناہج تقوی وصلاحیت سیّما
جمعے کہ قامت باقامت ایشان بسمو حسب وعلو نسب آراستہ باشد از فرائض متحمات امور سلطنت
وخلافت عظمیٰ میدانیم لہذا درینولا فرمان عالیشان ورحمت عنوان از مکمن لطف واحسان شرف اصدار
وغرّ ایراد یافت کہ از ابتدائے خریف سحقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت
منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام والمسلمین
بدستور سابق بسیادت وفضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار قدوۃ المشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ وصاحب مقام آنحضرت است مفوض ومتعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور
قیام واقدام نمودہ در رواج ورونق آن مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام
ودیوانیان عظام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی صوبۂ اجمیر آن مشیخت پناہ
را متولی آں مقام عرش احترام دانستہ دست تعدی وتکفل او را درامور متعلقۂ آن قوی دانند
خدام ومؤذنان وسائر عملہ وفعلہ آن مزار فیض بخش مشار الیہ را متولی خود دانستہ آنچہ شرائط
اعزاز واحترام بودہ باشد درجمیع امور بہ تقدیم رسانیدہ از صلاح وصوابدید مومی الیہ بیروں نروند
مختار الدولۃ العالیہ مستشار الخلافۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک نفر نویسندہ ہمراہ آن

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ و حصہ رسد شیخ مذکور باشد بتصرف او باز گذارند و آنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق العمل آورند باید کہ از فرمودہ تخلف و انحراف نوازند و در عہدہ شناسند۔

نقلِ عبارت ظہری فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ آذر الٰہی ۲۴ امرداد الٰہی سنہ موافق یوم چہار شنبہ مطابق ۱۷ ر جمادی الثانی ۱۰۲۱ھ برسالہ اعتقاد الملک العظمیٰ اعتماد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک مرتضیٰ خان حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائز الانوار حضرت قدس سرہٗ و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار ہدایت آثار قدوۃ مشائخ الکبار شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و مرجوع باشد و نیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی مدار المہامی نویسند ہمراہ مشار الیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ و حصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشار الیہ بگزارند و آنچہ حصۂ عرس و روشنائی وغیرہ باشد بدستور سابق عمل نمایند۔ شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ عرض مکرر رساند۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

دستخط محمد باقر — مہر — مہر — مہر — مہر معظم الملک

طغرا خورد

برحاشیہ ظہر فرمان تصدیق و یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتملبر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

مہر مربع کہ دران اسمائے شاہان سلف منقوش اند	طغرا باسم بادشاہ التمغا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

چوں مواضعیکہ بصیغۂ وقفِ فراز فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجہ معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ امرداد الٰہی ۳۰ حکم شدہ بود کہ از قرار سہ حصہ نمودہ یک حصہ را بجہت خرچ و لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضۂ متبرکہ نگاہداشتہ و یک حصہ در وجہ معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اعتبار نمودہ و یک حصہ را بفقرا و تکیہ داران قسمت نمایند و حاجی مبرک حسب الحکم الاقدس شش موضع را کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفتصد بیگہ زمین و حاصل نہ ہزار و پنجاہ روپیہ شود از ان جملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ نمودہ اینہمہ را کہ سی ہزار ہفت صد بیگہ باشد بحاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل علیحدہ بصد و نہ نفر فقرا تنخواہ دادہ و فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبد الرحیم وغیرہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست و ہفت ہزار و چہل بیگہ مدد معاش و بست یک من غلہ داشتند بحال خود حکم شد و نیمہ را برطرف فرمودیم و جماعت فقرا کہ سہ ہزار و دویست و سی بیگہ و ہفت من و شش آثار غلہ داشتند بہ نظر اشرف نگذشتت و اکثر از جماعۂ فقرا و تکیہ داران از اجمیر تابہ ماند و در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید کہ زمین و غلہ مذکور بآن جماعۂ از وقف روضۂ منورہ مقرر بودہ و حاصل وقف بفقرا و مساکین و حافظان و طالبعلمان صرف میشود و در اجمیر از قسم فقرا و مساکین و حافظان و تکیہ داران از وقف می یافتہ اند۔ ہمین جماعۂ اند و آنہا بغیر از زمین و غلّہ و لنگر کہ از روضۂ منورہ مقرر بود از محل وجہ معیشت ندارند و جماعۂ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ جماعۂ در اجمیر بہ نظر اشرف گذشتہ اند و اراضی و غلہ لنگر آنہا از نصفے زیادہ مرحمت شد و یادداشت خود درست ساختہ اند بموجب یادداشت واقعۂ مسطور دارند و جماعہ کہ از نصف کم حکم شد و بعضے در کل برطرف شدہ اند اراضی و غلّہ لنگر انچہ داشتہ اند از قرار نصف متصدیان مہمات آنجا از ابتدائے خریف قوی ئیل حسب الضمن تنخواہ دہند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند و نیز حکم اشرف اقدس بنفاذ پیوست

که جماعه بموجب فرمان عالیشان جهانگیری مدد معاش و غله لنگر دارند و فوت شده اند ورثهٔ آنها تحقیق نموده از محل قدیم از قرار نصف تنخواه دهند و در آینده همین ضابطه بورثهٔ متوفی مسطور دارند میباید که حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیده اراضی مذکوره پیموده چک بسته تبصرف آنها باز گردانند و غله را از لنگر روضهٔ متبرکه میداده باشند و تغیر و تبدیل به قواعد آن راه ندهند و بعلت مال و جهات و اخراجات و عوارضات مثل قلغه و پیشکش و جرمانه و محصلانه و ضابطانه و مهرانه و داروغگانه و بیکار و بیگار و ده نیمی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط هر ساله بعد از تشخیص چک و زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبِ سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب هر ساله فرمان و فرمانچه مجدد طلب نه دارند و اگر در محل دیگر زمین داشته باشند آنرا اعتبار نکنند از فرموده در نگذارند و در عهده شناسند۔

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مهر شانزدهم ماه مهر الٰهی سنه موافق یکشنبه ۱۴ رجب المرجب ۱۰۲۷ هجری در چوکی لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالهٔ سیادت و نقابت پناه و صدارت دستگاه میران سید احمد قادری و نوبت واقعه نویسی شیخ عبد الرحیم وغیره چون موضع بوقف مزار فائض الانوار قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماه الٰهی سنه از قرار سه حصه قسمت شده بود و یک حصه را بجهت خرچ لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضه منوره نگاه داشته و یک حصه در وجه مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود و یک حصه را برائے فقرا و تکیه داران قسمت نموده دهند حاجی مبارک بموجب حکم شش موضع که رقبهٔ آن چهل و پنج هزار و هفت صد بیگه زمین محاصل نه هزار و پنجاه روپیه داشته ازانجمله یک حصه پانزده هزار بیگه زمین باشد داخل خرچ روضهٔ منوره نموده و تتمه دو حصه را که سی هزار و هفتصد بیگه که حاصل شش هزار و هشتاد روپیه بموجب تفصیل ذیل به نهصد و نه نفر جماعهٔ فقرا که از نظر اشرف اقدس گذشته شش صد و بست و هشت نفر که بست و هفت هزار و چهل و یک بیگه زمین و بست و یک من غله داشته نه هزار و پانصد و نود و هشت بیگه که دوازده من غله بحال خود حکم شد۔ و تتمه را برطرف کردند و موازی سه هزار و دو و بست و سی و نه بیگه و هفت من غله و شش آثار اسامی جماعه به نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعهٔ فقرا و تکیه داران از اجمیر تا ماندو در رکاب سعادت آمدند حقیقت مذکور به تفصیل ذیل بعرض اشرف داشتند که جماعهٔ فقرا و تکیه داران او موضع مقرر بود و حاصل دیهات وقف بجهت فقرا و مساکین

وحافظان وتکیہ داران کہ در موضع وقف از قدیم الایام میخورند ہمیں جماعہ و آنہا بجز زمین ولنگر
کہ نوبت روضہ مقرر بود از محل دیگر وجہ معیشت ندارند وجمع کثیر اند بنابران حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ جماعہ کہ از نظر اشرف گذشتند واراضی لنگر آنہا از نصفی
زیادہ مرحمت شد ویادداشت واقع خود را درست ساختہ بموجب یادداشت واقع مسطور داشتہ
وجماعہ کہ از نصف کم حکم شد وبعضے بالکل برطرف حکم شد آنہا را غلہ واراضی لنگر انچہ داشتہ از قرار
نصف متصدیان آنجا تنخواہ دہند ونیز حکم شد کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر
دارند وفوت شدہ اند ورثۂ او را بتحقیق نمودہ از محل قدیم نصف تنخواہ دہند ودر آیندہ بورثۂ متوفی
ہمین ضابطہ منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنہ اجمیر سرکار مذکور شرح
یادداشت بخط عمدۃ الملکی واقعہ سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع سازند شرح حاشیہ
بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدولہ الخاقانی مدار المہامی اعتماد الدولہ
آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان زر از دواد ۲۵ ماہ شہریور الٰہی موافق شہر رمضان
۱۱۲۷؁ ہجری در واقعہ عبد الکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی از خریف
توی نیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

اراـــــضی ـــــ غـــــلہ

لہا بگہ ۱۰ بسوہ ۲۲ ثار

، ساالہ بگہ ۱۰ بسوہ ۰۸ ثار آسامی فوتی

ہو لا سمار لہ اللہ داد الٰہ بخش ولد جلال

محمود غلہ اراضی غلہ اراضی غلہ

اراضی ۴ ثار ـــگہ ۲ ثار ـــگہ ۲ ثار

ساا ـــگہ ۱۰ بسوہ ہو لا سمار

اراـــضی غـــلہ عبد الغنی

ساا بگہ ـــ ۱۳ ثار اراضی غلہ

مشارالیہ ۱ بگہ ۳ ثار

اجمیر ـ ـ ـ ـ ـ اراضی غلہ

اراـــضی غـــلہ ـــگہ ۳ ثار

ساا ـــگہ ۰۵ ثار

ما صـــگہ قبل ازین حکم شد

سا بیگہ

دریں ولا مرحمت شد

منجملہ ســـــ

اراضی	غلہ	اراضی صـــگہ	غلہ ۱۰ ثار
صعـــگہ	۲۰ ثار	عـــگہ بحالِ خود	حکم شد

از جماعۃ قاضی نظام اراضی صہ بیگہ غلہ ۰ ثار

(۶) نقلِ فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین

نبیرۂ حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ

مہر بادشاہ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و غرا ایراد یافت کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبۂ اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق دربست من ابتدائے خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ خواجہ حسین نبیرۂ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جبروتی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال بنمودہ باشند۔ میباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ موضع مذکور رابطریق دربست بہ تصرف مشار الیہ باز گزارند و اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بداں رادہ ندہند و لعلت مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہد شناسند مرقوم ۱۵ شہریور سنہ ۲۲ جلوس معلیٰ۔

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادۂ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روز ماہ مہر الٰہی ۱۳ سنہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال برسالۂ سیادت و نقابت پناہ صدارت و معالی دستگاہ و صدر الصدور موسوی خاں و لوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرات قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ گذشت بموجب چہٹی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد ۲۲ سنہ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من الحل پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ بمبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق درلسبت در وجہ مدد معاش مشار الیہ مقرر مفوض باشد۔ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مقام عمدۂ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر برسانند شرح بخط سیادت و نقابت پناہ موسوی خان آنکہ روز ماہ ۱۲۔ امرداد الٰہی ۲۲ سنہ مطابق یوم چہار شنبہ شہر ذیقعد ۱۰۳۶ سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ ابو الحسن از خرایف نوسفان ئیل فرمان قلمی نمایند شرح چہٹی آنکہ بھیا جیو سلامت۔ موضع گیلوتہ کہ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری در سنت تنخواہ دہند تحریر فی التاریخ ۲۷ خورداد ۲۲ سنہ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق نویسند۔ درینجا مواہیر دفتر صدارت منقوش شدہ

بہ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقل فرمان محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر باثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

طغرا باسم بادشاہ

مہر شاہجہان بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و غرا ایراد یافت کہ منصب سجادگی غفران

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب مقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت مآب کمالات انتساب نجبۃ المشائخ المعظام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بلامشارکت ومساہمت احدی حسب الضمن مقرر ومسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم منصب قیام والتیام نمودہ دقیقہ از دقائق حزم واحتیاط دراں باب مرعی نگذارند میباید کہ حکام وعمال متصدیان مہمات وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اعلی کوشیدہ مشارٌالیہ را صاحب سجادہ دانستہ دست تعہدی مومی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی ومطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران منصب دخل نماید وپیرامون آن گردد بہ خدمہ وعملہ وفعلہ وزائران ووظائفان آں روضۂ منورہ آنکہ مشارٌالیہ را صاحب سجادہ وعلی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ ومرجوعہ را مخصوص او شمرند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ ا لصدر آبان الہی سنہ موافق یوم شنبہ بتاریخ ۹ شہر ربیع الاول سنہ ۱۰۳۵ھ برسالۂ سعادت ونقابت پناہ صدارت ومعالی دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسویخاں ونوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی آنکہ باسم شیخت پناہ شیخ معین الدین انچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الہی سنہ بنظر اشرف اعلی گذشت حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشارٌالیہ مرحمت فرمودیم بلامشارکت غیری از تغیر خواجہ ولی محمد شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ آذر الہی سنہ بعرض اشرف اعلی رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ القاہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

(۸) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی مشحون اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ خواجہ معین الدین چشتی

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

واین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ موضع گناہٹرہ من اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبۂ مذکور بطریق دروبست ابتدائے نصف خریف قوی ئیل در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ حقائق آگاہ شیخ معین الدین نبیرۂ ۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ازانچہ بتاریخ ۱۲ ماہ رمضان المبارک ۱۰۴۱ھ بہ نظر اشرف اقدس اعلیٰ گزشت وبعرض مقدس معلی رسید رسید۔ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ یک موضع از پرگنات سرکار اجمیر کہ یک ہزار روپیہ حاصل داشتہ باشد در وجہ مدد معاش مشار الیہ مرحمت فرمودیم۔ ہفتاد اشرفی بعد مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد۔ شرح بخط عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ برسالہ کمترین بندہا داخل واقع نمایند شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس موافق واقع است شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط اقبال پناہ حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۱۲ ماہ مہر الٰہی ۵ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ القاہرہ وموتمن الدولۃ الباہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی غلامی افضل خاں آنکہ از نصف خریف قوی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد۔

الــــــ ۱۰۰۰ حاصل

موضع گناہٹرہ از حویلی سرکار اجمیر

للعہ بگہ رقبہ ہزار حاصل کامل ۱۰۲۸ھ للعہ وعصہ

جمع جاگیر از تغیر جاگیر دار

شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ از صوبہ وسرکار اجمیر از موضع گناہٹرہ تنخواہ نمایند۔ باموضع دروبست

(۹) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ صاحب قران ثانی ادخل اللہ تعالیٰ فی الجنان بحق محمد رسول اللہ صلعم مشتمل منصب سجادگی

مہر مربع کہ اسمان شاہان تمر از امیر صاحب قران تابہ صاحبقران ثانی منقوش اند	خواجہ معین الدین چشتی بخط طلا طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاہجہاں بادشاہ بخط طلا

چون بعرض مقدس رسید که نذورات وفتوحات روضهٔ منور قدوة الواصلین مقرب بارگاه جبروتی بموجب محضر متولیان واہالی موالی مشیخت پناه شیخ معین الدین صاحب سجاده ومجاوران مقرر است ودر بعضے چیزہا مجاوران خرخشه می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف اصدار وعز ایراد یافت که نذورات وفتوحات آن فرار مورد انوار بموجب محضرِ مذکور سوائے طلا آلات ونقره آلاتے که بندگانِ اشرف اقدس ارفع ہمایوں وشاہزاده ہائے والاگوہر عالیمقدار ودیگر مردم بیارند۔ بمشار الیه ومجاوران حسب الضمن مقرر باشد وہر جنس دیگر بجہت روضهٔ منوره درکار باشد متولیان صرف نموده بعد ازانکه از کار برود ومندرس شود بشیخ موی الیه متعلق دانسته میداده باشند وطلا آلات ونقره آلات اگر شکست وریخت یافته باشد آنرا راست نموده به روضهٔ منوره متعلق دانسته نگاہدارند واحدے دراں دخل نه نمایند وتصرف نکنند۔ میباید که حکام ومتصدیان مہمات حال واستقبال برایں موجب مقرر دانسته نگذارند که احدے مرتکب خلاف حکم اشرف اقدس اعلی گردد۔ دریں باب بنہایت تاکید وقدغن عظیم دانسته ہر ساله فرمان وحکم مجدد طلب ندارند۔ از فرموده تخلف وانحراف نورزند ودر عہده شناسند۔ تحریر فی التاریخ دوازده شہر رجب المرجب سنه ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق ۱۰۵۰ ہجری۔

شرح یادداشت واقع یوم الخمیس ۱۲ شوال سنه ۱۲ جلوس مبارک مطابق ۱۱۴۹ ہجری موافق ۲۵۔ ماه مہر الہی برسالۂ سیادت ونقابت پناه صفوت ومعالی وتمکین دستگاه رفیع القدر رفیع الشان صدر الصدور موسوی خان ونوبت واقعه نویسی کمترین بندہا فدوی بعرض اشرف رسانید که بموجب محضر متولیان واہالی وموالی مشیخت پناه شیخ معین الدین صاحب سجاده ومجاوران مقرر است ودر بعض چیزہا که مجاوران خرخشه می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که انچه نذورات وفتوحات علاوه از جنس طلا ونقره آلات که بندگان حضرت خلافت پناہی وشاہزاده ہائے والاگہر ودیگران بیارند بمشیخت پناه مذکور ومجاوران مفصلهٔ ذیل مقرر ومفوض باشد وہر جنس دیگر بخدمت روضه درکار باشد متولیان صرف نموده بعد ازان که از کار برود ومندرس گردد به شیخ موی الیه متعلق دانسته میداده باشند وطلا آلات ونقره آلات اگر شکست وریخت شود باز راست نموده متعلق روضهٔ منوره نگاہدارند داخل تا تاریخ شہر ذی الحجه سنه ۱۱ جلوس موافق ۱۱۴۲ھ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح وتخط سیادت ونقابت دستگاه صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیره وغیره۔

حکم

آنچہ تعلق از روضہ منورہ داشتہ باشد طلا آلات و نقرہ آلات آنچہ بندگان خلافت پناہی و شاہزادہ والاگوہر و دیگران بیارند و در جنس کہ شکست و ریخت شود راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند	مقرر کہ در میان مشیخت پناہ صاحب سجادۂ روضۂ منورہ ہر جنس کہ بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان تصرف نمایند و از انکہ از کار برود و مندرس شود بہ شیخ مذکور بدہند۔

مسی و برنجی آلات ہر جنس درکار باشد از شمعدان چراغان وغیرہ	قبرپوش و چہرہ وسجادہ پوش و قالیچہ و دوپچہ و گلیچہ و جاجم وغیرہ

تعلق شیخ معین الدین مذکور داشتہ باشد

نقد زر اشرفی و مثقالی یا ہرچہ سلوک باشد	پارچہ سفید از خاصہ وغیرہ ششصدی یا پلنگ پوش سفید و رنگین	زر لفت وغیرہ پارچہ زرتاری گجراتی کہ بر قبر پوشند

تعلق مجاوران

دوچہ از فرجی یا حکمہ وغیرہ یا ہرچہ باشد	شمشیر وغیرہ با جمدھر	از مرادی و کوڑی تا پال سیاہ	پارچہ سفید چہارصدی وسہ صدی و فروتر از آن دوختہ

حیوانات از فیل یا اسپ

عبارت داخلہ روزنامچہ وغیرہ

مُہر | مُہر | مہر دفتر | مُہر موسویخان

(۱۰)

نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا بہ امیر تیمور صاحبقران مندرج است

چوں بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنۂ اجمیر در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادزادہ خواجہ حسین نبیرۂ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود داد ودیعت حیات سپردہ در ینولا کہ بعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور وعز ورود یافت کہ موضع مذکور وروبست بدستور سابق بشرط قبض و تصرف دروجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور واناث حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل سال بہ سال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میباید کہ حکام وعمال ومتصدیان مہمات ومتکفلان معاملات وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ آنموضع را بتصرف مشار الیہم بازگذاشتہ از تغیر و تبدل مصئون ومحروس شناشند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرند واگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند وشخصے راکہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤالدین مذکور در آنموضع نسازند۔ بسائر چودھریان ومقدمان وفرازعان ورعایائے آنجا آنکہ بالواجب وحقوق دیوانی را فصل بہ فصل سال بسال از آنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ سنہ جلوس مبارک موافق ۱۰۵۲ سنہ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رض

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعاء ہشتم شہر رمضان المبارک ۱۶ سنہ جلوس ہمایون مطابق

۱۴ ار روز ماہ الٰہی موافق سنہ ۱۰۵۲ھ برسالۂ سیادت ونقابت پناہ نجابت و ہدایت دستگاہ مورد مراحم بیکران بادشاہی مطرح عنایات نمایان شاہنشاہی صدر جلیل القدر سید جلال ونوبت واقع نویسی بندۂ درگاہ معین الدین برادرزادہ خواجہ حسین بندۂ قطب الاقطاب　　　کہ در شہر رجب المرجب سنہ ۱۶ جلوس ہمایون بعرض مقدس ومعلی رسید کہ موضع دلواڑہ من اعمال پرگنۂ اجمیر بموجب فرمان عالیشان از قرار تاریخ ۲۰ ر شہر یور ماہ الٰہی سنہ ۱۰ دروجہ مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شدہ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع مذکور درو بست بدستور سابق بشرط قبض وتصرف دروجہ مدد معاش شیخ علاؤالدین مذکور اولاد متوفی ہر کس کہ نوگرفتہ بار شیخ علاؤالدین شریک بناشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط سیادت ونقابت پناہ صدر جلیل القدر سید جلال آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط سیادت ونجابت پناہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط اقبال پناہ افادت وافاضت دستگاہ سعد اللہ خاں آنکہ بتاریخ ۲۴ ر شہر رمضان سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مکرر بعرض اشرف اقدس رسید۔ شرح بخط سیادت ونجابت حشمت وشوکت دستگاہ قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے رفیع الشان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج ملک واقبال گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر الٰہی عمدۃ الملک مدار المہامی اسلام خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

مُہر جلال شاہ صدر الصدور　　مُہر بدریداس　　مُہر بھگوانداس

فی التاریخ سنہ ۱۶ جلوس

تاریخ ۲۲ ر شہر محرم الحرام سنہ ۱۶ جلوس مطابق ۲۷ ر آذر ماہ الٰہی نقل بدفتر خاص نمودہ شد

بتاریخ ۱۶ ر صفر سنہ ۱۶ جلوس موافق سنہ ۱۰۵۳ ہجری نقل گرفتہ شد معہ نور محمد بموجب یادداشت واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بواقع مقابلہ نمودہ داخل روزنامچہ واقع تاریخ ۱۰ شہر رمضان سنہ ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد۔ بتاریخ ۲ ر شہر رجب المرجب سنہ جلوس نقل شروع شد۔

بتاریخ ۲۹ ر شہر جمادی الثانی سنہ ۱۷ جلوس ہمایون موافق سن یکہزار و پنجاہ و سہ مطابق بتاریخ ۲۳ ر ماہ شہر یور الٰہی

سعہ نور محمد بدفتر استفسار رسید۔

(۱۱) نقلِ فرمان

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالیٰ شانہٗ

خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

مہر بادشاہ

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت بیمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع بدگانو دروبست بجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر اصغر علیخاں وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطنٍ بمعافی توفیر از خریف سحقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار ووزرائے ذوی الاقتدار وامرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات سلطانی ومتکفلان معاملات دیوانی وجاگیر داران وکروریان حال واستقبال ابداً موبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس ومعلی کوشیدہ موضع مرقومہ را دروبست نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً متصرف آنہا بافرزندان باز گذارند وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومالوجہات واخراجات مثل قنلغہ ومحصلانہ وداروغگانہ وبیکار شکار ودہ نیمے ومقدمے وصدوہی وقانون گوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ سند مجدد ونہ طلبند واز پر لیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند شرح یادداشت پس پشت فرمان۔

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست وششم شہر محرم سنہ ۳ جلوس معلی موافق ۱۰۷۰ ہجری مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالۂ سیادت ونجابت مرتبت امارت وامالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وعظمت تمضاو خلافت وفرمانروائے

اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی۔ جوہر مروت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا محرم دلکشا مجلس اخلاص انیس خلوت سرائے خاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار ونوبت واقعہ نگاری خانہ زادان درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ میگردد وحکم صادر شد کہ موضع بدرگاہ نو در لیست بجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان وغیرہ در وجہ انعام پسران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن معافی ذتو فیر وانچہ از حسن تردد در جمع آن بفزاید فراہم نہ شوند مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم ۳۲ سنہ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت طرازندۂ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مروت حقیقت ووفا۔ فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار۔ ۔ ۔ ۔ لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار۔ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ بکرر بعرض رسانند۔ شرح دستخط امارت وایالت پناہ اقبال واخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سرافراز عنایت خلیفۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ۔ مکرر بعرض مقدس معلی رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ بنظر درآمد۔ مقدمہ تنخواہ موضع بدہ گانون فرد بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان۔ وغیرہ در وجہ انعام التمغا میر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

بمعافی توفیر مرحمت شد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

از خریف سچقان ئیل فرو دستخطی چہارم محرم ۳ سنہ

صاد نقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

شرح یادداشت دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص بعمل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم ۳ سنہ بدستخط رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مسماۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوار کہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان فرلور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود و غیرہ

للعہ ہزار دام

مشار الیہ وغیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سنجری حدیث النساء وغیرہ

از تغیر اکرم علی خان

عللعہ ہزار دام

زیب النساء دختر	اہلیۂ مذکور	نظام الدین	عظیم الدین	مومی الیہ
ہہ ہزار	لعمہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار

مہر
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی
عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
فتح سنگہ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

مہر
عبد المجید فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان بشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست در باب نوشتہ شدن فرمان و داخلۂ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان بر حاشیہ جانب چپ در باب داخلہ دفاتر شاہی۔

(۱۲)

نقلِ فرمان

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی

باسم سبحانہ و تعالیٰ شانہ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل و ہشت ہزار دام از موضع ارڑکہ وغیرہ در لبست من اعمال پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان بہادر وغیرہ کہ یکہزار و پانصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق التمغا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار و الا تبار ۔ و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضعات مذکور را در لبست نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف او با فرزندان باز گزارند و از صوادم تغیر و تبدل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و محصلانہ و دار وغگانہ بیگار و شکار رہ نیمے و مقدمے و صدودے و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن تردد و در جمع بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال فرمان مجدد نہ طلبند و از بیرلیغ کرامت تبلیغ و لا تخلف و انحراف نورزند و ہفتم شہر صفر المظفر پنجم از جلوس والا نوشتہ شد معہ

عبارت پشت فرمان

بر سالت سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش افزائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی ۔ رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلسِ خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے

سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر
روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ
سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہائے درگاہ سنتھوکھرام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد الدولۃ عبد المجید خان
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ روز سہ شنبہ شہر شوال سنہ ۳ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۶۱ ہجری
مطابق خورداد ماہ ہر سالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت
شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت طرازندۂ بساط ابہت وعظمت اعتضاد
خلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے
محافل کامرانی وقیصر باب سرائر بادشاہی رمزشناس فراجدانی وآگاہی جوہر حقیقت مرأت وفا
فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کارفرمائے
سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک
مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر
فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ سنتھوکھرام
قلمی میگردد وحکم صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل وہشت ہزار کری دام از موضع ارڑکہ وغیرہ دربابت

عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ با فرزندان نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و آنچہ از حسن تردد بیفزاید بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۷ ار رمضان ۵ شہ بموجب یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی وثیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس فراجدانی و آگاہی۔ جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند۔ شرح دستخط مدبر الملک اغر الدولہ زکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بست و نہم ذی الحجہ ۵ شہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔

شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر در آمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از ربیع یارس ئیل فرود ستخطی ۱۷ در رمضان مبارک ۵ شہ جلوس بیاہہ محرم سنہ الیہ۔

از گذاشت میر حسین خان بہادر — از عبد الواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم

حاصل الـــــ ہزار عصہ — للعلمایـــــ حاصل صماعصہ

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشتِ فرمان۔

شرح ادخال سیاہہ و دفتر جانب چپ لپشت فرمان۔

(۱۳)

نقلِ چٹھہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقرر عہدۂ سجادگی بعد تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر ۳؁ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲؁ھ مطابق ۱۸ ر فروری ماہ برسالہ لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان و نوبت واقع نگاری خوردی درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورۂ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابو الفتح و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار و صوبہ مذکور جمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت معزول و یکہزار روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور باندوز و فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۸ ۲ ر ربیع الآخر ۴؁ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ بلا شرط مقرر ہست۔

بموجب فرمان ۱۳ ر جمادی الاول ۱۸؁	بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶؁ عہد حضرت
۵ ر یومیہ	حصۂ موضع دلواڑہ

بموجب فرمان والاشان عہد حضرت مرقوم ۱۲ ر رجب ۳؁ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح روضۂ مسطور بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۲۵ ر جمادی الاول ۲؁ بشیخ فخر الدین پسرش مقرر شد۔

سالہا

الصار روپیہ مع اصل اضافہ	گیلوتہ اعــــ ہزار جمع موضع

درینولا بمشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد۔

شرح دستخط امارت و ایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادۂ شجاعت نشان صمصام الدولہ با فرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار باد شاہی دانائے ضمیر انجمن پیرائے محفل دانش و یکتائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدار برہان و کلار ذوالاقتدار صاحب شوکت والعظمت والاحتشام واجب العزت والشرف والاحترام قدوۂ خوانین عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنت العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ داخل واقع نمایند۔ کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ منورہ از تغیر شیخ فخر الدین

شرح دستخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ لائق العنایت والاحسان شائستہ مراحم بیکران ہدایت اللہ خان نایب دیوان اعلیٰ آنکہ داخل نمایند۔ شرح دستخط لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان آنکہ داخل واقع نمایند بعرض اقدس رسید مشار الیہ از بنائر قطب الاقطاب مہذب ووم تاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین بمشہر و معزول بمشار الیہ مقرر باشد۔

معاش مشروط

حکم شد

مد و معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۲۵ جمادی الاول ۳۳ھ بحال و اضافہ بموجب ۱۲ صفر ۴۳ھ موضع در ولبست الف عص سالانہ

گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبہ مذکور	از خزانہ روضۂ مذکور
الف ہزار جمع موضع	الف سالانہ الف ہزار
گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبہ مذکورہ	از خزانہ روضہ مسطور
الف ہزار جمع موضع در ولبست	الف ہزار عص
تحریر فی التاریخ ہنصد سنہ الیہ	مطابق وقائع کل است

مہر صدر جہان

مہر
عبد العزیز فدوی شاہ عالم
بادشاہ

مہر اخلاص خان فدوی شاہ عالم بادشاہ

تاریخ ۲۳ صفر ۵ سنہ داخل سیاہہ — تاریخ ۱۶ صفر ۵ سنہ تصدیق بدفتر عالیہ گذشت
بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ جیوراج داخل آدرجہ شد
ثانی الحال بنظر در آمد — پانصدروپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شد۔

نقل چٹھہ

(۱۴)

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادر عمزاد شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔
بتاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق ۱۱۳۱ھ ہجری برسالہ سیادت و نجابت
پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر
صدر الصدور سید امیر خان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی
قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ نسیم اللہ بلاقصور یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت واقعہ
بلدۂ صوبۂ دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ
مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ ۲۴ شوال سنہ احد
تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین
بلند مکان ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع اللواء
والعلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان
بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار وفادار دستور الوزرا آنکہ داخل واقع نمایند۔

شرح دستخط۔ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت
صدر رفیع القدر صدر الصدور۔ سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

از روئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت — کہ متعلقان محمد حسین
نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنابران
پانزدہ آنہ یومیہ بلاقید آسامی تجویز نمودہ امیدوار درجہ پذیرائیست بعرض اقدس رسید
بشرح صدر حکم شد۔

۸ ربلا قصور یومیہ

مشارٌالیہ صغیر　　　　خدیجہ

۲ر　　　　۲ر

سما ــــــــ ۲ ــــــــ

رقیہ ہمشیرہ　　　　سعیدالنسار

ار　　　　ار

سما ــــــــ ۲ ــــــــ ۶ ــــــــ ۲

سماۃ راحت النسار وغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲ر

مشارٌالیہا　　　　مسماۃ لطیفہ

ار　　　　ار

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است　　　　برحاشیہ　　　　بعرض مکرر رساند

بست وہفتم صفر سنہ ۳ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید

پس پشت جریدہ داخلہ نشیان دیوان شاہی بسیار است

مہر
معتمد الملک مظفر جنگ
بہادر خان ترخان

مہر
غلام علی

مہر
سپہدار خان

مہر
امید خان

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵) نقل چٹھہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی درباب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیر الدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۲ جلوس معلی موافق سنہ ۱۱۳۲ ہجری مطابق شہر ماہ برسالہ

سیادت ونقابت رتبت امارت وایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان ونوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا مرام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع دار الخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش وموضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار صوبۂ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت متوفی ویک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضہ مذکور باندوزد وفتوح مشروط سوائے حصۂ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ حویلی صوبۂ مذکور وپنج آنہ یومیہ بلاشرط در وجہ مدد معاش او مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔
واقع ہذا رجب ۲ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ مقرر است

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ سنہ عہد حضرت
حصہ موضع
در شیولا بمشار الیہ سوار بلاشرط مرحمت شد
بشرح دستخط

بموجب فرمان ۱۳ ر جمادی الاول ۱۸ سنہ عہد حضرت
خلد مکان
۵ ر

موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال صاحب السیف والقلم رافع اللوار والعلم وزیر صاحب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار باوفا دستور الورد را آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔

سیادت ونقابت زینت امارت وایالت مرتبت شوکت وحشمت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

سیاہہ

از روئے سیاہہ بمہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید مذکور فوت شدہ امید وار است کہ بموجب پدر بسجادہ نشینی آنجا سرفراز شود لعرض اقدس رسید کہ تجویز نامہ

بمہر میر احمد علیخان صدر حبر دآنجا نیز رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید منیر الدین پسرِ متوفی طالب علم بصلاح و تقوی آراستہ لایق سجادگیست بدستور پدر بنام موی الیہ سرفراز کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین بمشار الیہ پسرش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروط شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد ۲۵ رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان درست گشتہ — مرقوم سوم جمادی الاول

موضع گیلوتہ عملۂ پرگنۂ نرائنہ	سالانہ
الف ہزار جمع	الف ہزار
گیلوتہ عملۂ پرگنۂ صوبہ مذکور	سالانہ از خزانہ مسطور
الف ہزار	الف ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مہر — ہلاس رام

مہر میر جملہ معظم خانخانان
بتاریخ دوم شہر ذی الحجہ

معہ جان محمد قول
مطابق واقع کل است
بتاریخ چہاردہم شہر رمضان

بتاریخ ۱۲ شہر رمضان سنہ ۲ جلوس والا
نقل بدفتر وقائع کل رسید
داخل ادراجہ نمودہ

۱۲ رمضان سنہ ۲ جلوس والا
داخل وقائع کل نمودہ داخل
فہرست ایلچیان نمودہ

تصدیق بدفتر الیہ گذشت معہ جان محمد قول
بتاریخ دوم ذی الحجہ جلوس والا نقل بدفتر
دیوان صدارت العالیہ رسید معہ جان محمد قول

(۱۶) نقلِ چٹھہ — خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمر الدین خان چین بہادر.........

بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم سنہ ۹ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۹ھ برسالہ سیادت و نقابت
رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند
مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر
مظفر جنگ ترخان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد۔
حکم صادر شد کہ بست و دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی
کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر
چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط مؤتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنت آلھیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد
السلطنت و کشور کشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال خلاصۂ مخلصان باعزم
قدوۂ پیش قدمان معرکۂ رزم عمدہ منیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم
رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار باوفا یکرنگ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ
قمر الدین خان بہادر چین نصرت جنگ آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے
رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک
میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیہما وغیرہ متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی
ہیچ وجہ معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیرہ ہمراہ دارند و شب و روز بعبادت الٰہی و نماز روزہ و تلاوت
فرقان و قرآن مشغول اند۔ امیدوار فضل و کرم اند کہ بست و دو بیگہ زمین از پرگنہ حویلی اجمیر موجب اسناد
و حکام در وجہ معاش مومی الیہما مقرر است سنہ. درگاہی عہد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

۲۲ بیگہ زمین از محل قدیم

مشار الیہ ــــــــــــــــ مسماۃ

اسامی	۱۱ بیگہ	نجیب النساء	۱۱ بیگہ

مسماۃ یفشہ بی بی ۵ بیگہ
مسماۃ رحیمہ النساء ۲ بیگہ
مسماۃ بخت بانو ۲ بیگہ
مسماۃ ـــ ۵

تحریر تاریخ صدر سنہ الیہ مطابق واقع کل است پانزدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔

مہر معتمد الملک میر جملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان

مہر وزیر الممالک قمر الدین خان چین بہادر نصرت جنگ عماد اللہ

مہر غلام علی خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر فدوی علی احمد خان فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

(۱۷)

نقلِ فرمانچہ

بادشاہ عہد محمد شاہ طغرا

بمہر وزیر میر جملہ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان

میر جملہ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہہائے جاگیرداران وکروریان پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب یادداشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دو بست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق بستور مافیض و تصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ بنیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یادداشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را بتصرف آنہا

باز گذارند واصلاً ومطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند کہ حاصلات آنرا صرف نمودہ بدعائے بقائے دوام دولت ابد مدت مواظبت مے نمودہ باشند واگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست ونہم جمادی الثانی سنہ ۱۲ جلوس قلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچہ

مقدمہ شرح ضمن در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم تاریخ شانزدہم شہر محرم الحرام سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنہ حویلی صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق۔

عـــہ بیگہ زمین از محل قدیم

	مسماۃ	مسماۃ	متکماۃ	مسماۃ
مشار الیہ	نجیب النساء	شریفہ بی بی	رحیم النساء	بخت بانو
ے بیگہ	ھ بیگہ	ھ بیگہ	ے بیگہ	ے بیگہ

(۱۸) نقلِ فرمانچہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر خاں تن خاں

طغرا

گماشتہائے متصدیان مہمات وجمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ واقع بلدہ صوبہ دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بعرض اقدس اعلیٰ رسید کہ موکلان ہیچ امر وجہ معیشت مقرر ندارند واوقات بعسرت میگذارند امیدوارند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مذکور سوائے علی السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ مسطورہ از اوقاف روضہ مذکورہ سوائے علی السویہ در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ مقرر باشد لہذا حسب الحکم اعلیٰ قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ ورود پروانہ حسب الضمن بمشار الیہ وغیرہ میرسانیدہ باشند۔ تا آنکہ آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد

مدت اشتغال ہمنووہ باشند اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ نمایند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

تاریخ بست وہفتم شہر ذیقعدہ ۲۳ سنہ جلوس والا قلمی شد مصر

عبارت ظہرِ فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت　　　بموجب التماس وکیل مشارٌ الیہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مسطور سوائے علی السویہ از تاریخ ورود پروانہ۔

۱۵ار یومیہ

مشارٌ الیہ	کرامت اللہ
نفر ۴ر	۴ر
مسماۃ امۃ اللہ	مسماۃ بی بی صاحبہ
۴ر	۳ر

(۱۹) نقلِ فرمان

محمد جلال الدین ابوالمظفر شاہ عالم بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان۔

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ　　خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

طغرا باسم بادشاہ۔

مہر بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع گنگوانہ وتہاری معہ موضع نان معہ رامپورہ علاقہ پرگنہ حویلی اجمیر کہ مبلغ دوہزار روپیہ حاصل آنست از تغیر شہامت وغیرہ در وجہ انعام التمغائے حقائق و معارف آگاہ سید امام الدین سجادہ نشین حضرت　　بافرزندان بلا قید اسامی وقسمت بمعافی تصدیق و یادداشت و توفیر انچہ از حسن تردد بر جمع آن بیفزاید از ابتدائے فصل ربیع بوقتِ نیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار وزرائے قدوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً موبداً در استمرار استقرار این حکم مقدس معلّی کوشیدہ مواضع مرقومہ را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا واگزارند

وازسواد م تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پانیکش صوبہ داری وفوجداری وعال وجہات سائر اخراجات مثل قلغہ ومحصلانہ وداروغانہ وضابطانہ وشکار وبیکار ودہ نیمے مقدمے و صدودے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نہ شوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید وقدغن مزید دانستہ ہرسال سند مجدد نہ طلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند۔

بتاریخ بست ویکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والازیب تحریر یافت سمہ

عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر

تفصیل دیہات

مہر کلان
نظام الملک مدار المہام آصف جاہ
برہان الملک شجاع الدوا ابوالمنصور
خان بہادر صفدر جنگ یار وفادار
سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

مہر
سید ہدایت علی خان
فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست۔

نقل فرمان (۲۰)

ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

باسم سبحانہ تعالیٰ

مہر کلاں بادشاہ

طغرا طلا باسم بادشاہ۔

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان

واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار وہشت صد

کری دام موضع ناندمعہ مزرعہ دام پورہ عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبۂ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات واکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر از ربیع پارس ئیل......
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ با فرزندان نامدار و کامگار و الا تبار وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابداً و مویداً در
استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ داہہائے مذکورہ را معہ موضع در بست
نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا بازگزارند و از صواوم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبیداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات
مثل قلغہ و محصلانہ و دار وغگانہ۔ بیگار و شکار۔ دہ نیمے و مقدمے و صدو دے و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند۔ و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن
ترد و آں درجمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید
وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند۔
و از بیلیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ یازدہم شہر ربیع الاول سال یازدہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرمان

بر سالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے سوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی۔ جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم و لکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان
الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ۔

مہر
عنایت علے خان فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

مہر
وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک
شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی

شرح یادداشت بتاریخ آدز دوشنبہ نہم شہر صفر المظفر سنہ ۱۱ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۷ھ
مطابق ۹ خورداد ماہ برسالہ شرافت ونجابت منقبت امارت وایالت منزلت دانائے
مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت
طرازندہ بساط وعظمت وابہت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور
کشائے ظفر پیرائے معارک جہابنائی عیش آرائے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت
ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص
کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر
صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام
والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاُقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ ونوبت واقع نگاری خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت آسانا راین داس
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار ہفت صد دوازدہ دام موضع نا ند
معہ مزرعہ رام پور در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام التمغا
سیادت مآب سید امام الدین با فرزندان ومتعلقان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد
بطنٍ وانچہ از حسن تردد در جمع آن بیفزاید بمعافی توفیر مزاحم نشوند مرحمت فرمودیم واقعہ چہارم
شہر صفر سنہ ۱۱ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط شرافت ونجابت مرتبت
امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک و
ملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت و

فرمانروائے۔ اعتمادِ سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارکِ جہانبانی عیش آرائے محافلِ
کامرانی جوہرِ مرأت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرمِ خلوت
سرائے صدق واخلاص۔ کار فرمائے سیف وقلم مدبر امورِ عالم قدوۂ خوانینِ بلند مکان عمدۂ امرائے
عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم اختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والانقیاد رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ[1] الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر
جنگ آنکہ بعرض مکرر رسانید داخل واقع نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقع کل است
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا
وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح دستخط سیادت و
نجابت پناہ میر احمد علی خان آنکہ بتاریخ بست ونہم صفر المظفر ۳ جلوس والا مکرر بعرض مقدس اعلی
رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک
والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند
شرح دستخط وزیر الممالک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ
آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ بنظر درآمد ۔۔۔ ہزار دام مقدمہ کہ تنخواہ
موضع ناندمہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔
بشرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف
جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ از ربیع پارس ئیل۔

نقلِ خطِ انور

عرضی گزرانیدہ وکیل سید امام الدین بدفتر رسیدہ از فضل وکرم امیدوار است کہ موضع ناندمہ مزرعہ
رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام عالتمغا
موکل بافرزندان ومتعلقان بلاقید اثاثی وقسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ
مرحمت شود۔ ودستخط
صاد خاص بنام اعلی مزین شوند کہ فرمان والاشان بدہد مصر

[1] کہیں فرامین میں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک ۱۲ ۔ ۵۲ اسامی (دس) سے چاہیئے مگر اصل میں (دش) سے لکھا ہے ۱۲

نقلِ شقہ

(۲۱)

ابوالبرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریز بہادر مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰
محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مہر بادشاہ

فدوی عقیدت وارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند
چو تمامی امور انتظام درگاہ شریف وعزل ونصب مردمان منتظم آن وخبرگیری ہرگونہ امور از
جانب حضور بودہ آمدہ درینولا مکرر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف از حد ابتر و
خراب است وعزیز علی مقولی کہ ازطرف حضور بر عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثرے از اسباب
درگاہ شریف را متصرف شدہ ونیز آمدنی دیہات خورد و بُرد مینماید وخدّام وخلق العدر آنکلیف
وایذا میرساند لہذا نامبردہ را از عہدۂ تولیت معزول کردہ نور چشم مرزا احمد تیمور شاہ بہادر را
عہدۂ تولیت ونیابت بنام دیوان سید مہدی علی خان مقرر فرمودہ سرافراز کردیم لہذا بہ آن
فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہرگونہ الیق انتظام درگاہ شریف اند و
تمامی خدام وخلایق ازطریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجادہ ہستند راضی وشاکراند۔ نزد خود
طلب ساختہ از حکمِ حضورِ والا مطلع سازند وبر دیہات تمامی امور وانتظام متعلقہ تولیت مذکور
قبض وتصرف ودخل دیوان صاحب ممدوح کنانیدہ دہد ومدام معین اوشان باشد وحساب
وکتاب تولیت مسطور وآمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب فہمائش کنانیدہ دہاند
درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور لعمل آرد کہ موجب خرسندی حضور واظہار کمالِ رسوخ
وفدویت آں فدوی خاص ازان منصور است زیادہ تفضلات۔

مسمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

فرد مطالبات بلف شقہ والا بمہر ودستخط حضور بنام کول برک صاحب بہادر نوشتہ شد۔

بند اول۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم واسناد بادشاہی باختیار صاحب

سجادہ باشد آمدہ است ۔ بندوبست آں نیز از طرف صاحب سجادہ باشد وہم روزینہ دروزینہ
دران املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب واستفسار صاحب سجادہ باشد وہمہ تحصیل وتشخیص
دیہات علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد. ویا حضور مالک است دیگر احدے را
دخل ومزاحمت نبودہ ونماند وکسی کہ ہارج وقاصر نوکر وخدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد واز درگاہ خارج کردہ دہد وہم حصہ وملک وروزینہ قاصر الخدمت موقوف مسدود
سازد واختیار صاحب سجادہ است ۔

بند دوم ۔ ومحاسبہ از لغایت تا بہ مداخل ومخارج تحصیل وتشخیص دیہات وہم اسباب کوٹھہا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بہ صاحب سجادہ بدہاند وانچہ از روئے کاغذ مشرف
وصاحب سجادہ از ہمہ مراتب بذمہ او برآید فوراً از جائداد منقولہ وغیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد واز آیندہ احتیاط دارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت ودست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آں یا بحضور میرسد ویا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست مع

بند سوم موضع واشترہ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمدہ
کیکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است وبرائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گردے بدہد۔
اگر گردیدار دعویدار از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است
ازان بگیرد وموضع مذکور بہ معزول نمیرسد بصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نورچشم تیمور شاہ
است از طرف نورچشم سپرد وسازد ورسید صاحب سجادہ بظر رسید۔ واگر کسے اسناد مرہٹا متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا در این امر نیست وہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زرخطیر پیش مرہٹا مختار شدہ بود۔ ہمہ آمدنی درگاہ را خورد وبرد نمودہ
محض غابن وخاین است اعتماد آن نباید کرد وبعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد وبرد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ وبباطن مطلب خود مینماید از آنہا برآوردہ انچہ در آن خیانت
وغبن متولی باشد ازان بصاحب سجادہ بدہانند ودیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدون
مہر صاحب سجادہ منظور ٹھیکہ واستمرار کسے نیست کہ بہرگونہ مالک صاحب سجادہ حضور است
وہم از روئے شرع شریف وراثت وغیرہ ہم از طرف حضور از قدیم صاحب سجادہ ہمہ امورات
درگاہ ومال وکوٹھا وعزل ونصب نوکران وخدام وغیرہ شاگرد پیشہ وہم صرف نمودن و

جمع کردن واجرا مسدود کردن روزینہ و ملک وغیرہ اختیار صاحبِ سجادہ بودہ آمدہ است حالا
ہم مالک است ص
نمبر چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ وفہمیدہ ہرچہ از اخراجاتِ روزمرہ
درگاہِ شریف بموجب دستورِ قدیم وماوجب باشد وآنچہ در ماہرواران وروزینہ داران بموجب
دستور قدیم الایام یا بموجب اسنادِ شاہی باشند۔ آنرا بحال وبرقرار حسبِ تجویز صاحبِ سجادہ
داشتہ آنچہ نو احداث یا فضول وبیجا بہ سبب رعایت ویا مروت اختیار ہرکس کہ باشد موقوف
ساختہ کاغذ صاف بدستخط خود بطور دستور عمل کردہ حوالہ صاحب سجادہ کنند وتغیر وتبدیل
وبحالے بردن سند دستخطی حضور یا نورچشم مرزا تیمور شاہ بہادر نہ گردد تاکہ آیندہ را بند وبست
قرار واقعی گردد ص
نمبر پنجم۔ رقوم فوج وخرچ کہ دیہہ ہا بہ سبب افواج کسی مید ہند متولی چسپانیدہ بود حالا
از عین مال گرفتہ نیشود در پرگنۂ اجمیر معاف است واز دیہات درگاہ ہم وصاحب سجادہ
گرفتہ نیشود ص
نمبر ششم۔ ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجادہ واہلکار میرزا تیمور شاہ ومتولی حال
میکردہ باشد وہرگونہ درخبرگیری ساعی ومستعد ماند ودرجمیع ابواب بموجب دستورِ قدیم
مداخلت امین وتحصیلدار کہ از حضور مقرر شدہ اند بخوبی کنانیدہ دہد ص

(۲۲) نقلِ شقۂ بادشاہ

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب
چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی
واقع دار الخیر اجمیر نہایت ابتر وبرباد وخراب است وباعث ابتری وبربادی عزیز علی متولی وغیرہ
عملۂ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند ودر تحصیل دیہات ودیگر اخراجات وغیرہ متعلقۂ درگاہ شریف
تجویز خود آرائے امور نو احداث جاری ساختہ وغبن اقسام نمودہ چنانچہ چندین ہمیگزرد کہ بدریافت
تعاب وتصرف بیجایے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ
است وبدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

و پیران خود است عزیز علی متولی خائن معزول فرموده خدمت تولیت بنام نور چشم میرزا تیمور شاه بهادر و نیابت بنام سید مهدی علی خان صاحب سجاده درگاه شریف که بموجب سند آمد قدیم و فرامین سلاطین سابق و حضرت فردوس منزل انار الله برہانہ، است مقرره فرمودیم چنانچه هر کار مرقوم الصدر بماند لیکن چنانکه مرکوز خاطر اقدس عالیست بسبب شعبده بازی و بدنهادی و فیلسوفی متولی معزول که چاشنی خار است و انجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لهذا تجویز مقدمات و تدارک و بندوبست آن از ته دل منظور و پیش نهادِ خاطرِ انور است و از بس ضرور است مزین بدستخط حضور ملفوفہ شقہ کرامت مرقومہ. نزد آن فدوی خاص فرستاده شد. مرقوم کلکِ عنایت سلک میگردد که اصل و یا نقل بند مقدماتِ مرقومہ بلف چھٹی خود موسومه ناظم اجمیر شریف بتاکید اکید بدین مضمون روانه نماید. که بر مقدمات مرقومه قرار واقعه و رسید کواغذ سابق بدستور اندرون کوٹھہ و صاحب سجاده برآورده معائنه و فدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان که از حضور روانه شده است کار امانت و تحصیل از دست نامهروه میگرفته باشند و آنچه امین مسطور و دیوان مهدی علی خان صاحب سجاده ظاهر کند. بموجب آن بندوبست قرار واقع کنانیده مدام خبرگیران بوده بر وقت معاونت میکرده باشند و بعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحبِ سجاده صاحبِ ممدوح بحضور پر نور اطلاع دهد. تساهل درین باب نبرد.

نقلِ فرمان (۲۲۳)

سلطان علاء الدین خلجی بنام راجہ رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجہ موصوف۔

بسمع اقدس و همایون ما رسیده که آن زبدهٔ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال فرخنده خصال از جزیره سراندیپ آورده است باید که آن تحفهٔ صنعت الهی و نمونهٔ قدرت ایزدی را بزودی روانهٔ درگاه فلک اشتباه ما سازد و هر آئینه بظهور این خدمت شایسته مورد تفضلات شاهی و مطمح نظر انصاف خسروی تواند بود و در صورت انحراف و نافرمانی بپاداش کردار خواهد رسید۔

نوٹ:۔ یہ واقعہ ۷۰۳ھ ۱۳۰۲ء کا ہے۔ ۱۲

عرضی جوابی راجہ رتن سین

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات محرمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذوات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الٰہی را بزیر سایۂ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرۂ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار جل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید۔ پاسبان را دزد شدن نشاید و داعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طوبیت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گو و این میدان۔

بیا تو نوش کن پیمانہ چند فدائے مقدمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود۔ اینک رخش ہمت و مردانگی نا ورصف و سر شجاعت و شیر دلی برکف

ع وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابو المظفر سلطان سلیم شاہ غازی سنہ ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر

مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابو المظفر
غازی

درین وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن لطف شرف وصدور یافت کہ موازی دوصد بگیہ اراضی لایق زراعت بگز الٰہی بطریق ابتدائے از ابتدائے فصل خریف لوئی ئیل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مقرر و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا سال بہ سال صرف معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند۔ می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران کروریان

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از محل نیک پہووه وچک بست نموده گذاشته لعلت مالوجہات واخراجات وعوارضات چوں قتلغه وپیشکش وده نیمے ومقدمے وصدودے وقانون گوئی وحصه رسد وشکار وبیگار وضبط ہر ساله وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند وہر سال فرمان وپروانه مجدد طلب ندارند ودرین باب تاکید تمام دانند۔

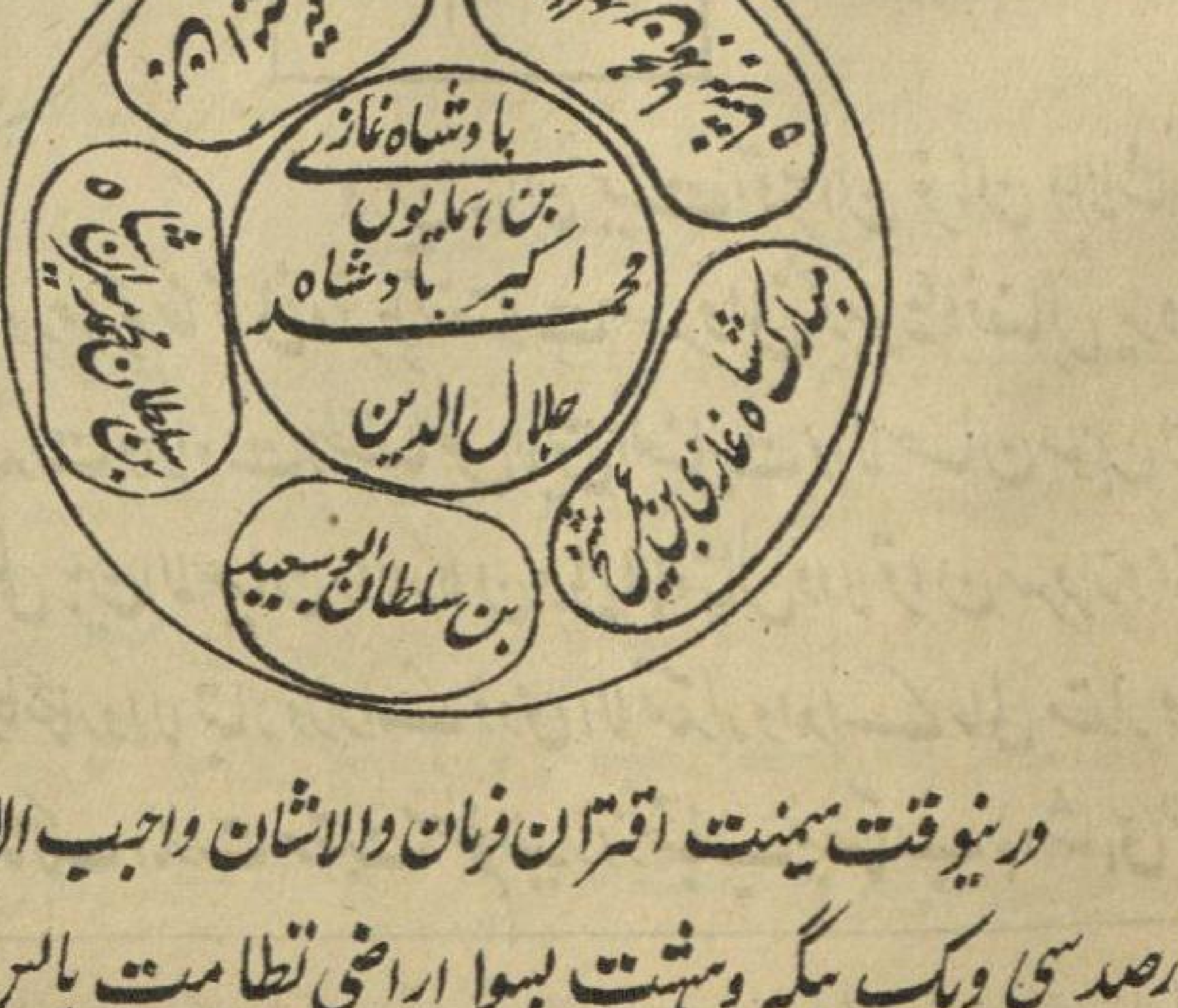
تحریر فی التاریخ ۲ر امرداد الہی سنه ۴۹ مقرره شرح ضمن پشت بتاریخ ۲۳ر ماه مہر الہی سنه ۴۹ آنکه بندگان حکم نمودند که موازی دوصد بیگه زمین افتاده لایق زراعت بگز الہی مطابق ابتدائے من ابتدائے خریف لوئی ئیل از پرگنه باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہه مدد معاش فضیلت پناه شیخ جلیم اللہ وغیره بموجب تفصیل ذیل مرحمت ومقرر شد۔

از تاریخ ۱۷ر ماه مہر الہی سنه ۴۹ موافق یوم جمعه۔

بونبت واقعه نویسی ابراہیم بیگ		سنه ۴۹ جلوس مطابق
سنه ۱۰۱۲ ہجری

امین الملک
مرید شاه سلیم

(۲۵) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی



درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که یکہزار وچہار صد سی ویک بیگه وہشت بسوا اراضی تطامت بالس یکصد روپیه نقد

درگاہ متبرکہ و یک سد یومیہ بابت شمع چراغ و لنگر خانہ و آ ... و ... از قصبہ سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی دار الخلافت حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار والا تبار و ... ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران و کروریان و چودہریان و قانونگویان اراضی مسطورہ از محل نیک بمودہ چک و سالیانہ × و یومیہ میگزارند صرف آن نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطنٍ واگزارند کہ اما در وجہ خرچ عرس و تیل چراغ × و لنگر خانہ ...... نمودہ بدعائے دولتِ ابد مدت موظف باشند تحریر تاریخ پنجم ماہ اسفند امر الٰہی ۵ سنہ جلوس و الا اثبت تحریر یافت[1]۔

(۲۶) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان سلطان محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ سندر لال تحصیلدار والگھاٹ ریاست جیپور نبیرۂ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کر دیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالیٰ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

مہر کلاں اکبر بادشاہ

درین زمان میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان طاعہ والا صادر شد کہ بمقتضائے وفورِ مراحم خاقانی و فرطِ تفضلات خسروانی کہ نمونۂ افضالِ یزدانیت امارت مرتبت فدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لائق العنایت و الاحسان سوہن لال را بخطاب راجگی و بہادری و معتمد جنگی بین الاعیان و الارکان و فی الامثال و الاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار و الا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکامِ ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول این خطاب

[1] یہ اصل فرمان دو فٹ ۶½ طول میں اور ایک فٹ ۱½ انچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپا بنا دیا ہے نقل کا اصل ہے۱۲

برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز ومباہی دانستہ انظارِ عنایت ما بدولت واقبال را باحوالِ فرخندہ مآل فدوی خاص معزالیہ پوماً فیوماً متنزاید و بے نہایت دانند۔ بتاریخ یازدہم شوال سال فرخی اشتمال بستم از جلوسِ ابد مانوس مقدس معلی زیب تحریر وثبت تسطیر پذیرفت۔

(۲۷) عرضداشت خانِ اعظم مرزا کوکلتاش در جواب فرمان اکبر بادشاہ که از مکه فرستاده بود منقول از دربارِ اکبری

کمینہ فراشان آستان کیوان مکان ملایک آشیان خاقان جمشید نشان فریدون شان کیخسرو دستگاہ کیومرث بارگاہ سکندر عالم پناہ انجم سپاہ آسمان خرگاہ ظل سبحانی عزیز کوکہ بعرض میرساند کہ رائے انور بر طلب این غلام کمینہ فایض وصادر گشتہ بود جان ودل را کہ خلاصۂ آب وگل است باجمیع کثیر از وسائے اخلاص وابتہال بخدمت حجاب درگاہ گیہان پناہ کہ مبدائے سخا ومنشاء عظمت وکبریایت فرستادن چون مفتی عقل وفتوی قاضی گمان بلکہ یقین سجل بحرمان ومہجوری کہ دروبست بے دربان نوشتہ دادہ بود برنا قالبی فرسودہ دست ملالت درگردن کردہ ماند چون دانستہ یقین کہ احادیث تحریک اعداموثر وکار افتادہ مزاج اشرف رالعنیت وتہمتی چند کہ بمسامع جاہ وجلال رسانیدہ از کمینہ درگاہ منحرف ساختہ اند وہادی رائے عالم آرائے بساط بوسان آن درگاہ بہ تنقل وقمع این بے گناہ راہنمون گشتہ بخاطر رسید کہ چشم خاکسار بے مقدار را کہ در خدمت قابلان آن درگاہ آسمان نشان پرورش بمرتبۂ اعظم خانی وعزیز کوکگی وحکومت گجرات سرافراز شدہ ہم بواسطۂ این تشریفات بخاک مکۂ معظمہ مقدسہ منورہ رسانیدہ کہ باکافران ہندوستان جسمی را کہ پروردۂ خوان الوان انعام واحسان بادشاہ جہان پناہ باشند دریک خاک ودریک محل مدفون سازد محض گستاخی ونہایت بے ادبی است ولاجرم گجرات را کہ آنکہ معمورۂ دار السلطنہ بود بہ معتمدان سپردہ غبار ملال واختلال خویش را از گوشۂ خاطر خاکروبان آن آستان ملائک آشیان شستہ دست از مطالبات آنجا وپائے ادب را کوتاہ ساختہ مواشی کہ محض بسعی جانسپاری خود از معارک کفار جمع ساختہ بود بدست عدل بیرون آوردہ از حلال ترین چیزہا دانستہ سفر گزیدہ آن قدر جمعیت از مکاسبات مذکور بدست آورد کہ اگر خواہند منصب اعظم خانی را

دربارگاه بادشاه روم کی اشرف مکان ربع مسکون تصرف ایشانست بتواند خرید- اما خلاصهٔ همت مصروف آنست که وظیفه بمردم مستحق مصالح پاک دین آن ملک مقرر سازد و مدرسه بنام نامی حجاب بارگاه بنده پرور حضرت خاقانی باتمام رساند که تا انقراض عالم در زبان مورخان جهان باشد وخود دران مدرسه بحیث علوم دینی وفکر شعر که عبارت از توحید ونعت ومنقبت اصحاب بوده باشد ودعاے دولت روزافزون اشتغال میداشته باشد- امید آنست که از رفتن این کمترین غلامان برحاشیهٔ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواهد نشست بلکه مطلب سخن چینان وعیب کنندگان که عدم بود این معدوم است بحصول خواهد پیوست که منصب اعظم خانی وحکومت گجرات وعشرت عزیز کوکلی را باین محروم نمے شمرند بناچار جمیع مذکورات را پیشکش مدعیان نموده که ایشان رابیمه نیست بدون بنده وتمکن که این کمینه رابیمه باشد بدون ایشان چون آخر الامر نسیم لطف شامل حال بوستان مطالب ومقاصد دیگران شده ونهال امید وحقوق خدمت بنده رابسموم محرومی خشک سالی بخشیدند- بنده از فدوی که نهاد عاقبت اندیشی پابگان آن آستان چند کلمه گستاخی نموده بعرض می رساند که جمعی خاطر اشرف را از دین محمد صلی الله علیه وسلم بیگانه ومتجنب می سازد وحاشا که دوست باشند و کمینه که نیک نامی دنیا وعقبی می طلبد دشمن وواجب الاخراج باشم والا کارِ دنیا بازیچه ایست ناپائدار برحرف دوسه خوش آمد گوئی آخرت بدنیا فروش اعتماد نباید کرد- همه عالم را گوش هوش است پیش ازین سلاطین بوده اند که همه صاحب تمکین بودند هیچ بادشاهے راد غدغه نه شد که دعوی پیغمبری ونسخ دین محمدی نماید بل ما دامے که چون مصحف اعجازی چون چهار یار چند بار پسندیده باشد وشق قمر بامثال این چیزها واقع نبود مردم میکنند یارب وغدغهٔ چهار یار بودن کدام جماعت رامی شده باشد- قلیچ خان که صفائی ظاهر وباطن وعصمت جبلی دارد یا صادق خان که شرفِ رکابداری از بیرام خان یافته یا ابوالفضل که شجاعت وحیایش بجای علی رض و عثمان رض می تواند بود- بخداوند بخاکپاے بادشاه قسم خبر عزیز کسی که نیکنامی طلب باشد نیست و همه مدار برخوش آمد وروز گذرانیدن دارند وآنکه نیکنامی طلبد بنده است که تا بود وخبر حرف نیکنامی برزبان نه آید الحال هم در مکهٔ مقدسه منوره کاری نخواهد کرد که خلاف نیکنامی باشد ع

خلافِ پیمبر کسے ره گزید که هرگز بمنزل نخواهد رسید

فرقے کہ میان اکابر مجالس بہشت آئین و بندۂ کمترین است ہمین است کہ ابوالغازی در فرمان بندہ اضافہ کردہ دیگران کا ذان را بر سلمانان ترجیح دادند کہ بر صفحۂ لیل و نہار خواہد ماند۔ آنچہ بر بندہ واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا۔

(۲۸) نقلِ فرمانِ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ سنہ ۹ ج مطابق سنہ ۱۰۲۳ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور و عز ایراد یافت کہ موازی دو بیست دہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ لہرپور سرکار خیرآباد بطریق ابتدائی از ابتدائے فصل خریف در وجہ مدد معاش لالہ مصر وغیرہ بموجب ضمن مقرر و مفوض باشند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود خرچ و تصرف نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف مشارٌ الیہم بازگذاشتہ اصلاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بعلت بالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار و غگانہ محصلانہ بیگار و شکار دہ نیمی مقدمی و صدو دی قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی فراحمت نرسانند و مطالبہ نکنند و از جمیع وجوہات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب ہر سال فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرمودہ درنگذارند در عہدہ شناسند۔ فی التاریخ آبان سنہ ۹ جلوس۔

(۲۹) فرمان ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

اللہ اکبر

مہر مستطیل جہانگیر بادشاہ	طغرا فرمان ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

درین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرفِ اصدار و عزِ ایراد یافت کہ + موازی یکصد بیگہ زمین بگزِ الٰہی موافقِ ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار سورت + من ابتدا ربیع قوی ئیل دروجہ معاش ملا جاماسپ ہوشنگ فارسی با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × دروجہ معیشتِ خود صرف نمودہ بدعا گوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت فرجام + وجاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا بازگذاشتہ × اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل را بدان مطلقاً راہ ندہند و قلت بالوجہات و اخراجات و عوارضات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغکانہ × و بیکار و شکار و مددِ لشکر و دہ نیمی و مقدمی و روبیوی و صدودی قانون گوئی بلیہ درجرہ فرخہ مذکور آنہی و ضبط ہر سالہ از تشخیص چک و تکرار زراعت + و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبتی نکنند و از جمیع رسومات و اطلاقات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند × و دریں باب ہر سالہ فرمان عالیشان مجدد و طلب ندارند از فرمودہ درنگذرند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۴

نوٹ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشتِ فرمان

مدد معاش باسم ملا جاماسپ وغیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز تیر ۱۳ ماہ آذر سنہ ۱۴ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۲۷ و نقابت پناہ اقبال

ــــہ ۵ یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مہر بخط طغرا بائیں جانب ہے اور داہنی جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۹) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر دو مہریں الگ الگ ہیں اور دو مہریں جوڑواں ہیں۔ کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ ایسا پیچ در پیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ بائیں طرف برسالہ سیادت و نقابت دستگاہ داخل واقعہ نواب محمد باقر لکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت زشت خط ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اصل متوطن ملا جاماسپ اور ملا ہوشنگ اور اُن کے فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادابھائی نوروجی دی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورثِ اعلیٰ تھے۔ میں جناب مہرجی بھائی نوشیروان جی کیوکا۔ ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بے نظیر انگریزی کتاب دِ ٹ ہیومر اینڈ فینسی آف پرشیا کے مصنف ہیں) بدرجۂ غایت ممنونِ احسان ہوں کہ اُنھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے (بقیہ نوٹ دیکھو صفحہ ۴۷)

آثاری مصطفےٰ خان برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری بمعرفت
لایق العنایت والاحسان نور الدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندۂ درگاہ محمد باقر آنکہ ملا جاماسپ
و ملا ہوشنگ فارسی می شناس مندل بتاریخ ۲ ماہ شہریور سنہ ۱۳ بنظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتند
وچہار بانو روغن قلیل پیشکش کردند مبلغ یکصد روپیہ حضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی یکصد بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار
سورت در وجہ مدد معاش مشار الیہما مع فرزندان برقرار شدہ برسالۂ کمترین بندہ از درگاہ سید احمد
قادری بمعرفت نور الدین قلی داخل واقع سازند شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل
واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی عرض
گذرانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز رشن ۱۸ ماہ اسفندار ماہ الٰہی ۱۳ مطابق
جمعہ ۲۱ ربیع الاول ۱۰۲۸ مکرر نص[۲] حجاب بارگاہ فلک اشتباہ رسید و بموجب
حکم قضا فرمان صادر شد۔ شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی از ربیع قوی ایل
فرمان قلمی بماند فقط (نوٹ) [۱] و [۲] یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے نمبر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے بعوض
ما بیگہ زمین گز الٰہی ہونا چاہیئے ۱۲

(۳۰) فرمانِ مہری شاہنشاہِ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروز خاتون زوجہ سید محمود کو بطور مدد معاش
عطا ہوئی مورخہ (۱۵) سنہ جلوس مطابق ۱۰۲۴ھ ۱۶۱۵ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہے جو
زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور مشہور نور جہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ
جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں۔ مہر میں یہ کندہ ہے (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۴) رایل ایشیاٹک سوسائٹی شاخ بمبئی کے جرنل جلد (۲۵) سنہ ۱۹۱۷-۲۰ء سے نقل کرا کے بھیجی۔ اس فرمان پر شمس العلماء
ڈاکٹر جمشید جی جیون جی مودی نے تنقید کی ہے اور اس فرمان کو واقعی بڑی تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہے اور بقدر تعلق مطالب
حل کر لیا ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ خوب پڑھا ہے اس فرمان کا لیتھو فوٹو بھی کیو کا صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے یہ اُن کی
بدولت ہے کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں نفسِ فرمان کی عبارت سے زیادہ اس کی
پشت کی عبارت گنجلک ہے۔ جہاں جہاں باوجود ان کوششوں کے بھی نہیں پڑھا گیا ہے وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا چارہ تھا۔ ۱۲

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز[۱] ...... یافت موازی پنجاہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت بار آٹھے از پرگنہ سکیت سرکار × از ابتدائے خریف توشقان ییل دروجہ مدد معاش مسماۃ فیروز خاتون کوچ محمود وغیرہ با فرزندان بموجب ضمن مقرر و مسلم شد کہ + حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال دروجہ معیشت خود خرج و صرف نمودہ بدعا گوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال و استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلےٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ متصرف آنہا بازگذاشتہ × اصلاً تغییر و تبدیل بدان ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و بیگار و شکار و دہ نیمے مقدمی و صدد وئی قانون گوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانیدہ دریں باب + ہر سال فرمان و پروانہ مجدد نطلبند و اگر محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند تحریراً فی التاریخ ۱۳ر خورداد ماہ الٰہی سنہ ۱۰۔

۱؎ غالباً یہ لفظ ایرا دہے۔ ۱۲

(۱۳۱)

اللہ اکبر

طغرائے شنجرف محمد نور الدین ابو المظفر بادشاہ غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمانِ محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران - ابن میران شاہ - ابن میران سلطان محمد - ابن سلطان ابو سعید - ابن سلطان محمد میرزا - وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں -

مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں -

درینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ

موازی سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی من ابتدا خریف توی ئیل در وجہ مدد معاش مسمات اور بانون دختر مبارک
بحسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ داخلات آنرا فصل بفصل × سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس واعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ و چک بستہ بہ تصرف اور باز گزارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آن راہ ندہند و بعلت
بالوجہات اور اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار وغکانہ
و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی + و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار
و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب فرمان و پروانچہ
مجدد و طلب ندارند و اگر در محل دیگر + زمین داشتہ باشد انرا اعتبار نکنند .... در عہد
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۸ (عبارت پشت)

معاش باسم مسماۃ اور بانون موافق .... ماہ الٰہی سنہ ۱۳ مطابق سنہ ۱۰ رجب المرجب
سنہ ۱۰۲۷ .... عصمت و عفت دستگاہ حاجی کوکہ .... باتفاق .... واقعہ محمد مومن
انگہ مسماۃ اور بانون دختر مبارک سرفراز حسین مشایخ ۴ ماہ بہمن سنہ ۱۲ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہانمطاع .... سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی ...... مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام ...... شرح بخط جملۃ الملکی داخل طومار سازند ....
...... واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
قوی ئیل فرمان عالیشان ....

سکہ افتادہ لایق زراعۃ خارج از جمع

مہر سکہ بادشاہ   یہ مہر پوری نہیں اُٹھی اس کے نیچے نہایت بدخط آبان ۱۴ سنہ
مرید جہانگیر   اور کچھ اور لکھا ہے جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر سنہ ۱۰۲۰

صابر ۱۰۲۰ مہر میں صاف ہے:
ایک مہر اور ہے جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا خان مرید اور ایک ن معلوم دیتا ہے غرض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے جانکی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغرہ ہے جس میں سے ۲۵ ماہ ابان سنہ ۱۶ اور صرف قطب کے سوا اور کچھ

نوٹ یہ فرمان بہت بوسیدہ اور دریدہ ہے ۲-۳½ × ۱ × ۱½ طول و عرض ہے-۱۲

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا
حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہیں ۱۷- ابان سنہ ۱۲ اور الملک
پڑھا جاتا ہے۔ آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان سنہ ۱۲۔ اس کے آگے پھر کسی
کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۳ ماہ آذر سنہ ۱۲ نقلدار خالصہ کردہ شد لکھا ہے۔

۳۲ نقل فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید بدایونی

از عرضداشت نتیجۃ الامراء العظام سلالۃ الاماجد الکرام شایستہ تربیت خسروانہ
سزاوار عاطفت بادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بدایون را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود
سازد بنا بر التمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ
شیخ فرید خواہش بکند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الٰہی مزروعہ و افتادہ
بالمناصفہ بامسمی شیخ بافرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و
جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ
آراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگزاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدان
راہ نہ دہند و تغلب مال و اخراجات مثل حلقہ و پیشکش و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ
و دارو غگانہ و بیگار و شکار و رانمی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از
تشخیص چک و پیداوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ اکبر بادشاہ سنہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے نواب فرید خاں کو بدایوں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوبن کوکہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب احتشام خاں اور اخلاص خاں بہادر کا عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بدایوں سے جانب غرب متصل سوتھ دروازہ آباد تھا اس محلے میں اور نیز اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے۔ اب شیخ فرید کے اولاد موضع شیخو پور میں جو بدایوں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں ابتک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالی شان شیخو پورے میں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور سنہ (۱۸) جلوس اکبری میں بادشاہ نے جب لاہور روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ جسونت سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خان کوکہ کو انتظام دارالخلافہ سپرد ہوا ہے ان کے آنے تک مہاراجہ منتظم رہیں۔ ۱۲

در شباب ہر سال فرمان و پروانچہ موجب طلب نہ دارند واز فرمودہ در نگذرند و عہد شناسند۔ تحریر
فی التاریخ ۲۰ ماہ فروری الہی سنہ ۲۱ جلوس مطابق سنہ ۱۰۳۵ ہجری

(۴۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

خانہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب .... بعنایت بادشاہانہ مشتمل وامید وار گشتہ بداند کہ عرضہ داشتے کہ در ہنولا ..... نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال داشتہ بود بتاریخ ۲۵ فروردین برسید وانچہ از تنبیہ نمودن متمہوران کہ در موضع اہولی جمع شدہ بودند ودر بعضے مواضع آزار می رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و ارے محسب محرائے آں خانہ زاد شدمی باید کہ ہمیں دستور متمہوران آن سرزمین را آنچنان تنبیہ نماید کہ دیگرے اثرے از آنہا نماند ور عایام رفہ الحال بود .... ومقام حولے و ماسمدار مولوہ تکلف وانحراف نورزد تاریخ ۲۴ .... سنہ ۹ جلوس

اس فرمان کی پشت پر برسالہ مرید خاص وفرزندان تمام اختصاص داراشکوہ معرفت کمترین فدویان افضل خان درج ہے۔ نوٹ۔ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کردی گئی ہے۔

(۴۴) نقلِ فرمان مُہری شاہنشاہِ جہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانۂ اکبرآباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبداللطیف کے مورخہ ۱۴ رمضان سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

دریں وقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وایراد دریافت کہ خدمت صدارت سرکار سنبھل وسرکار بدایوں بفضیلتماب شیخ فتح محمد خویش × ملا عبداللطیف سلطانپورے ومبلغ دو عدد روپیہ روزینہ بلا قصور از خزانۂ دارالخلافۂ اکبرآباد و شہ ماند کورہ در وجہ مدد معاش

نوٹ۔ فرمان ۴۳ فرمان پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ پھٹ گیا ہے اسلیئے جہاں جہاں عبارت اُڑگئی ہے وہاں نقل کرنے میں نقطے لگادیے گئے ہیں۔ ۱۲

مشار الیہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و × مراسم آنخدمت قیام و
اقدام نمودہ در تحقیق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و بازیافت تغلب و لباس آنہا
مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ در ینولا مقرر شدہ × بہ عمل آوردہ
ہر سال نسخہ منقح دران باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام
و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم
اشرف اقدس اعلےٰ کوشیدہ دست تصدی موصی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی و مطلق
داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا مدد رجوع نمودہ × بموجب
تصحیح او منظورہ معتبر شناسیدہ اراضے وظیفہ جمعی را کہ بازیافت نماید بخالصہ شریفہ
ضبط نمایند و متصدیان مہمات دیوانے دار الخلافہ مذکورہ مبلغ فرلور را سامان و سرانجام
نمودہ بموے الیہ میرسانیدہ × باشند و چیزی ازانجملہ قاصر و منکسر نگردانند و اگر در محلے
دیگر چیزی داشتہ باشند ازا اعتبار نکنند بسبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آن
سرکار ہا آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود ہا دانستہ تمامے اسناد خود را × بدو نمودہ
اراضے جمعی را بتصحیح نرسانند قابض و متصرف بودہ بدعائے دوام دولت ابدی الاتصال
اشتغال مینمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریراً فی التاریخ ۱۴ شہر
رمضان المبارک ۱۸ سنہ جلوس میمنت مانوس ۱۰۵۴ھ ہجری

(۳۵) نقل فرمان شاہجہان بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لایق العنایۃ والاحسان قابل المرحمۃ والامتنان محتشم خان
بہ عنایات سلطانی مسرور و مبتہج گشتہ بداند کہ چون از تعدی و بدسلوکی آن قابل العنایۃ
در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیرداران از بودن آن قابل المرحمۃ در انجا
اصلا راضی نیست و درین باب مکرر نصیحت و ارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک
و وضع ہموارہ پیش گیرد کہ احدے از تو آزردہ نشود اثرے بران مرتب نشد الحال می باید
کہ نظر بر مصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بہ فتح پور رفتہ
بہ نشیند والا عنقریب حکم اشرف اعلےٰ صادر خواہد شد کہ سید فرید را ازانجا برآوردہ

بہ فتح پور برساند تحریراً فی التاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ بست [۲۲] دوم جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۵۹ھ　مُہری داراشکوہ ابن شاہجہاں صاحبقران ثانی

(۳۶) نقلِ فرمان مُہری شہزادہ داراشکوہ

موسومہ راجہ ٹودرمل مرتبہ ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ھ
۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایہ والاحسان قابل الرحمہ والامتنان راجہ ٹودرمل بعنایات × سلطانی مفخر ومباہی گشتہ بداند کہ چون دربنولا شیخ اللہ داد نواسہ × ملا عبداللطیف مرحوم بعرض عالے　کہ آنمرحوم بموجب فرمان خجستہ عنوان ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانے یکقطعہ باغ وکٹرہ ودوکاکین چندور × قصبہ سلطانپور داشت ودرحالت حت ......[۱] س وثبات عقل ہمہ املاک خودرامع حویلی مسماۃ اللہ ستے کہ والدہ رافع باشد بطوع ورغبت خود × تملیک نمودہ وتملیک نامہ رابدستخط ومہر خود درست کردہ باو دادہ چنانچہ رافع فرمان عالیشان وخط تملیک مزلور بدست ......[۲] لہذا حکم والا × شرف صدور یافت کہ آن شجاعت شعار برطبق فرمان وتملیک نامہ مسطور عمل نمودہ املاک مذکور را برافع مقرر ومسلم دارد وقدغن نماید کہ احدے بوجہ حساب وبرخلاف حکم مزاحم ومتعرض احوال اونشود ودران املاک مداخلت ننماید درین باب تاکید شناختہ تخلف نورزد - ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ ہجری -

(۳۷) نقلِ بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامہ موضع نہرولہ زرخرید دلیرخان
اللہ اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی

ابن شیخ
عبد السلام
محمد
عبدالجمال الصمد

[۱] و [۲] دونوں جگہ کے حروف کاغذ پھٹ جانے سے ضائع ہوگئے ہیں - پہلی جگہ باقی ماندہ س وسیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوش وحواس ہوگا - حت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا - ۱۲

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ دلیر خان پختہ باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ مانوسہ ولد دوبچند و واحد ولد جادون وماناولد گوپی وبختیر ولد مکنس و آساولد نهان وساکھان ولد رورا مالکان موضع مذکور ایم۔ اراضی بست بیگہ زمین پختہ از موضع مذکور کہ در ہشو تکدمی امان ہست بہ مبلغ یکصد وبست ویکصد روپیہ النصف شصت ونیم روپیہ بیٹھہ و برضا ورغبت خود ہا بدست خان مشار الیہ فروختیم وبہاے آنرا در قبض وتصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یادعوے خود پیش نماید عند الشرع دروغ وناسموع بود این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال صحت بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین لد راؤ سر سال باڑہ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد کشن سنگھ راٹھور وچاہ کہنہ کہ درحد حال مشار الیہ است	باغ قطب کلال وتال فیروز شاہ وچاہ پختہ در زمین کہ حال مومی الیہ است	دیوار باغ اوگرسین

گواہ شد تہم شہر رجب المرجب ۲۴ جلوس مبارک

بندہ درگاہ مکندراے چودہری وقانونگوے

شاہجہان آباد

قانونگو
مکندراے چودہری
شاہجہان آباد

انچہ در متن نوشتہ البتہ بیان واقعہ ہست

(۳۸) نقلِ مکتوبِ شاہجہان

(۱) سپاس وستائش مراورا کہ بہ قدرت کاملۂ خود از قطرۂ آب در رحم نقش لبتہ از نابود بہ بود آوردہ مارا بادشاہ جہان گردانیدپس ضرور افتاد کہ در اطراف واکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور وگلگنڈ

سلطان محمد اور شاہجہاں کی باہمی ناچاقی اور مخالفت ... مراری پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نظام شاہیوں اور عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دو سال سے خراج بھیجنا روک دیا دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں دباؤ ڈالتا تھا اور سلطان محمد ٹکا سا جواب دیتا تھا چنانچہ مندرجہ بالا دو فرامین نمونتہ درج کئے جاتے ہیں ۱۲۰

وبھاگ نگر (حیدرآباد) بلکہ لنکھا وپرلنکھا خطبہ وسکہ دور عہد شاہ جہانی اجرانمایم شایان کہ در آن دیار مانند ہُد ہُد ہر یک پادشاہی گویانند النسب و اولی آنست کہ حبل الاطاعت در رقبہ جان خود انداختہ در آن شہرہا خطبہ وسکہ دورعہد شاہ جہانی نمایند وگرنہ از چنگل باز منقار قہر گوشت از پوست کشیدہ بہ غلیواز ان جہان یغما خواہم نمود۔ این سخن را از گوش ہوش بشنوند بتغافلی خواب خرگوش نہ کنند کہ عقاب در تجسس است بنا برین زبدۃ الامرائے وفاکیش خلاصۂ نوابان ادراک اندیش ہم جلیس مجلس خاص مکرمت خان را فرستادہ شد انچہ بہبود خود دانند دران کوشند۔

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاہ۔ منت ایزد راست کہ در جہان تکبر ومنی ہیچ کس را نگزاشت بلکہ کنندۂ نخوت را باخاک برابر ساخت ؎

مرا او رارسد کبریا و منی | کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلۂ کہ از وبیران خام طمع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر وباہر گردید واظہر من الشمس است کہ ہُد ہُد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد۔ خرگوش ہر چند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد وعقاب ہر چند در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدی افتد این سخن را از لبطون راہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگزارند انچہ پیشکش دادہ ام خواہم داو الصُلحُ خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ | کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۳۹)

نقلِ قطعہ

بخط نستعلیق مطلا

قطعہ نوشتۂ آقا عبدالرشید خوش نویس شاہی کہ بہ حضور شاہ جہان بادشاہ گزرانیدہ بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الٰہی و برگزیدہ حضرت بادشاہی برساند از مواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
دروجہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا بحکم ما عندکم ینفد و ما عند اللہ
باق از معاملہ من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلا تنہر
تا بوقت محاسبہ حسابا یسیرا در ایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ در تاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنۃ تا در روز
یوم لا ینفع مال و لا بنون مجری کردد حررہ عبد الرشید[لہ]

نوٹ سطر (۵) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے اور نیچے
تین نقطے ہیں سطر (۷) میں سبہ کے نیچے تین نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ندارد فمن کی
ف کا نقطہ نہیں علی ہذا سطر (۷) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔

یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

[لہ] میر عماد حسنی خوشنویسے کامل الفن بمشاہرۂ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہِ ایران خواست
تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامۂ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے این کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او
از عرق گلاب و کیوڑا پر باشند۔ ہمچناں کردند سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش
لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد و عند التحقیق معلوم شد کہ ہنوز سہ جزو نقل کردہ است بادشاہ بغضب درآمد
میر عماد گفت در یک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و مردمان اصفہان مدد طلب
کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانہ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد او را تہ تیغ کرد
و خواہر زادۂ او آغا عبد الرشید (کاتب این قطعہ کہ عکس آں بطور نمونۂ خطاطی ہدیۂ ناظرین کرام است)
کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی
کہ رخت بدن از چرک موم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود این قطعہ نوشتہ حضورِ صاحب قرانِ ثانی شہاب الدین شاہجہان
شاہنشاہ ہند بگذرانید۔ و ہو ہذا **قطعہ** ایا خجستہ خصالے کہ ساکنانِ فلک ✦ بر آستانِ تو دارند میل دربانی ✦
چہ حاجت ست کہ گویم حال خستۂ خود ✦ کہ حالِ خستہ دلان را تو خوب میدانی ✦ شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یکہزار و پنج صد
روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را تشفی و تسکین داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آقا رشید در ہندوستان قیمت لعل و
یاقوت می دارند۔ ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

وکیل امور الهی برگزیده حضرت پادشاهی سپاهدار [illegible]

نعم نامتناهی زخرانه مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله

از وجه [illegible] چه فله عشر امثالها الحکم ما عندکم ینفد و ما عند الله

باق [illegible] الذی یقرض الله قرضا حسنا بقول ان

احسنتم احسنتم لانفسکم [illegible] سایل و اما السایل فلا تنهر

تا بوقت محاسبه حساب باسیر در دیوان فمن یعمل مثقال ذره

خیرا یره در تاریخ [illegible] کان مقداره خمسین الف سنه تا در روز

یوم لا ینفع مال ولا بنون مجری گردد حرره عبد الرشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور [illegible] بہ حضرت [illegible]

نعم [illegible] الذین [illegible]

[illegible] فلہ عشر [illegible]

[illegible] الذی [illegible]

[illegible] لا [illegible]

[illegible]

[illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] مال [illegible]

نوٹ [illegible]

نہیں نقطے ہیں سطر [illegible]

ف کا نقطہ نہیں [illegible]

یہ اصلی قطعہ [illegible]

ف میر عماد [illegible]

تا میر عماد [illegible] که خوشنویسی او

از عرق گلاب [illegible] شد [illegible] باغ [illegible] نقل [illegible] کرد و دریں مدت [illegible]

لک روپیہ به [illegible] باغ [illegible] [illegible] که [illegible] بدست پادشاه [illegible]

میر عماد گفت دریک روز شش لک روپیہ [illegible] اصفہان [illegible]

کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانہ شاہی [illegible] شد و راتہ [illegible]

و خواهرزادهٔ او آغا عبد الرشید (کاتب این قطعہ) که عکس آں [illegible] به ناظرین کرام [illegible]

که داماد میر عماد هم بود از خوف راه فرار گرفته به لاہور و از لاہور [illegible] رسید دراں حالت [illegible]

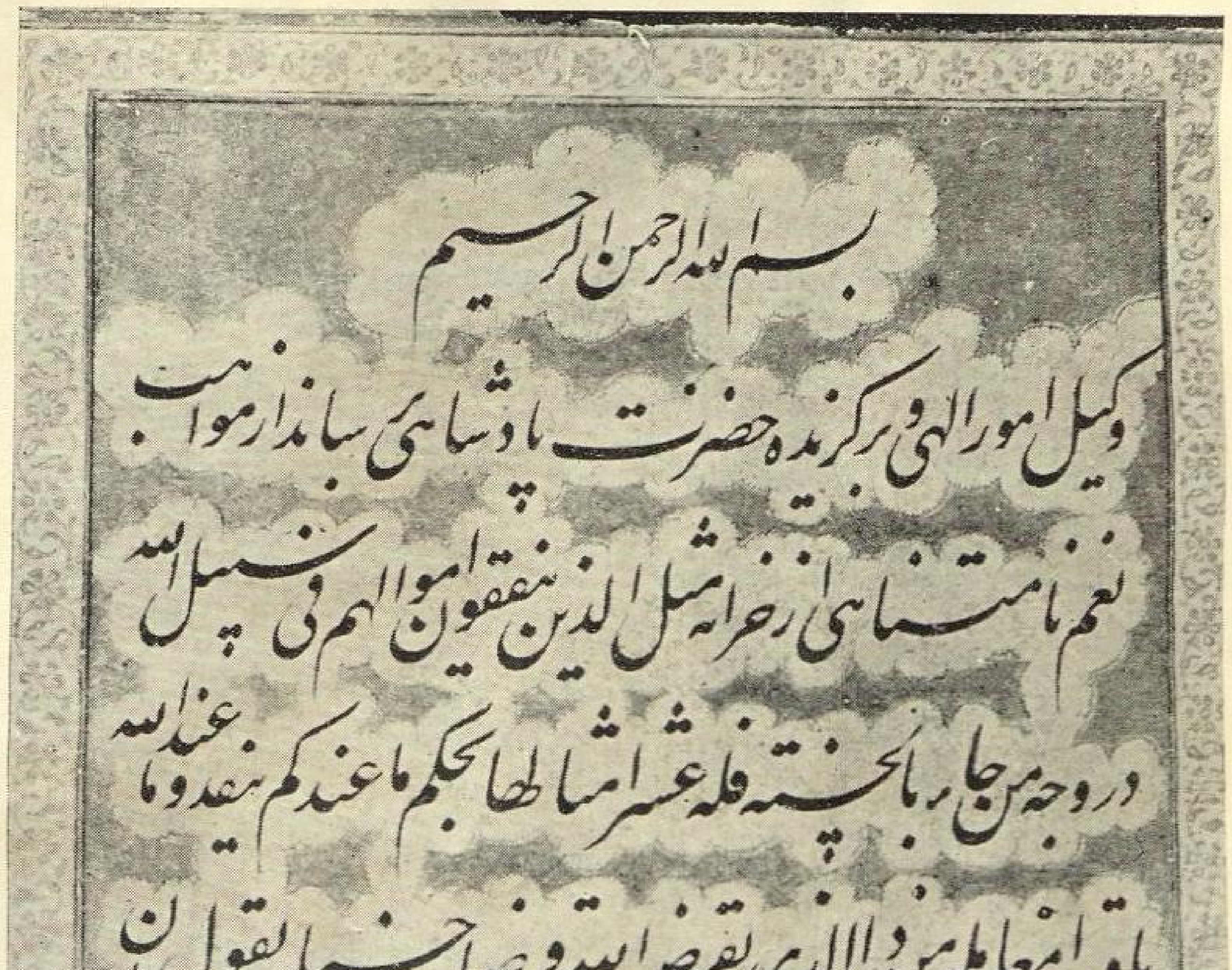
که رخت بدن از چرک موم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ [illegible] حضور صاحب [illegible]

شاہنشاہ ہند بگذرانید - وہو ہذا **قطعہ** [illegible] کہ [illegible] فلک [illegible] تو دارند [illegible]

چہ حاجت ست کہ گویم حال خستہ خود [illegible] کہ حال خستہ دلان [illegible] شاہجہاں پادشاہ خوشنود شدہ [illegible]

روپیہ ماہوار مقرر فرمود [illegible] تسکین داد و فرمود [illegible]

[illegible] دارند - ۱۲ -



بسم الله الرحمن الرحیم

وکیل امور الهی و برگزیده حضرت پادشاهی بانداز مواهب

نعم نامتناهی از خزانه مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله

در وجه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها الحکم ما عندکم ینفد و ما عندالله

باق از معامله من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا بقول ان

احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلا تنهر

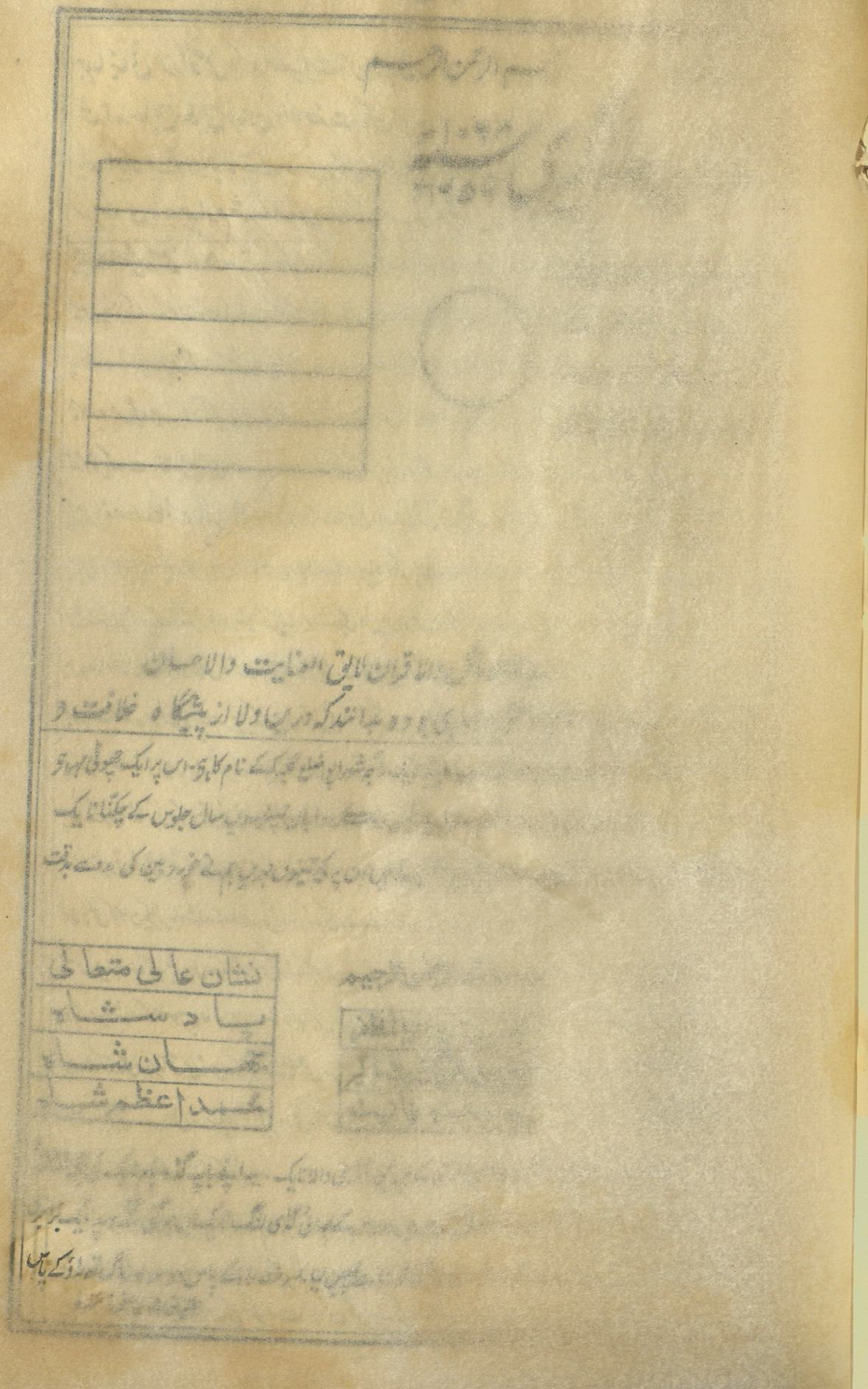
تا بوقت محاسبه حسابا یسیرا در دیوان فمن یعمل مثقال ذرة

خیرا یره در تاریخ نویا کان مقداره خمسین الف سنة تا در روز

یوم لا ینفع مال و لا بنون مجری کردد حرره عبد الرشید



فرمان اورنگ زیب پادشاہ غازی بنام پیدنایک : راجہ شوراپور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۔۔۔ والا قران لائق العنایت والاحسان

۔۔۔ بدانند کہ درین ولا از پیشگاہ خلافت و

۔۔۔ جو شہزادہ ۔۔۔ کے نام کا ہو۔ اس پر ایک چھوٹی مہر ہو

۔۔۔ سال جلوس کے چھٹا ایک

۔۔۔ کی ۔۔۔ بہت

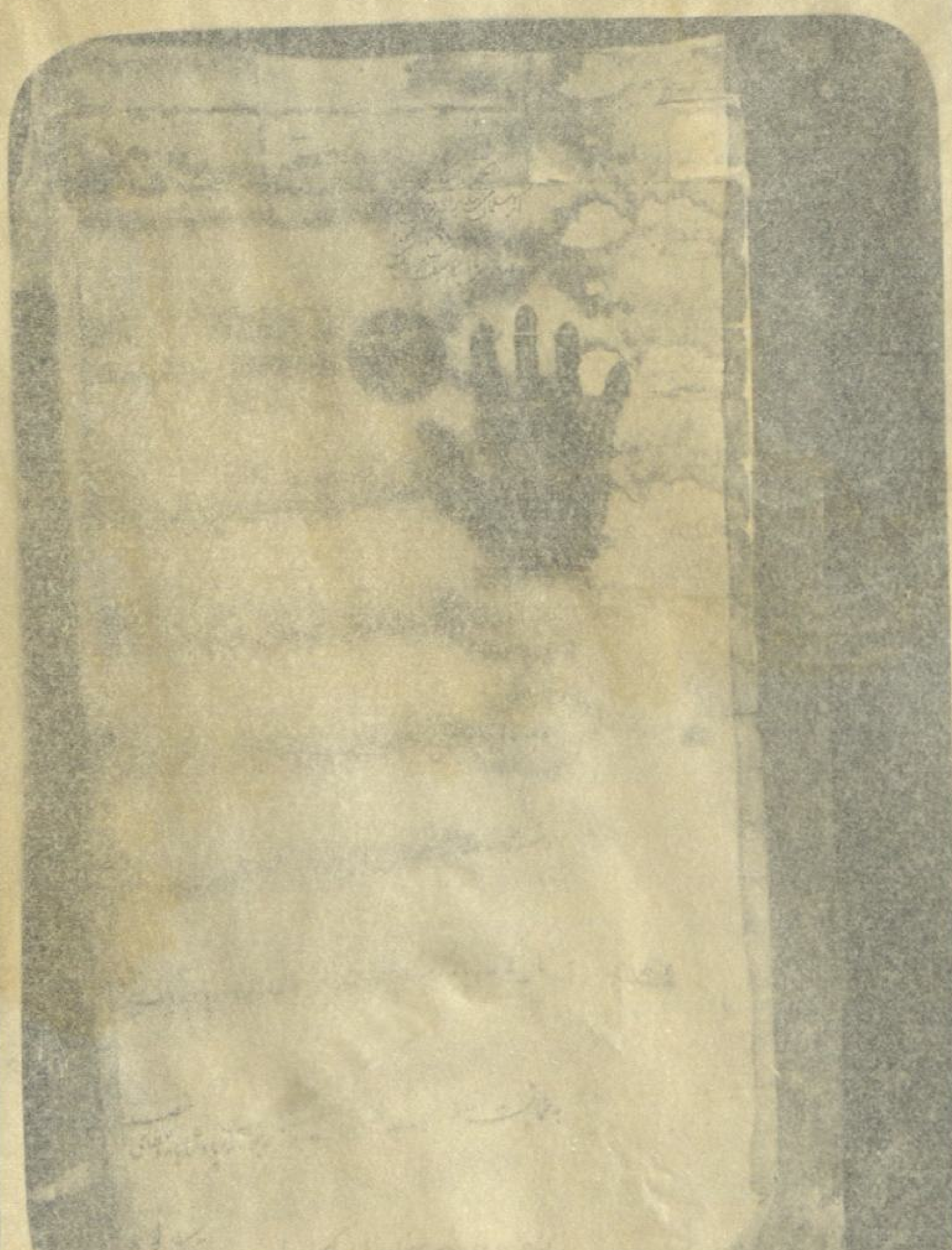
نشان عالی متعالی

پادشاہ

جہان شاہ

محمد اعظم شاہ

۔۔۔ کے پاس



فرمان [illegible]

(۴۰) بسم الرحمن الرحیم

فرمانِ عالم گیری ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۹ء

الحمد والشکر اگر مسلمان می شد
برادر دین ما شد سے محفوظ می ماند
واز بلائے بے وطنی دشمنہائے بعید و
محفوظ می ماند اما حیف کہ مسلمان نشد



زبدۃ الاماثل والاقران لایق العنایت والاحسان
پیڈ نایک بعنایات بادشاہانہ مفتخر و مباہی بودہ بدانند کہ درین ولا از پیشگاہ خلافت و

لہ یہ فرمان ۱۶۵۹ء سال اول جلوس اورنگ زیب کا پیڈ نایک راجہ شوراپور ضلع گلبرکہ کے نام کا ہے۔ اس پر ایک چھوٹی مہر ہے جو بالکل مٹی ہوئی ہے اور دوسری مربع ہے جس میں طغرائے عربی ہے لیکن دوسرے دو فرمان چھتیسویں سال جلوس کے چکنّا نایک دوسرے راجگانِ شوراپور کے نام ہیں جن کی عبارت ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں ان پر کی تینوں مہریں ہم نے خوردبین کی مدد سے بدقت تمام پڑھ لی ہیں۔

بخط نستعلیق — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غازی
عالم گیر بادشاہ
محمد
اعظم شاہ بن

بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالم گیر
پادشاہ غازی

نشان عالی متعالی
پادشاہ
جہان شاہ
محمد اعظم شاہ

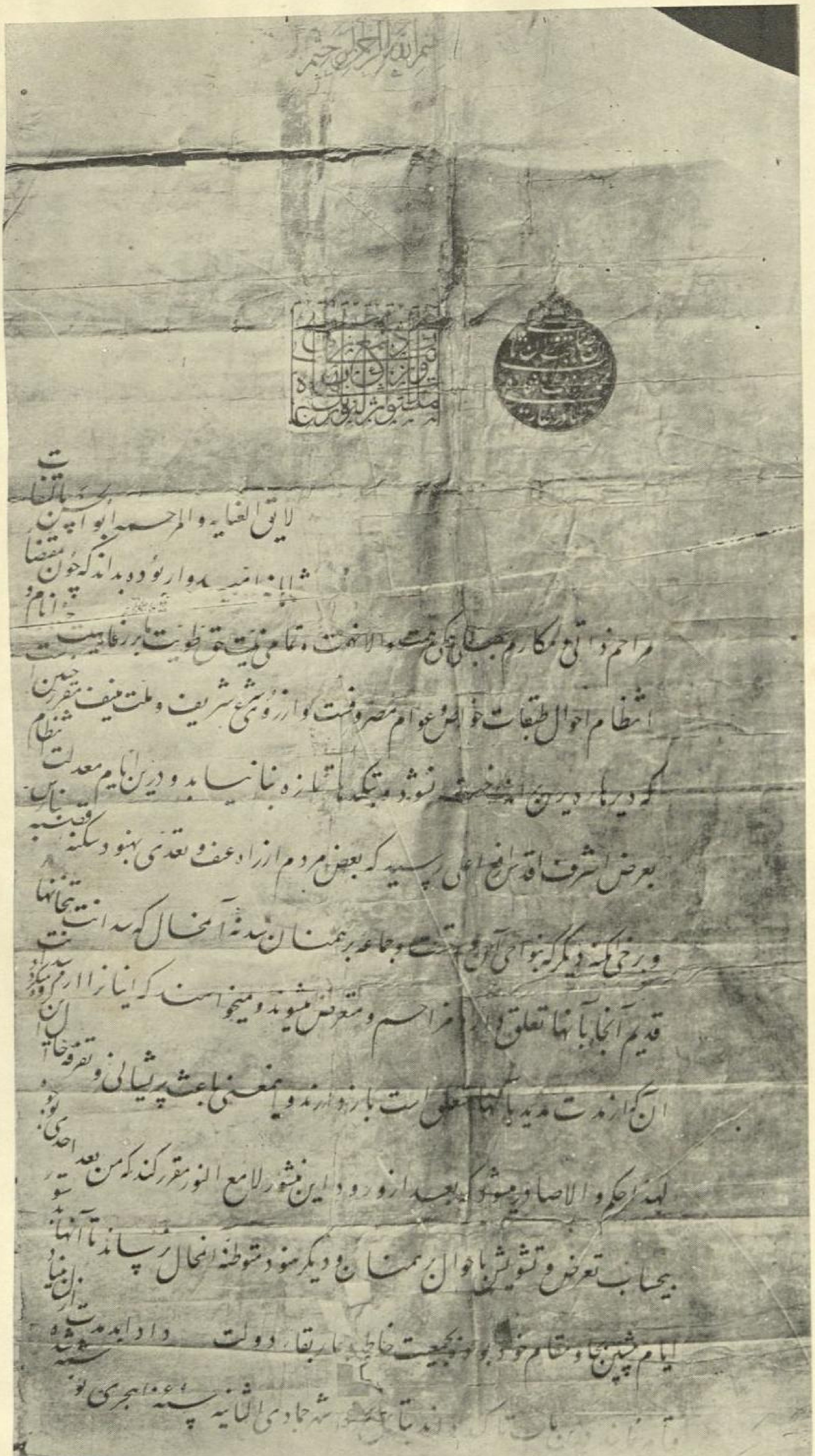
یہ فرمان گڈّ و پڈ نایک کے نام کا ہے۔ گڈی کے معنی ڈاڑھی کے ہیں یعنی ڈاڑھی والا نایک۔ یہ اپنے باپ گڈو پام نایک کی جگہ ۱۶۵۶ء میں مقرر ہوا اور کگیرہ میں حکمراں تھا۔ آبائی جائداد کی تقسیم اس میں اور اس کے بھائی گڈی لنگ نایک میں ہو گئی۔ گڈو پڈ نایک بڑا جری آدمی تھا اس نے قلعہ واکن گیرہ کو بسونت راؤ سے اور دیواپور ناگناتھ راؤ سے چھین لیا۔ بسونت راؤ کے پاس دو سو اور ناگناتھ راؤ کے پاس

بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ

جہانبانی از راہ فضل و کرم تقصیرات آن زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سر و سیمکی نصرت آباد وغیرہ بدستور شدہ آمد سابق مطابق فرمان والاحضرت بآن زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امیدوار عنایات پادشاہانہ پام نایک پسر خود را بہ طمانیت خاطر برکاب ظفر انتساب بفرستد کہ بنوازشات پادشاہانہ و عطائے منصب سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والا قلمی گشت۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۰ – تین سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ شاہ پور اور سگر تھے۔ ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈنایک نے صرف نو سو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد ان دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیئے اور جب یہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو پادشاہ نے راجہ رام بخش کو بہ سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا شاہی لشکر موضع اگنی میں اُترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام بخش ناکام واپس گیا جب بادشاہ بیجاپور نے مغلوں کی شکست کا حال سُنا اور معلوم کیا کہ گڈو پڈ نایک اُن کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجاپور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بہ ظاہر صلح کرلی اور در پردہ اُس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا۔ اس لیئے پادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اُسے جاگیر نو لاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی۔ یہ خبر اُڑتی اُڑتی گیرہ کو پونہچی اور گڈو پڈ نایک پندرہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجاپور جا پونہچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اُس کے اُٹھانے کی جرأت نہ کی پڈ نایک آگے بڑھا اور بیڑا اُٹھالیا۔ بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے بھی تو یہ مرے گا۔ ایک دن مقرر کیا گیا سارے شہر میں منادی کردی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ اپنے اپنے گھر بند کرلیں اور مکان کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں۔ پڈ نایک تیار ہو وقت مقررہ پر آن پونہچا سر پہ ایک چرمی ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈّھی) بغل سے کمر تک ٹپکہ لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمل لپٹا ہوا تھا۔ اُسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح دنگل میں اُترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا۔ ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دُکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا۔ پڈ نایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اُس پر جھپٹا لیکن پڈ نایک صاعقۂ برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیاپے ایسے مارنے لگا کہ ہاتھی بوکھلا گیا۔ پڈ نایک اسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ پڈ نایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ کیا مجھے آنکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جاکر تھان پر باندھ دوں۔ بادشاہ نے آنکس دلوا دیا اور پڈ نایک ہاتھی کو لے جاکر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پہ بادشاہ نے بر سر دربار ایک سند اور ایک گرز وزنی ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مناسب عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اُس کے یہ خطاب سے بھی سرفراز ہوا۔ "گگنبنڈ ابھیرنڈا گڈو پڈ نایک بلونت بحری بہادر" اور دس تعلقہ حسب ذیل جاگیر دی اندولہ۔ نیلرگی۔ سرداں۔ رتنا پور۔ درگیڑہ۔ بلی۔ کھمبا وین ہنیکی۔ کڑکل۔ مدرکی۔ نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ سنہ ۱۶۷۲ء میں بنایا اور سترہ برس حکومت کرکے مرگیا۔

فرمان میں پام نایک کا بھی ذکر آیا ہے۔ گڈو پڈ نایک لا ولد فوت ہوا اُس نے اپنے بھتیجے پام نایک کو متبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ گرگنٹہ کا بیٹا تھا۔ پام نایک سنہ ۱۶۲۸ء میں حکمران ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا۔ اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدلوں کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ۔ سگر۔ شاہ پور۔ اناپور۔ بلی بھیر سرتھی۔ اس نے دو تالاب جالی نچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹۰)


بسم الله الرحمن الرحیم

لایق العنایه والمرحمه ابو الحسن [illegible]

شاه [illegible] امیدوار بوده بداند که چون مقتضا

مراحم ذاتی و مکارم جبلی [illegible] تمامی نیت [illegible] بر رفاهیت

انتظام احوال طبقات خواص و عوام مصروفست و از روی شرع شریف و ملت حنیف مقرر چنین است

که دیرها [illegible] نشود و تکیه ها تازه بنا نیابد و درین ایام معدلت انتظام

بعرض اشرف اقدس ارفع اعلی رسید که بعضی مردم از راه عنف و تعدی بهنود [illegible]

و برخی [illegible] دیگر که بنواحی [illegible] و جماعه برهمنان هنود [illegible] آن محال که [illegible]

قدیم آنجا با آنها تعلق دارد مزاحم و متعرض میشوند و میخواهند که [illegible]

آن که از مدت مدید با آنها متعلق است باز [illegible] و این معنی باعث پریشانی و تفرقه حال ایشان

لهذا الحکم والاصالة [illegible] بعد از ورود این منشور لامع النور مقرر کند که من بعد احدی

بیحساب تعرض و تشویش باحوال برهمنان و دیگر هنود متوطنه آن محال نرساند تا آنها

ایام [illegible] و مقام خود بوده بجمعیت خاطر [illegible] بقای دولت ابد مدت [illegible]

[illegible] شهر جمادی الثانیه سنه [illegible] هجری

[illegible] زیب

[illegible] طغرائے شنجرف مستطیل

[illegible] اور نگ زیب بہادر
[illegible] بادشاہ غازی

[illegible] ابوالحسن بالتفات شاہانہ
[illegible] کر چوں مقتضای
[illegible] نام و انتظام احوال
[illegible] سست کردی راہ
[illegible]
[illegible] دیگر شود [illegible]

[illegible] فاگر درست طلب [illegible] ام اور
[illegible] وکن گڑھ میں ایک اور قلعہ [illegible] دیا
[illegible] تھا اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں
[illegible] میں صدمہ ہوا۔ بیس سال کی حکمرانی کے

[illegible] بڑا متعصب مسلمان اور ہندوؤں [illegible]
[illegible] ماہرین فن تاریخ کا یہ خیال ہے کہ اگر
[illegible] تعبیر کرتے ہیں۔ ہمیں سے پابندی مذہب
[illegible] میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہو سکتا جب
[illegible] ہو سکتا ہے ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے۔
[illegible] پوری پوری حفاظت کی ہے۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب
[illegible] وہ بنی مادھو کا مندر ڈھا کر ۱۶۶۹ء میں مسجد
[illegible] بھی بنائی جاتی تھی اور وقتاً بادشاہ وقت سے [illegible]

[illegible] (۴۰)

(۴۱) نقلِ فرمان اورنگ زیب

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

طغرائے شنجرف مستطیل

منشور لامع النور اورنگ زیب بہادر
بادشاہ غازی

لایق العنایہ والمرحمہ ابوالحسن بالتفات شاہانہ
امیدوار بودہ بداند کہ چون مقتضاء
مراحم ذاتی ومکارم جبلی ہمگی ہمت والانہمت وتمامی نیت حق طویت برر فاہیت جمہور انام وانتظام احوال
طبقات خواص وعوام مصروفست داز روے شرع شریف وملت منیف مقرر چنین است کہ دیر ہار
برانداخت نشود وبتکدہ تازہ بنا نیابد ودرین ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلے رسید
کہ بعض مردم ازرہ عنف تعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس وبرخی امکنہ دیگر کہ بنواحی آن واقعست وجماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = بنوائے نیز پوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا مگر مرمت طلب ہوگیا تھا اُس کی ترمیم اور توسیع کی سان کے علاوہ باوای تالاب بھی بنوایا۔ چکن ہلی میں ایک برج بنایا اور واکن گرے میں ایک اور قلعہ بنا کر چار توپیں چڑھا دیں اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باج گزار تھا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں لے جایا کرتا تھا+ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہوکر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں سرپہ ہوا۔ بیس سال کی حکمرانی کے بعد اس نے سنہ ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۳ء میں انتقال کیا۔ ۱۲۔

نوٹ فرمان نمبر ۴۱:۔ اورنگ زیب کی نسبت عام خیال یہہ ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندؤں اور ان کے معابد کا بڑا دشمن تھا۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرانِ فن تاریخ کا یہہ خیال ہی۔ کہ اورنگ زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہی جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں۔ میں اسے پابندی مذہب کہتا ہوں۔ جو ہر عقیدے کے دینداروں کے لیئے ضروری ہی جو شخص اپنے دین میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہو سکتا جب اس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو وہ دوسروں سے کب راستباز ہو سکتا ہی ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہی۔ جس سے صاف ظاہر ہی کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہی۔ ممکن ہی کہ اورنگ زیب کے عالموں نے مندر ڈھائے ہوں۔ بنارس کی مسجد جو اورنگ زیب سے منسوب کیجاتی ہی وہ بینی مادھو کا مندر ڈھا کر سنہ ۱۶۶۹ء میں مندر کے مقام پر بنائی گئی ہی۔ اس زمانہ میں یہہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً و تیمناً بادشاہ وقت سے منسوب کیجاتی تھی

دیکھو صفحہ (۶۰)

برہمنان سدنہ آنمحال کہ سدانت تنجا نہا قدیم آنجا با آنہا تعلق دارد و مزاحم و متعرض میشوند و میخواہند کہ اینانرا از سدانت کہ از مدت مدید با آنہا متعلق است باز دارند و اینمعنی باعث پریشانی و تفرقہ حال این گروہ میگردد لہٰذا حکم والا صادر میشود کہ بعد از ورود این منشور لامع النور مقرر کنند کہ من بعد احدی بوجوہ تعرض و تشویش باحوال برہمنان و دیگر ہنود متوطنہ آن محال نرساند تا آنہا بدستور ایام پیشین بجا و مقام خود بودہ بجمعیت خاطر بدعا بقاء دولت ابد مدت ازل بنیاد قیام نمایند درین باب تاکید دانند۔ بتاریخ ۱۵ شہر جمادی الثانیہ ۱۰۶۹ہجری نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۵۹۔ اسلئے یہ امر مشتبہ ہوجاتا ہے کہ جو مسجد دھن بالی کے قریب پنج گنگا گھاٹ پر موجود ہے۔ اورنگ زیب کی بنوائی ہوئی ہے بھی یا نہیں کیونکہ یہ مسجد بہت مختصر ہے اور سلاطین مغلیہ کی بنا کردہ مساجد آگرہ اور دہلی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں نہ اس میں کوئی خاص ندرت یا صنعت ہے۔ اس فرمان کا فوٹو بنارس کے فوٹو گرافر سعید برادرز نے لیا ہے جس کے مضمون سے صاف ظاہر ہوگا کہ اورنگ زیب کا سلوک ہندوؤں سے ظالمانہ تھا یا منصفانہ۔ یہ اصل فرمان منگلا گوری محلے میں گوپی اُپادھیا نامی برہمن کے پاس تھا۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کے نواسے منگل پانڈے کے قبضے میں آیا کیوں کہ متوفی کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی ۱۹۰۵ء میں کچھ نزاع برپا ہوئی اور یہ فرمان مجسٹریٹ صاحب شہر بنارس کی عدالت میں پیش کیا گیا یہ فرمان ایک پُرانے زردی مائل کاغذ پر ہے جس کے پیچھے باریک کپڑا اس طرح چپاں کیا گیا ہے کہ پشت فرمان کی تحریری جگہ ۴ ½ × ۵ انچ چھُٹی ہوئی ہے جس پر سیاہہ وغیرہ کے داخلے اور سلطان محمد کی مہر ۱ ½ انچ قطر کی اوپیر وار لگی ہوئی ہے۔ اس کا خط بہت صاف اور قلم جلی ہے سارا فرمان نہایت گہری روشنائی سے لکھا ہوا ہے۔ صرف ناصیہ فرمان پر ایک طغراء الخط شجرف ہے جو ۳ × ۲ ½ انچ کا ہے جس کے بائیں طرف بادشاہ اورنگ زیب کی مہر خاص ہے۔ فرمان طول میں دو فٹ ۱۰ ½ انچ اور عرض میں ایک فٹ ۵ ½ انچ ہے۔ اس کی پشت کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ فرمان بذریعہ شہزادہ سلطان محمد شاہ بہادر بھیجا گیا ہے جن کی مہر پشت فرمان پر داہنی جانب ہے۔ اس فرمان کا انگریزی ترجمہ لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر ڈبلیو سی۔ فلاٹ نے کیا ہے۔ اس فرمان کا مفصل ذکر مسٹر رجنی رنجن سین بی اے۔ بی۔ ایل۔ کی کتاب "ہولی سٹی" بنارس میں ہے۔

میں نے یہ دیکھ کر ہی اس کا فوٹو سعید برادرز سے منگایا جس کی نقل بجنسہ سطر بہ سطر من وعن کی گئی ہے۔ ناظرین اسے بغور ملاحظہ فرمائیں۔ فلاٹ صاحب نے اس فرمان کی تاریخ ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۰۶۴ھ (مطابق ۱۲ مئی ۱۶۵۳ء) لکھی ہے۔ مگر فرمان کے فوٹو میں سنہ بالکل اس طرح درج ہے سنہ ۱۰۶۹ جو سنہ ۱۰۶۹ھ مطابق ۱۶۵۸ء ہوتا ہے اور اورنگ زیب کا انتقال ۱۱۱۸ھ م ۱۷۰۷ء میں ہوا ہے۔ خوشنویس گ کے دو مرکز نہیں لگایا کرتے بلکہ ایک ہی مرکز لگاتے ہیں۔ سنہ کے نیچے تین نقطے محض خوبصورتی کے واسطے دیدیئے ہیں اور (۶) کا ہندسہ زمانہ قدیم میں نصف (۶) کی شکل کا لکھا جاتا تھا۔ فرمان کی بارھویں سطر میں دولت اور داد کے بیچ میں تھوڑی جگہ چھُٹی ہوئی ہے۔ یہ طریقہ تحریر کا تعظیماً تھا۔ "خدا" کا لفظ سب سے اوپر فرمان کی پیشانی پر ہوا کرتا ہے۔ ہائے ہوز کا شوشہ لگانے کا دستور بھی خوشنویسوں میں نہ تھا۔ فرمان کی پانچویں سطر میں۔ "سدنہ" اور "سدانت" دو لفظ غیر مانوس ہیں۔ اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ "اینڈ السو سرٹن برہمنز کیپرز آف دی ٹمپلز ان ہوز چارج دو ز این شنٹ ٹمپلز آر" اس ترجمہ سے سدنہ اور سدانت کے معنے "قدیم" کے ہوتے ہیں مگر میری رائے میں ولی اور تولیت کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال اس فرمان کے ملاحظہ کے بعد اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب آنا قسی القلب اور متعصب نہ تھا جتنا کہ اسے دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے اُس کو دوسرے مذاہب کا احترام بھی کماحقہ تھا۔ ۱۲

(۴۲) نقلِ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بعطائے وہ بیگہ آراضی واقع پتی ہیبت پور صوبۂ لاہور بہ مسماۃ عایشہ مورخہ ۱۲ ارجب ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء۔

یہ فرمان بحالت شہزادگی نافذ ہوا کیونکہ اورنگ زیب گو ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور پر تخت نشینی کا اعلان ۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

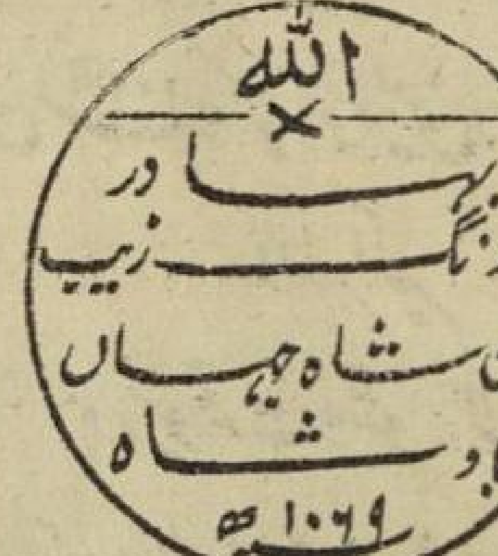
اللہ اکبر

درینوقت منشور لامع النور شرف صدور عز ظہور یافت کہ ×

پٹی ہیبت پور من مضافات صوبۂ دار السلطنت لاہور از ابتدائے ربیع تنکوزئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عایشہ حسب الضمن مقرر شد۔ × کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف یحتاج خود نمودہ بدعای دوام دولت ابد طراز اشتغال نمودہ باشد۔ می باید کہ × حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار اینحکم والاکوشیدہ اراضی مذکورہ رامپمودہ وچک بستہ × بتصرف او بازگذاشتہ اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلبہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ × و محصلانہ و مہرانہ و دار وغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صد دوی قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل × تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ سند مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزی دیگر داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند بتاریخ ۱۲ شہر رجب ۱۰۶۹ہجری ست تحریر پذیرفت ۵۔

(۴۳) نقلِ فرمان اورنگزیب عالمگیر

بنام راجہ جے سنگھ والی جے پور جے سنگھ اول



زبدہ دلاوران تہور دستگاہ خلاصہ جانبازان ہواخواہ نقاوہ مخلصان ارادت کیش قدوہ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگھ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بدانند۔

عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از ہیبت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر انور گذشت یقین کہ تا حال از احمد آباد روانہ پیش شدہ باشد. باید کہ از راہے کہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آن آوارۂ دشت[1] ادبار مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند و موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال بہ نواحی دار الخلافہ شاہ جہان آباد خواہیم رسید در شعبان سنہ ۱۰۶۹ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقلِ پروانہ نواب دلیر خاں بمہر قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہار دہم شہر محرم الحرام سنہ ۱۱۰۷ھ آنکہ متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ بدانند کہ چون بموجب وقوع دو لتخواہی موضع دلیر نگر عرف کوندلی در قریات کہماری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۰۶ در وبست در وجہ ناںکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور از محلات ہر سال حشو منہا نقلم داشتہ بہ تعلق مشار الیہ

[1] دارا شکوہ سے مراد ہے۔ ۱۲

واگذارند و تکلیف بھٹیہ و بگار وغیرہ فرمایش معاف دارند کہ منصرف گشتہ درکفایت سرکار ورفاہت رعایا سرگرم بودہ باشد و ہر سال سند مجدد طلب نہ دارند دریں باب تاکید تمام دانستہ از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند فقط۔

عالمگیر
جعفر خان بندہ بادشاہ

(۴۵) باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

طغراے طلائی وشنجرفی مربع
فرمان بادشاہ غازی
عزیزالدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر

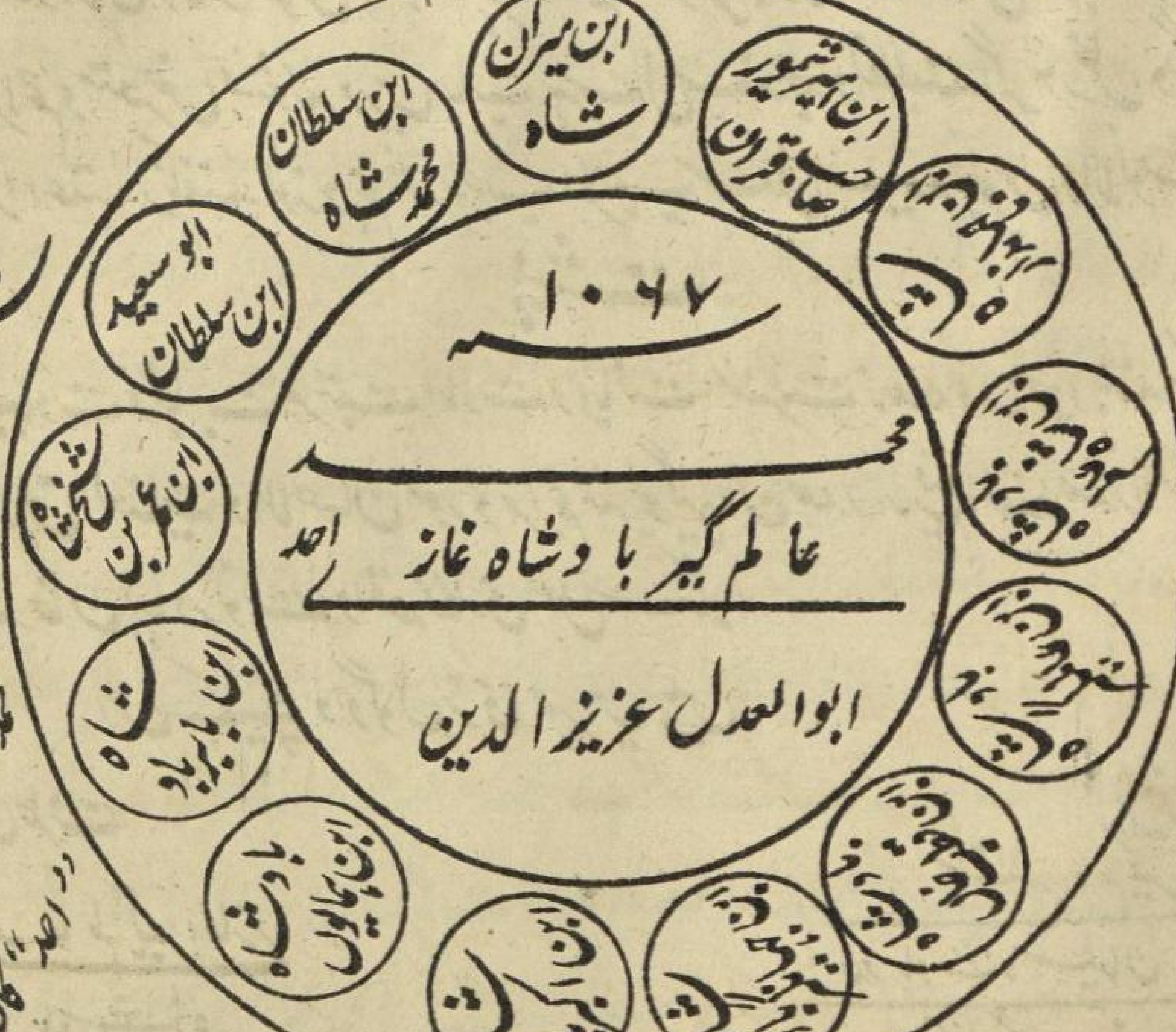
بخط طلائی وشنجرفی

نقلِ فرمان اورنگ زیب

خلد منزل

مُہرِ مدوّر

ہوالغالب



سنہ صاحبقرانی بڑھ جاتا
محمد اور غازی کے بیچ میں "احد" کا لفظ ہے

درینوقت ساعات محمود و آیات مسعود بعرض ماربان محفل فردوس مشاکل رسید کہ
سوازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

وبموجب فرامین عہد حضرت دروجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثہ متوفیات متعلقان فضیلت وکمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی وقایم وبر اراضی مذکورہ قابض ومتصرف اند واسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل وکرم خسروانہ امید وار است کہ بفرمان والاشان مجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہانمطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور وعز
درود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محلقدیم دروجہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بحال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہانمودہ
بدعاء بقاء دولت + روز افزون مواظبت مینمودہ باشند باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محلقدیم + بتصرف آنہا وفرزندان باز گذارند اصلاً ومطلقاً تغیر تبدیل بدان راہ ندہند وبعلت
مال وجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکش ومحصلانہ ومہرانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی
ومقدمی وصدودی وقانونگوئی وضبط ہرسالہ + وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات
سلطانی مزاحم ومتعرض نشوند درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشد آنرا اعتبار نکنند نوزدہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ
فدویان لایق العنایتہ والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگہ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

داہنی طرف

سنہ عالم گیر غازی
خانہ زاد بادشاہ
جنگ
درصدر الصدور سیف
بہا
۔۔۔۔۔۔ غلام علیخان
۔۔۔۔۔۔ الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں خطاب صاف نہیں اُٹھا)

بائیں طرف

۱۱۲۱ سنہ عالم گیر غازی
فدو بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ
(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی قعدہ اور تھوڑی سی عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔



مہر عبدالحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی
۲۰ رجب المرجب سنہ ۳ جلوس معلی



مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے آگے ہے جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ خط شکستہ میں ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلے موافق سنہ ۱۰۶۸ ہجری مطابق ۲۷ خورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان بہادر... واقعہ نویسی کمترین خانہ زاد آن درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ قلمی می گردد حکم صادر شد کہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لوندری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مسماۃ معصومہ وغیرہا متعلقات فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ با فرزندان مرحمت فرمودیم اگر در جائے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند۔ واقعہ نہم شہر شعبان المعظم سنہ ۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ نشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی... سرای مبارک جہان ستائے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب سرابر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی آگاہی جو ہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائی سیف القلم مدار امور عاظم قدوہ امین بلند مکان و... عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار

امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایند۔ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لایق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان بہادر ۰۰۰۰ آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ بعرضیگذاران شرح دستخط وزارت وامارت پناہ واقبال واجلال دستگاہ رکن السلطنۃ العالیہ عضد الخلافۃ الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظل سبحانی سرافراز خلافۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان بہادر آنکہ ببیست وچہارم شوال سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمے نمایند بموجب دو قطعہ فرامین عہد حضرت خلد منزل مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع سلوندری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش اسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود۔

مائ بیگہ زمین محلقدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بجالے تحریر یافت وزیر الملک عنایت اللہ خاں بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانی سنہ ۳ حاصل نمودہ

حمابیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم بہتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بجالی بمہر وزیر الممالک مرقوم ۵ جمادی الاول سنہ ۲ حاصل نمودہ

حما بیگہ زمین

۰۰۰۰ در نیولا بنام مشار الیہا وغیرہا ورثہ متوفات مرحمت شد

الـ بیگہ از محلقدیم

از موضع مسطور

لما بیگہ

از موضع نرسنگھہ پور

سا بیگہ

مشارات مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ لطف النسا

بشارت النساء سعیدالنساء رابعہ خدیجہ محمولہ فضیلت صبیگہ

ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

آرام النساء زیب النساء زہرہ شریفہ جیونی رجبیہ مرصع

ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

حمیدہ سعیدہ عابدہ ساجدہ زاہدہ

ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ ص بیگہ

نقلِ خطِ انور

صدر الصدور سند بدہد

عرضی وکیل فضیلت وکمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ قرین باد ستخط انور تحریر محمد مسعود خان محلے رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین از موضع لوندری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار وصوبہ دار علاقہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہا مورثان موکل مقرر بود آنہا از مدت فوت شدند و مسماۃ عجبیہ وغیرہا ورثہ متوفیات متعلقان موکل حی وقایم و برارضی مسطورہ قابض و متصرف اند و فرامین وغیرہ اسناد در ہنگامہا بغارت رفتہ نقول اسناد وحکمنامجات بدست دارند امیدوار فضل وکرم خسروانہ کہ بعطای فرمان والاشان ارمغان سرافراز شوند وبنام صدر الصدور دستخط انور قرین شوند کہ تصدیق اراضی مسطور محلقدیم بدستور سابق بنام موکلات با فرزندان دیدہ ودانستہ بدہد

حاشیہ پر | بتاریخ پانزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ... بتاریخ بست ودوم شہر ذی قعدہ سنہ جلوس والا

نہم ذیحجہ سنہ | داخل سیاہہ حضور کل نمودہ شد | نقل بدفترچہ مفصلے رسید

بمہر رسید لہا | ح | مع آدم مشارالیہ

بتاریخ بیست ونہم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس والا | بواقعہ مقابلہ شد

موافق سنہ ہجری داخلدفتر کردہ شد | داخل روزنامچہ واقعہ

مع آدم .....

تبتاریخ بست و دویم شہر شعبان المعظم سنہ ٢ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا

مع آدم مشار الیہ

۱۷ ر رمضان سنہ تبتاریخ
۱۵ ر رجب سنہ ٢ داخل
انتخاب شدہ
معہ محمد یوسف
داخل شد اوزرہ نمودہ شد
موافق ..... است ٥

بموجب یادداشت واقعہ اعلیٰ
فرمان والاشان نوشتہ شدہ

تبتاریخ بیست ہفتم شہر رجب سنہ ٣٣ جلوس معلیٰ موافق سنہ ہجری
داخل سیاہہ نمودہ شد لہا
مطابق مہر درو بماہ نقل دفتر صاحب ..... رسید
مع یک .....

نوٹ ۔ یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہے طول میں ٣ فٹ ٦½ انچ عرض میں ایک فٹ آٹھ انچ۔

(٤٦) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان و اخلاص خان

مشیخت پناہ رفعت و نجابت دستگاہ نتیجتہ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید
در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند

بعد از اسلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ ہنوز وقت آن نرسیدہ کہ ترک منصب و دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نمایند ہر کس شمارا باین طریق ترغیب دادہ دانستہ باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ بودہ باشید درینوقت کہ اول جوانی و روز تردد و کارطلبی شماست خود را بر کنار نیدہ گوشہ گیرند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شمارا بنصایح دلپذیر ازین ارادہ باز آوردہ باشما بحضور آید۔ اللہ اللہ گفتہ اورا گفتہ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

منظور داشتہ بزودے خود را بحضور رسانند کہ در اشفاق و مہربانی انشاء اللہ تعالیٰ دقیقہ نامرعی نخواہد ماند و خاطر اینجانب را بغایت الغایت متوجہ انتظام احوال خیر مالی خود دانند زیادہ چہ نویسد توفیق رفیق باد ۸ ۷ ابان سنہ ۲ نوشتہ شد۔

مُہر آصفخان بجانب پشت

مسطور مندرجہ ذیل برحاشیہ از قلم اورنگ زیب عالمگیر

اقبال آثار اصلا مطلب ایشان ازین ارادہ نامعقول کہ پیش گرفتہ معلوم نشد اگر از ملاحظہ نامہربانی این جانب است خطاے محض است ما درین مدت اقتدار و اعتبار بکدام دشمن خود در مقام انتقام شدہ ایم کہ بہ نسبت آن فرزند بے اغتنائی می نمودہ باشیم و تقصیرے کہ از ان فرزند بظہور رسیدہ کدام است کہ این ہمہ واہمہ بخاطر راہ میدہند زنہار از ہیچ ممر چیزے بخاطر نرسانیدہ بزودے روانہ درگاہ خلایق پناہ گردند زیادہ چہ نویسد العافیۃ بالعاقبت والسلام

(۴۷) نقلِ فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



فرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بهادر عالمگیر بادشاه غازی

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید شجاعت و شهامت شعار

جلادت و بسالت آثار سردار مراحم نمایان لائق العنایة

والاحسان دلیرخان التماس دارد که بر جمع پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبه اوده که مبلغ
بست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیه تنخواه است شش لک دام اضافه شود که از اصل و
اضافه جمله سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از موضع پتیه شاه آباد
عرف انکئی وغیره من اعمال پرگنه مرقوم بجهت وطن به بنده مرحمت شود لهذا حکم جهانمطاع واجب الاتباع
شرف صدور یافت که دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام بر جمع پرگنه مزبور اضافه نموده موازی سی و
هفت موضع پتیه مسطوره وغیره را از ابتدای فصل ربیع پارس ئیل در وجه انعام خان مومی الیه بجهت
وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر دانسته تتمه بست و شش لک بجاگیر خان مشار الیه
اعتبار نمایند و می باید که فرزندان کامگار بختیار و امرائے ذی شوکت نامدار و وزرائے صائب رائے

نوٹ نواب دلیر خاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھنا ہو تو نامۂ مظفری میں دیکھیئے۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا
کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیر خاں خطاب تھا۔ افغان باقرزائی تھے۔ ان کے والد دریا خاں بریر کے باشندے تھے جو نواح
پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں سے امیر الامرا خان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے۔ انہیں کی
وساطت سے نورالدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری و سہ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی۔ چند دنوں کے بعد
دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے۔ یہ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہو گئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ
ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیر خاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا۔
عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے بعد تخت نشینی ہاتھی اور ہتھنی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں داراشکوہ کو
دلیر خاں نے شکست دی۔ نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگھ کے دکن گیا اور سیواجی مرہٹے

کفایت شعار وخوانین رفیع القدر عالیمقدار و ناظمان علیجاہ قانی ومباشران اشغال دیوانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیده مواضع مذبوره را بتصرف خان مشار الیه ظهراً بعد ظهر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن او باز گذارند ودر ہیچ وقت وزمان تغیر وتبدیل بقواعد وضوابط آن راه ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند ودرین باب ہرساله حکم وسند مجدد نطلبند سبیل چودہریان وقانونگویان ورعایا ومزارعان آن مواضع آنکه دیہاے مسطوره را انعام آنہا مقرر دانسته مالواجبی وحقوق دیوانی را موافق حق وحساب بخان مومی الیه جواب گو واز الجمله چیزی قاصر ومنکسر نگردانند واز اصلاح وصوابدید حسابی آنہا بیرون نروند واز فرموده تخلف وانحراف نورزند بتاریخ بستم ذی حجه سنه پنج از جلوس والا نوشته شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۷ متعلق فرمان نمبر ۴۷:۔ کی مہم فتح کی۔ دلیرخاں ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا۔ دلیرخاں نے قلعۂ دیوگڈھ اور چاندہ پر لشکر کشی کر کے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیرخاں کی مہر میں یہ سجع کندہ تھا۔ جلال داشت زروزِ ازل چو صدق ضمیر + دلیرخاں شده ز الطافِ شاہ عالم گیر +

ماثر الامرا میں لکھا ہو کہ عالم گیر کے جلوس کا چھبیسواں ۲۶ سال تھا کہ بادشاہ نے دلیرخاں کو شہزادہ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے لیئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ ۱۶۸۳ء میں دلیرخاں نے انتقال کیا دلیرخاں قوی ہیکل وبسیار زورمند بود وحکایتہائے غریب از قوت واشتہائے او اشتہا دارد وبرالوس خود بسیار ضابطه وہمیشه فتح نصیب بود واز موافقت زمانه ویاوری طالع از ابتدائے عمر تا انتہا اوج پیمائے دولت وشوکت ماند ہیچ گاه سیلی زمانه نخورد وذلت وخواری نه کشید (ماخوذ از ماثر الامرا)

قطعہ تاریخ انتقال دلیرخاں۔ غبار آلوده شد و نیاز ماتم خانِ والاشاں + مکدر شد ہمه عالم فخلل شد لیسا دوراں +
نظر کردم بتاریخش برآمد از سرِ مصرع + دلیری از جہاں برده شجاعت ملکِ ہندوستاں +

لفظ "غم جان" بھی دلیرخاں کی رحلت کا ماده ہی۔

نواب دلیرخاں کا مقبره شاه آباد کے شمال کی جانب واقع ہی۔ یہ عمارت نہایت شاندار اور مضبوط اور پتھروں کے نقش ونگار کے اعتبار سے فی زمانہ لاجواب ہی۔ تیسرا حصہ جو سب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا زلزلے سے گر گیا مگر دو حصے ابتک باقی ہیں۔ جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر بعض اشخاص چڑھکر شاہجہاں پور کے چراغ دیکھا کرتے تھے اب یہ مقبرہ آثار قدیمہ میں داخل ہو گیا ہی اور تیرہ ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لیئے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے جو اتنی بڑی عمارت کے لیئے ناکافی ہیں۔ اس مقبرہ کے سالانہ مصارف کے لیئے شاہ عالم نے اورنگ زیب نے ایک موضع سرائے کنکو معاف کیا تھا وہ بھی مثل دیگر جاگیرات کے ضبط ہو گیا۔

جانب پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز شنبہ سوم شہر رمضان المبارک ۵ شمہ جلوس مقدس مطابق ۱۰۷۲ھ
موافق اردی بہشت ماہ الٰہی برسالہ نواب قدسی القاب نور حدیقہ خلافت واہبت نور حدیقہ سلطنت
و دولت فروغ دودمان عزو اقبال چراغ خاندان جاہ جلال والا گہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان
ستودہ خصال خجستہ شیم۔ و بمعرفت وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات
سزاوار صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ کہی و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ
خلایق پناہ محمد علی الحسینی قلمی میگردد کہ چون درینولا بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ امارت پناہ دلیرخان
از درگاہ فضل و کرم التماس دارد کہ در جمع پرگنہ پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ بمبلغ
بست شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ جملہ اصل و اضافہ
سی و دو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگی
وغیرہ از مواضع پرگنہ مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجہت وطن مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع عالم
مطیع صادر شد کہ مبلغ شش لک دام بر جمع پرگنہ مذکور اضافہ نمودہ مواضع تہ شاہ آباد وغیرہ دیہات
مذکور را من ابتداے ربیع پارس ئیل بانعام خان موی الیہ بجہت وطن برسم التمغا سوائے طلب منصب
عطا فرمودیم تتمہ بست و شش لک دام را بجاگیر خان مشار الیہ حساب نمایند و مطابق فہرست جات
قلمی شد شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ کھی برسالہ
نواب قدسی القاب ستودہ خصال خجستہ شیم و بمعرفت کمترین بندگان درگاہ
داخل واقعہ نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است شرح بخط
وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات سزاوار
صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ کھی بعرض مکرر نمایند

بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۵ شمہ جلوس مبارک
موافق ۱۰۷۳ سنہ ہجری مطابق ۳۱ امرداد الٰہی
نقل بدفتر صاحب توجہ رسید

شرح بخط سیادت پناہ رفعت و معالی درگاہ اشرف خان آنکہ نہم شہر رمضان
۵ شمہ جلوس مبارک مکرر بعرض تقدس نمایند۔ شرح بخط وزارت پناہ
کفایت دستگاہ شایستہ اضاف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف
تلطفات راجہ رگھناتھ کھی فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بتاریخ ۱۲ شہر محرم ۵ شمہ جلوس والا
نقل بدفتر استیفا ابواب المال صوبۂ اکبرآباد رسید

معہ ــــــ موضع

اصل ــــــ داخلے

ــــــ حہ موضع

جمع دامے حسب الحکم

چھ لے دام لک

ازتہ شاہ آباد عرف انگئی لگان ــــــ سہ

معہ موضع دولاکھ تراسی ہزار دام

اصل ــــــ داخلے

ــــــ موضع

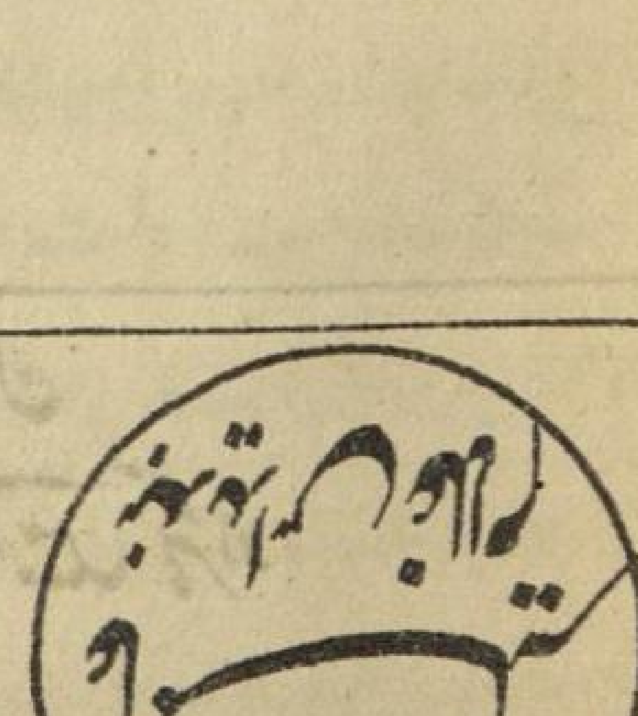
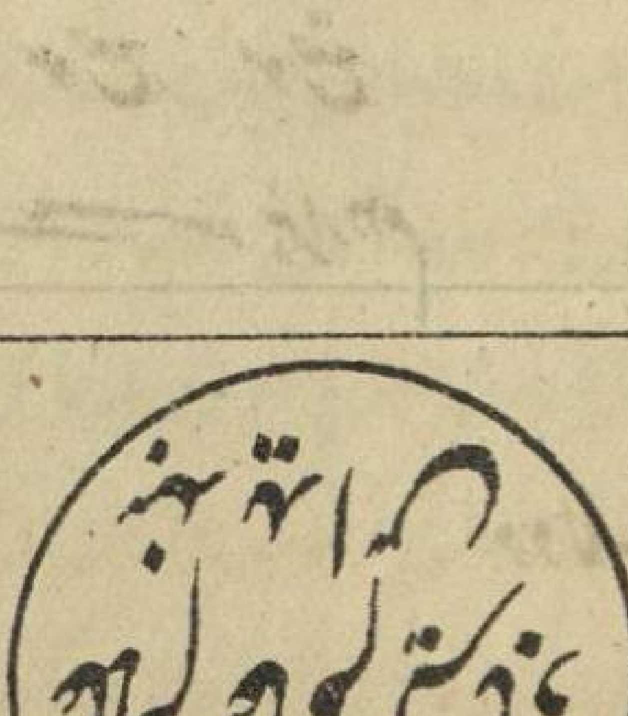
جمع دامے

بواقعہ مقابلہ شد ۲۳ رمضان سنہ ۵
(ابواب دیگر)
داخل روزنامچہ واقعہ ابواب دیگر
بتاریخ ۱۴ محرم سنہ معرفت سہی لبقری

نقل
بتاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ جلوس
نقل بدفتر بخشی الملکی سنہ ۵
الف

ونقل در ہر دو خریچہ نمودہ شد
بتاریخ ۱۲ شہر محرم الحرام سنہ ۵
نقل بدفتر بخشی بر سر رشتہ

موافق مراتب نوشتہ شد
بتاریخ ۲۵ محرم سنہ ۵ نقل
بدفتر مفصلی و مجملی
ہمو تفصیلی مجملی


فی التاریخ ۵ سنہ جلوس مطابقہ ۱۴ شہر محرم

تھوک چاند وغیرہ مواضع ... ہزار دام موضع اودھرن پور وغیرہ لگان

... موضع ... موضع یعنی دو لک چھ ہزار دام

اصلے داخلے

تھوک چاند تھوک برو تھوک لہرو تھوک ایراد ... موضع اموضع

... دام ... دام ... دام

اودھر پور نگلہ توہو ہنگیا دان تیوری

... موضع ... دام ... دام ... دام

اصلے داخلے

... موضع اموضع

الک ... ایک لاکھ چھ ہزار پانسو

ازتہ ایگوان مواضع ... دام

... موضع

جمع دامے

ایگوان خاص سرائے رانگ ہرائی کندپور عرف کرنا

... موضع ... موضع ... موضع بلاقیداسم ... دام

... دام

خاص نظام پور محمود پور خاص ترلوک رسول پور

موضع موضع موضع موضع موضع موضع

... ہزار دام

ازتہ کچھ ... موضع لگان

اصلے داخلے دو لک بیس ہزار

... موضع ... موضع

مندرجہ جمع دامے

[illegible]

بھگایوان — کچھلیہ وخواجہ کلان پور — کرنامؤ — نرساپور — بیجھا — روپاپور لہر

سے موضع — دو موضع — دو موضع

اصلے داخلے — اصلے داخلے — اصلے داخلے

اموضع دوموضع — اموضع اموضع — اموضع اموضع

جمع دامے [illegible]

چھیاسٹھ ہزار

برسالہ بادشاہزادہ کامگار نامدار گرامی نسب عالی تبار نور حدقہ خلافت وابہت نور حدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ وجلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم شاہزادہ محمد اعظم

(اسد خان مرید عالمگیر)

(۴۸) نقل فرمانِ ہای اورنگ زیب

بعطائے اراضی یکصد بیگہ در پرگنہ بہت سرکار سہارنپور صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بنام مسماۃ صاحب دولت ودیگران بطور مدد معاش مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۵ جلوس ام ۱۰۷۳ھ ۱۶۶۲ء

درینوقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدور یافت کہ

موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ بہت متعلق بسرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد × از خریف پارس ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت وغیرہا حسب الضمن مقرر ومفوض باشد کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال بنمودہ باشند × می باید کہ حکام وعمال وجاگیر داران وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار انحکم والا × کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ بتصرف آنہا بازگزاشتہ اصلاً ومطلقاً تغییر وتبدیل × بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ و پیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ و × مہرانہ ودارو غگانہ وبیکار وشکار ودہ نیمی ومقدمی

وصد دوی قانون گوی × وضبط ہر ساله بعد از تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہر ساله سند مجدد × نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشته باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چهارم شهر ربیع الاول سنه پنج از جلوس والا نوشته شد۔

(۴۹) نقل فرمان محی اورنگ زیب

بعطاے یومیه عمه از خزانه لاهور بنام محمد باقر نبیره عبداللطیف مورخه ۱۹ ار شعبان سنه ۶ جلوس م ۱۰۷۴ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت که مبلغ یکروپیه بلا قصور یومیه از خزانه دار السلطنت لاهور در وجه مدد معاش محمد باقر نواسه ملا عبد اللطیف سلطانپوری که طالب علم کثیر العیال است حسب الضمن مقرر و مفوض باشد ازانصرف × باحتیاج خود نموده بدعاے بقاے دولت ابد مدت اشتغال مینموده باشد می باید که حکام وعمال × متصدیان مهمات ومتکفلان معاملات ودار وغگان ومشرفان حال واستقبال آنجا در استمرار × واستقرار الحکم الاشرف اقدس اعلے کوشیده مبلغ مذکور را از خزانه مزبور بشار الیه میرسانیده × باشند واز انجمله چیزی قاصر ومنکسر نگردانند ودرین باب ہر ساله حکم وسند مجدد نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشته باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوزدهم شهر شعبان سنه شش از جلوس والا نوشته شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیر خان

مهر نواب دلیر خان

متصدیان مهمات حال واستقبال پرگنه پالی بعنایت امیدوار بوده بدانند موازی پنجاه بیگه بگز الهی زمین بنجر افتاده خارج جمع لایق زراعت در وجه انعام میکو چودهری بازار شاه آباد من ابتداے فصل خریف لوی ئیل سنه ۱۰۷۴ف مقرر

گر دیده باید که اراضی مذکور بجائے که مناسب دانند پیموده وچک بسته وهند که فرزروع ساخته حاصلات
آنرا متصرف شده درسر براه خدمت مذکور به دیانت وامانت وحسن سلوک بارعایا وسکنهٔ قصبهٔ مسطور
که باعث مزید آبادانی ست سرگرم وساعی باشد زیاده مبالغه رفت. تحریر تاریخ شهر صفر ختم الله
وسیلة الظفر ۱۱۷۷ھ

عصمت الله

دیال ہر رائے

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتهائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنه سندیله سرکار لکھنؤ مضاف اوده را اعلام آنکه
چونکه موازی سه صد بیگه گز الهی بموجب فرمان عالیشان حضرت شاه عالمگیر چهارم شعبان المعظم
سنه ۱۲ جلوس مدد معاش شیخ کمال مع فرزندان در پرگنه مذکور مقرر نموده مشار الیه ودیعت حیات
سپرده درینولا شیخ کریم الله وغیره ورثه متوفی مذبور کمرهمت بسته حاضر آمدند شهود بر شهادت
دادند که همان اشخاص حی وقایم وقابض ومتصرف اند بنابرآن حسب الحکم جهان مطاع آفتاب
شعاع گردون ارتفاع به تصدق فرق مبارک بندگان حضرت خدیو جهان خداوند زمان باعث
امن وامان مظهر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار محی شریعت غره مسند بیضا خلیفة الرحمانی
اراضی مذکوره بدستور سابق بشرط قبض وتصرف حسب الضمن آنها مقرر ومسلم داشته شد
می باید که اراضی مذبور از جاگیر وکرور مستثنی دانسته به تصرف آنها گذارند که حاصلات آنرا فصل
بفصل سال بسال صرف معیشت خود نموده بدعاگوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیرخان بنام شیخ مصطفیٰ وغیره

گماشته هائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنه سندیله سرکار لکھنؤ مضاف
بصوبه اوده بدانند۔
که چون بموجب سند امارت پناه شجاعت وشهامت دستگاه لایق العنایت
والاحسان دلیرخان وتجویز صدر موازی پنجاه بیگه زمین بگز الهی از پرگنه مذکور
درو جه مدد معاش شیخ مصطفیٰ وغیره مقرر است درینولا نیز بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان

بندگان حضرت خدیوزمین وزمان خداوندمکین ومکان ذریعہ امن وامان وسیلہ آرش عالمیان ظل ظلیل ایزدمتعال نائب نبیل داوار بیہمال مظہراتم پروردگار رحمت اعم آفرید گار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول ۱۱ سنہ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض وتصرف از فصل خریف ئیل درو جہ مدد معاش مشار الیہم حی و قائم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ بر طبق فرمان والاشان عمل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا باز گذارند واصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہے بین الوجوہ طلب وطمع نمایند کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل وسال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر درمحلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریبناب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال سنہ ۱۲ جلوس میمنت قلمی شد۔

(۵۳) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال واستقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز واللہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہر دو مذکور نمودہ بدہند کہ نامبردہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند وازرعایائے پیرامون حویلی آنہا ہیچ یکے مزاحم نشود دریبناب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۸۷ یکہزار وہشتاد وہفت ہجری

محمد تقی حافظ

نقل صورتحال (۵۴)

نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب

چون کتمان شہادت موجب اثم است
لہذا سوال میکند و گواہی میطلبد کمال الدین خان ابن دلیر خان بن دریا خان از ہر یک مسلمان
ذوی الاحترام و مشایخ کبار و عظام و علمائے دین متین از اہل اسلام و زمینداران و سکان
و احالی موالی موضع نہرولہ معمولہ حویلی دار الخلافت شاہجہان آباد کہ بر ہر یک
پیشمایان روشن و مبرہن است کہ یکقطعہ معلومۃ الحدود کہ واقع است در موضع مذکور محدود است
بدین حدود اربعہ مسطورہ و مشتمل بر حویلی پختہ و خام و چاہ و خانہا، محترفہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آں پیوستہ است بدیوار قلعہ کہنہ	آن طرف ست باغ سرکار خاصہ شریفہ بابتہ اگرسین صراف	آن متصل ہست بہ بعضے بہ بند فیروز شاہی و بعضے بقبرستان عام	آن ملحق ہست بعضے بحویلی سید عمر بن سید مرتضے بن سید قطب

کہ حق ملکیت امارت پناہ دلیر خان معز الیہ بموجب خط شرائی کہ از املاک آنہا خرید بہ بندہ بحضور جماعۃ
شہود و عدول و بمہر شریعت پناہ قاضی حبیب اللہ قاضی شاہجہان آباد و بمہر اقضی القضاۃ شیخ
الاسلام قاضی لشکر ظفر اثر حضرت ظل ظلیل سبحان ہبہ نمودند و بندہ در مجلس فقد ہبہ قبول
کرد و بموجب آن بر قطعہ مذکور متصرف گشت بر ہر کس ظاہر و باہر است و برائے ہمین اطاعے
و آگاہے داشتہ باشد اشتہائے خود ذیل مختصر بنویسد یا بنویسانند کہ عند اللہ ماجور و عند الناس
مشکور خواہد شد وکان ذلک فی التاریخ احد من عشر رمضان المبارک سنۃ الف و سبع ثمانین
من الہجرۃ النبوت وصلعم

گواہ شد
آنچہ در متن مسطور ست بیان واقعہ ہست بندہ درگاہ
ریداس لد مکنداس چودہری وقانونگو دار الخلافہ

گواہ شد
مکنداس ابن موہنداس چودہری وقانونگو
شاہجہان آباد۔

نقل سند نواب دلیر خان (۵۵)

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

هوالمعز

مہر: جلال دولت نیر روز از ان صدق ضمیر دلیر خان شد ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بوده بدانند چون موضع جوگی پور و کنھر پور که در وجه نذر و وطن مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی مقرر بوده من ابتدائے فصلخریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بشرافت و حقایق آگاہان نتیجۃ الکرام شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور پسران آنمرحوم بحال داشته شد باید که بتعلق و تصرف ایشان واگذارند که بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آنرا صرف معیشت خود نموده در شاہ آباد سکونت داشته باشند و خانه و زمین زرعی که از سابق دران موضع تعلق کسے باشد حقایق آگاہان از انہا مزاحم نشوند که ہر کدام عمل و دخل خود داشته باشد درینباب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۸۰ ہجری۔

جانب پشت

ملاحظه نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شہر رمضان سنہ ۱۰۸۰ھ داخل سیاہه حضور ہر دو موضع بموجب پروانه فضیلت پناہ پیر خان جیو از ابتدائے فصلخریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بحال داشته شد مواضعات

مہر: محمد حافظ یحیی منعم صمد

ملاحظه نمایند۔ مقرره دیہات در وجه نذر و وطن باسم محمد مراد وغیره پسران مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی من ابتدائے فصلخریف سنہ ۱۰۸۴ ف مقرر شد تعلق کسان آنہا واگذارند شرح دستخط والاپناہ خواجه مالچند دیوان آنکه حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناہ پیر خان من ابتدائے فصلخریف لوی ئیل پروانه قلمی نمایند۔

صالح

افزود	حالحاصل زرمال
[illegible]	[illegible]

کنھر پور تہ شاہ آباد	جوگی پور تہ شاہ آباد
[illegible]	[illegible]

افزود	حالحاصل	افزود	حالحاصل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵۶) نقلِ فرمان عالمگیر بادشاہ

بنام شیخ ہدایت اللہ صاحب قادری

چوں بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنھرپور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ مواضعان مذکورہ در بست را قابض و متصرف التماس فرمان عالیشان دارد لہذا حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعان مذکور در بست در وجہ صرف مایحتاج و برائے سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ باو حسب الضمن مقرر باشد کہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف بخاطر جمع زرالمعمورہ آباد بودہ و حاصلات آنرا صرف مایحتاج خود نمودہ بدعا ئے دوام دولت ابدمدت مواظبت بنمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال الحکم والا را مستمر دانستہ مواضعات مسطورہ در بست را بتصرف او بازگذارند اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالواجبات و اخراجات مثل بیگار و شیکار و مقدمی و قانونگوئی و ضبط ہرسالہ و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحم نشوند و در ینباب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند بتاریخ پنجم شہر صفر سنہ ۲۰ ج۔

جانب پشت

شرح یادداشت واقعه بتاریخ روز چهارشنبه یازدهم شهر شوال سنه ۲۰ جلوس والا موافق سنه ۱۰۸۸ هجری مطابق مهر الهی بر رساله سیادت و نقابت پناه شرافت و نجابت دستگاه سزاوار عنایت بادشاهی قابل مرحمت خلیفه الهی صدر رفیع القدر رضویخان و نوبت واقعه نویسی کمترین بندگان درگاه خلایق پناه حسام الدین حسین قلمی میگردد که بعرض مقدس معلی رسید که بموجب اسناد حکام موضع کنهرپور و جوگی پور عمله پرگنه پالی سرکار خیراباد مضاف بصوبه اوده در وجه مدد معاش و صرف مایحتاج و بجهت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاه و خانقاه حقایق و معارف آگاه عارف بالله شیخ هدایت الله مقرر است و مشارالیه مواضعات مذکوره در نسبت را قابض و متصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جهانمطاع عالم مطیع صادر شد که مواضعات مسطوره در نسبت را بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجه مدد معاش و صرف مایحتاج و بجهت سکونت و آبادانی و صرف و باغ و چاه و حوض و خانقاه باو مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشته باشد آنرا اعتبار نکنند واقعه ۹ شوال سنه ۲۰ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناه شرافت و نجابت دستگاه صدر رفیع القدر رضویخان آنکه داخل واقعه نمایند شرح بخط واقعه نویس مطابق واقعست شرح بخط موتمن الدولت العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ممالک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جملة الملک مدار المهام آنکه بعرض مکرر رسانند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف الله خان آنکه سیوم شهر محرم الحرام سنه ۲۰ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان جملة الملک مدار المهام آنکه فرمان عالیشان قلمی نماید۔

مواضعات در نسبت بدستور سابق

کنهر پور   موضع   جوگی پور   موضع

موضع   موضع

هفت بگه رقبه   سا بگه رقبه

نما بگه

باغ هنائی والی حوض   عبدالله میان والی

باغ نورگل
۱ماسہ لایق زراعت
مورخہ ۱۰۸۲ھ ہجری
موافق ۱۸ سنہ
۱ماسہ

حوض باغ نورگل
۱ماسگہ لایق زراعت
مورخہ ۱۰۸۲ھ ہجری
موافق ۱۸ سنہ

خادم شرع شریف
قاضی
بدیع الزمان
۵۰

(۵۷) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
جلال داشت روز ازل چو صدق ضمیر
دلیر خان شده ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تہ شاہ آباد
سرکار خیر آباد صوبہ اودہ بدانند۔
موضع خانپور خاص از تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا
عملہ پرگنہ مرقوم در وجہ انعام برخوردار اقبال آثار فتح معمور خان من
ابتدائے فصل خریف توی ئیل ۱۰۸۷ف یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی حسب الضمن مرحمت
گشتہ شد باید کہ از موضع مسطور متعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند کہ حاصلات آنرا متصرف
بودہ در ازدیاد آبادانی و تکثر زراعت و عمارت جہد بلیغ بکار برند۔
دریںباب قدغن دانند۔ فی التاریخ نوزدہم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۰ھ

جانب پشت

ملاحظہ نمایند

ضمن نویسی

۲۲ رمضان ۱۰۹۰ پیش حضور

کیفیت موضع مذکور

بتاریخ ۲۴ رمضان سنہ ۱۰۹۰

معروضہ خان زادہ

پیش شد

شرح ضمن در وجہ انعام خان زادہ فتح معمور خان از موضع خانپور تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ پالی من ابتدائے فصل خریف قوی ئیل سنہ ۱۰۸۷ ف مرحمت شد قلمی شد۔

۲۱ رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۰ ہجری
نقل بدفتر دیوان رسید
خواجہ پایندہ اس آنکہ
حسب الامر از ابتدائے فصل خریف
قوی ئیل سنہ ۱۰۸۷ ف قلمی شد۔

شرح پروانگی بخط اسلام محمد آنکہ
امر شد کہ در وجہ انعام
تنخواہ دہند از ابتدائے فصل خریف
سنہ ۱۰۸۷ ف

۲۰ رمضان المبارک [illegible]

شرح دستخط وزارت پناہ
۲۱ رمضان سنہ ۱۰۹۰ ہجری
ایک موضع اصل

(مہر) ۲۰ رمضان [illegible]

(۵۸) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
جلال و اشتباہ روز ازل چو صدق ضمیر
دلیر خان شدہ ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال تہ شاہ آباد محال وطن بدانند۔

کہ موضع خانپور عرف اودھنپور در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتح معمور خان من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۰۸۷ ف یکہزار ہشتاد و ہفت فصلی مرحمت گشتہ بود درینولا کسان برخوردار مسطور درباب گذر و باغ ولی نعمت مرحومہ بعرض رسانیدند کہ عاملان پرگنہ جہت حاصل مزبور مزاحم میشوند لہذا من ابتدائے فصل خریف یکی ئیل سنہ ۱۰۸۹ ف حاصلات گذر راہ و باغ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نمودہ شد باید کہ حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول سنہ ۱۰۸۸ ف مزاحم نشوند دریں باب قدغن دانند۔

تحریر فی التاریخ پنجم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۱ھ ایکہزار نود و یک ہجری

شیخ فتح اللہ بن عبدالحکیم حسینی

جانب پشت پروانہ ضمن نویسی — ملاحظہ نمایند تاریخ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۱ھ

شرح ضمن حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور و باغ حضرت ولی نعمت جیواز محال وطن که در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتحمور خان من ابتداء ۱۰۸۶ ف مقرر گشته بود عامل محال مرقوم جہت حاصل مذکور مزاحم شده بنابران حاصل گذرراہ و باغ مسطور من ابتداء فصل خریف پیچی ئیل ۱۰۸۸ ف مرحمت گشتہ واز محصول ۱۰۸۷ ف مزاحم نشوند و تعلق و تصرف برخوردار اقبال مند واگذارند ضمن قلمی شد۔

۱۰۹۱ھ
۵ شہر رمضان المبارک
نقل در دفتر دیوان رسید
شرح دستخط وزارت پناہ ...
... دیوان اعلیٰ ...
الامر ... حسب ... برداری
اسلام ... خان
سند انعام ... قلمی شد
شیخ ... السلام محمد
... فاتحہ ... را
یادداشت ... تاریخ ... بازدہم
شعبان المعظم ۱۰۹۱ ... ہجری
... سند ...
انعام ...

السلام ... ، ... ، نشوند ، مزاحم ، ۱۰۸۷ ، محصول ، ۱۰۸۸ ، ... ، فصل خریف ، ابتداء

مہر اہلکار دفتر — حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور — باغ مغفورہ مرحومہ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است — ۷ رمضان ۱۰۹۱ھ نقل بدفتر ... ثبت

(۵۹) نقل فرمان اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اودہ را اعلام آنکہ کہ وکیل مولوی اعظم بدیوان الصدارت العالیہ التماس نمود کہ موضع جہرنیا در بست اصلی یا داخلی پرگنہ مذکور بموجب سند امین اللہ خان صدر خیر و در وجہ مدد معاش موکل بافرزندان بلاقید اسامی و قسمت مقرراست امیدوار است پروانہ بحالی عہد معالی تصدیق و یادداشت و فرمان والاشان مرحمت شو حکم شرف نفاذ یافت کہ بہ فصل بقدر نفع بہ اللکاف حق محتاجین بر سلاطین است ارباب استحقاق کہ بموجب فرمان سعادت عنوان و اسناد حکام مدد معاش

دارند متعرض احوال آنہا نہ شوند لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ موضع مذکور را در بست اصلی یا داخلی حسب الضمن در وجہ مدد معاش مشار الیہ با فرزندان معافی و لتصدیق و یاد داشت و فرمان والاشان و سند مجدد بلا قید اسامی و قسمت دانستہ تصرف آنہا واگذارند و حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند اگر محل دیگر چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بہ عمل آرند۔ بتاریخ چہار دہم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۴ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگ زیب بنام شنزه خان

سیادت و شجاعت پناہ شہامت و بسالت دستگاہ مورد مراحم بیکران رستم دوران بعنایات بادشاہی مباہی بودہ بدانند کہ چون درین ایام فیروزی آغاز نصرت انجام ہمگی ہمت والا مصروف تنبیہ رانا بود و لشکر ظفر اثر از اطراف و جوانب بملک او در آمدہ او را درمیان گرفتہ بودند اکثرے خبر از راہ بغاوت و سفاہت باغوای نادولت خواہان تیرہ رای چشم از صلاح خویش پوشیدہ بہ تہیہ اسباب بغی و طغیان پرداخت و مصدر کردار ہاے ناہنجار شد آخر الامر گرفتار اعمال ناشایستہ و افعال قبیحہ خود گشت و طاقت مقاومت از حوصلہ خود فراتر دیدہ فرار گردید چندین از نوکران راجہ جسونت سنگہ متوفی ہمراہ گرفتہ بکمال خواری و سراسیمگی دست ناکامی و ادبار بمیودہ پولاے رانا میرفت وازین جہت کہ او بخانہ خرابی خود راضی شد آن راندۂ درگاہ جہان پناہ را در سرزمین خویش جا نداد۔ قرین خیریت و رخصت عزیمت جانب دکن کردہ باسیر جہنمی نمک حرام خلق گشتہ و از انجا کہ فرزند برخوردار نامدار عالی تبار غرۂ ناصیۂ عظمت قرۂ باصرہ خلافت فروغ دودمان ابہت و بختیاری چراغ خاندان شوکت و تاجداری اختر برج حشمت گوہر درج سلطنت نہال بوستان جاہ و جلال بہار چمن عز و اقبال والا نسبت سعادت توام بادشاہ زادۂ جہان و جہانیان محمد اعظم مد ظلہ بعد آخری بر سر رانا رفت بمقتضاے دوربینی و مآل اندیشی طریق عجز و انکسارش بملاقات فرزند اقبال مند آمد جمیع احکام پیشگاہ خلافت از جزیہ و جرمانہ قبول نمودہ تعہد نمود کہ باغی و نوکران راجہ متوفی را در تعلقۂ خود راہ ندہد تقصیرات او بعفو و صفح مقرون گردید خاطر او لہاے دولت ابد مدت ازین

طرف بالکل جمع شدہ آن نامدار کامگار بافوج گران وتوپخانۂ فراوان براے استیصال آن خسران
بآل دستوری یافت انشاء اللہ المستعان اوایل شعبان رایات عالمیات نیز بآن سمت
نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چون براے استخلاص وتسخیر
قلاع وبقاع متعلقۂ بیجاپور کہ متصرف کافر حربی رفتہ وقابوے بہتر ازین دست ہم نخواہد داد خاطر
خود را بہمہ جہت جمع ومطمئن داشتہ باتفاق سیادت ونقابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ
خلاصۂ فدویان بالاخلاص زبدہ دولتخواہان خاص عمدہ پیش قدمان ہرکہ رزم وپرخاش خان
جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید وکمر خدمت واجتہاد برمیان جان بستہ در
تقدیم این خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی ودل سوزی ہمل ونامرعی نگذاشتہ این معنی
موجب مجرائی عظیم خود شناسید وفراخور فدویت وجان فشانی میدانید مزید مراحم بادشاہانہ
باشند ہفتم رجب سال بست وچہارم از جلوس والا نوشتہ شد ۱۰۹۳ھ

(۶۱) نقل پروانہ شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی

سیادت پناہ شجاعت دستگاہ عمدہ مبارزان رستم نشان سید شہرزہ خان مشمول مراحم بودہ
بدانند کہ شکر مراحم بے منتہای بیشگاہ خلافت کہ بمحض تفضل شامل حال این بیکس غریب از دار و
دیار دور افتادہ شدہ کہ سالہا بگوید یکے از ہزار نمی تواند گفت ازین وجہ خاطر آن بسالت مرتبت
جمع باشد۔ دریولا کہ راناء مغلوب عساکر گردوں مآثر گشتہ بقدم عجز وزاری آمدہ ملازمت بادشاہ
زادہ جہان وجہانیان نور ناصیۂ دولت ابد اقتران فروغ جبہۂ ملک وملت قرۃ العین
خلافت ودولت محمد اعظم کرد وجزیہ وجرمانہ وسائر احکام قدسی قبول نمود درین طرف کارے
نماند حکم جہان مطاع صادر شد کہ بادشاہزادۂ مذکور متوجہ سمت دکن شوند و بغیر ہمت والا

نوٹ:۔ اورنگ زیب کی پیش قدمی:۔ سیواجی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ
کھول دیا۔ اورنگ زیب بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا اُس کو سخت ندامت تھی کہ بار بار لشکر کشی کرنے اور باوجود
بڑے نامور امراء کے بھیجنے کے بھی ملک دکن قابو میں نہ آیا۔ یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ہمارے امراء کی تھی ورنہ کیا معنی
کہ یہ مہم سر نہ ہوئی اور اب جب تک ما بدولت بہ نفس نفیس اس مہم پر نہ جائیں کبھی یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں چنانچہ حسب بالا فرمان
شہرزہ خاں کے نام زیب رقم فرمایا اور اُسی کے ساتھ شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی نے بھی ایک پروانہ بھیجا جن کی نقول ہم بجنسہ کرتے ہیں ۱۲

مصمم شد که مرکب جهان کشا نیز در اوائل بدالصوب نهضت فرماید تا بسزا دادن آن باغی را در ملک خود در کنار شفقی نهاده آید باید که این وقت را که بادشاه روے زمین بنفس نفیس خود متوجه دفع کافر شده اند غنیمت دانسته و مراسم خدمت اولیا عظمت مغتنم انگاشته مراعات نمکخوارگی خانهٔ عادل شاهیه نموده و مراسم اخلاص که از آن شهامت و عقیدت دستگاه توقع است بعمل آورده براے کار ولی نعمت زادهٔ خود به هر طریق که ممکن و مقدور باشد برفاقت سدی مسعود خان و دیگر امرار و خوانین از صمیم قلب بتقدیم رسانیده نوعے بکوشند که کرناٹک و دیگر جاها که از دست رفته باز بتصرف دودمان عادل شاه در آید که این معنی پیش خلایق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب اجر جزیل خواهد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاه جمجاه که بادنی توجه ذات مقدسش کشورها کشوده می آید و وثوق براخلاص این خاندان بهم خواهد رسید و بماجراے آن خواهد شد که التماس امداد و عنایات توانیم کرد و توهمات برطرف خواهد شد و بالتفات خدیو صورت و معنی بازه بیجاپور قرین امن و رفاه خواهد شد مجملاً بتقاضاے نعمت پروردگی آنست که درین هنگام که کافر خود خواهد درماند کوتاهی نورزیده جاهاے موروثی را بگیرند به تعلل و تغافل نگذارند و کوشش بفسون و افسانه باغی خسر الدنیا والآخرة و کافر فاجر نپرداخته بازی آنها را نخورند و داد مردی و مردانگی بستانند که الوقت سیف و الفوت حیف دوازدهم رجب سنه بست و چهار جلوس سنه ۲۴

(سنه ۱۰۹۳ هـ)

(۶۲) نقل فرمان عالمگیر بادشاه

بنام دیوان عظمت اللہ خاں باقرزئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مهر
اورنگ زیب عالمگیر

چوں بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب سند

دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی
سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اوودہ ازانجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد
و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و
متصرف التماس فرمان والا شان دارد حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور
از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب الضمن
مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے
بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان
حال و استقبال این حکم والا را استمرار دانستہ اراضی مسطورہ را بتصرف او باز گذارند اصلا
و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلبہ و پیشکش
و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیکار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدودی
و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانند و درینباب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند۔

	بتاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ بست و پنجم از جلوس والا تحریر یافت	

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ہفتدہم شہر ۲۴ حج والا موافق ۱۰۹۲ھ مطابق
۱۲ شہر ماہ الٰہی بر سالہ سعادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت
بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر قلیج خان۔ و نوبت واقعہ نویسی کمترین
بندگان درگاہ خلایق پناہ نورالدین محمد قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب
سند دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ
اوودہ ازانجملہ بست بیگہ بجہتہ باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مقرر است و مشار الیه اراضی مذکوره را قابض و متصرف التماس فرمان والاشان وارد حکم جهانمطاع عالم مطیع صادر شد که موازی مذبور ازمحل قدیم بدستور سابق لشرط قبض و تصرف در وجه مدد معاش و باغ او مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشته باشد انزا اعتبار نکنند- واقعه بتاریخ شهر جمادی الاول سنه ۲۴ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد-

شرح بخط سیادت و نجابت پناه شجاعت و شهامت دستگاه صدر رفیع القدر قلیچ خان آنکه داخل واقعه نمایند-

شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة الهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلندمکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان عمدة الملک مدار المهام آنکه بعرض مکرر رسانند-

شرح بخط خانه زاد لایق العنایة والاحسان قابل المرحمة والامتنان لطف الله خان آنکه دوازدهم شهر شعبان سنه ۲۴ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید-

شرح بخط خان شجاعت نشان عمدة الملک مدار المهام آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند

باعث

زمین ازمحل قدیم

بتاریخ ۱۹ شهر شوال سنه ۲۵ جلوس واز موافق سنه ۱۱۹ مطابق ۱۲ ماه الهی نقل بدفتر صاحب الوجه شده ابوالفتح

بتاریخ ۱۲ ذیقعده سنه ۲۵ جلوس نقل بدفتر استفسار رسید

۱۵ شهر محرم الحرام سنه ۲۵ داخل سیاهه حضور شد



[illegible]

(۶۳) نقل پروانۂ نواب دلیرخان

بنام خلفائے شیخ محمد مہدی قادری



منجانب امارت پناہ دلیرخان بہادر از قرار بتاریخ ۱۴ محرم سنہ ۱۰۹۴ھ آنکہ متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سانڈی محلہ سرکار خیرآباد بدانند چون موازی دوصد و پنجاه بیگہ از محال مسطور بموجب اسناد حکام سابق مفصلۂ ضمن در وجہ مدد معاش فقرا و خلفا شیخ محمد مہدی قادری مقرر است دریولا اینجانب نیز بدستور سابق حسب الضمن مقرر و مسلم داشتیم باید کہ بہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت بعلت اراضی مسطور نشده واگذارند کہ بخاطر جمع حاصلات آن فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ها نموده باشند و بدعاء دولت دوام ابد مدت اشتغال نمایند در ینباب تاکید دانند تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مقرره شرح ضمن — اسامی مقرره اراضی باحصہ گہ موازی دوصد و پنجاه بیگہ اراضی بگز الٰہی بنجر افتاده

تفصیل اسماء خلفائے مذکور الصدر

(۶۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب عباقادری ابن شاہ شیخ محمد مہدی صاحب قادری

عالم گیر شاہی
خیر اندیش خان

ہوالمغز

متصدیان مہمات پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودہ بدانند چون بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرراست و مشارالیہ مواضعان مذبورہ را قابض و متصرف باید کہ مواضعان در نسبت مسطورہ را بدستور سابق در وجہ مدد معاش تبصرف مومی الیہ واگذارند کہ حاصلات ازاصرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشند۔
بتاریخ شہر جمادی الاولیٰ ۲۷ سنہ جلوس والاتحریر یافت۔

جانب پشت

مقررہ ضمن مدد معاش و صرف مایحتاج سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و چاہ و خانقاہ و حوض حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھر پور و جوگی پور من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودہ

کنھر پور۔ موضع جوگی پور۔ موضع

بتاریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ بتاریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر رسید۔

(۶۵)

نقل سند اورنگ زیب

سند افتار بلدۂ اُجّین صوبۂ مالوہ معطیہ عالمگیر بادشاہ بنام بہ شیخ محمد مجید

بخط طغرا

عن دیوان الصدارت العلیۃ العالیہ

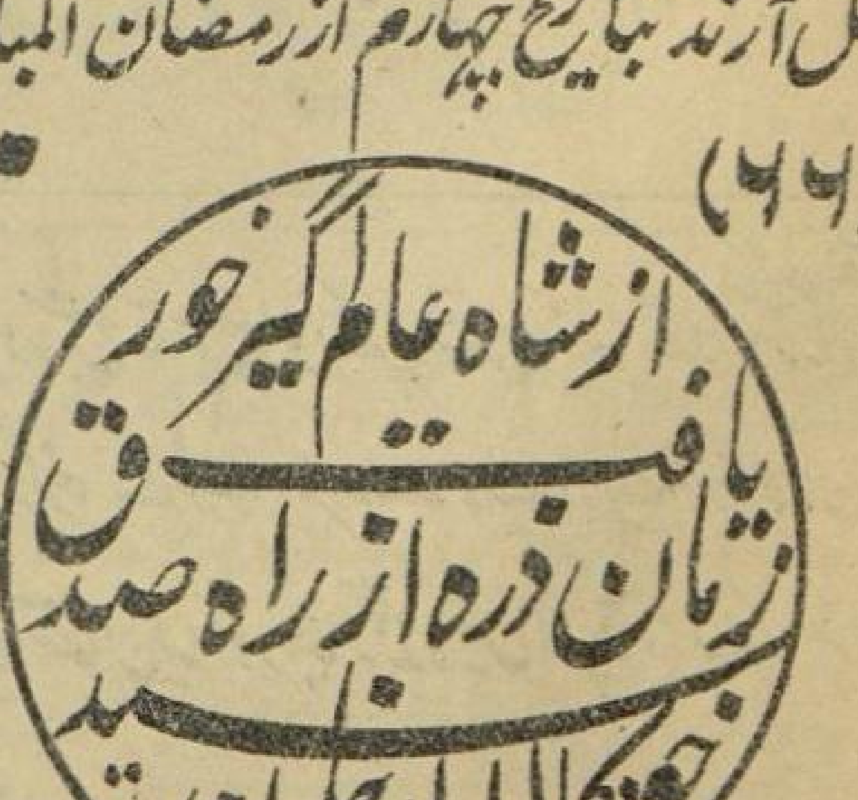


آنکہ
گماشتہائے متصدیان حال و استقبال بلدۂ اُوجین صوبۂ مالوہ را اعلام
حسب الحکم جہانمطاع افتاب شعاع گردون ارتفاع خدمت افتار بلدہ مذکور از انتقال شیخ امین الدین
بہ شیخ محمد مجید ولد شیخ محمد فضل اللہ مقرر و مفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی لوازم و مراسم خدمت قیام و اقتدا
آنرا نمودہ × در مناقشات و مخاصمات صحیحہ مفتی بہا نوشتہ شد روایات مرجوحہ × احتراز و
اجتناب ہنمودہ باشند باید کہ بر طبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشارالیہ را مفتی بلدہ مذکور دانند ×
طریقہ جمہور سکنہ و عموم متوطنین بلدہ مزبورہ آنکہ موی الیہ را مفتی آنجا شناختہ مطالبات
او × کہ ہر اینہ موافق شرع شریف خواہد بود عمل نمایند دریں باب قدغن دانستہ × حسب المسطور
بعمل آرند بتاریخ چہارم از رمضان المبارک جلوس والا قلمے شد

(۶۶)

نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

موسومہ شیخ قیام الدین جیو



نوٹ - یہ سند ایک فٹ ۲ ۱/۲ × ۹ انچ ہے - بخط شکستہ سنہ جلوس درج نہیں ہے مگر مہر میں ۱۰۹۶ھ صاف ہے
۱۵ میم کا اوپر کا حصہ اڑ گیا ہے - ۱۲

متصدیان مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بوده بدانند- چون موازی پنجاه
بیگه زمین مزروع بگز الہی از جملہ اراضی که از یکطرف حد تالاب و یکطرف حد باغ سردار خان و
یکطرف حد باغ احداث نموده باغ محمود خان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاه نتیجه الکرام
بجہت باغ مرحمت نموده شد باید که اراضی مذکور پیموده حد حدود نموده در قبض تصرف مشار الیه واگذارند
که در آن باغ احداث کنند باید که درین باب قدغن بلیغ دانسته حسب المسطور بعمل آرند- تحریر
فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعده ۱۰۹۶ھ

جانب پشت

شرح مقرره پروانگی دستخط شیخت پناه منشی رحمت الله خان

حاصل نموده آنکه حقایق و معارف آگاه شیخ قیام الدین حیو این که موازی پنجاه
بیگه زمین پولج مزروعه بگز الہی اراضی که از یکطرف حد تالاب و یکطرف باغ سردار خان و
یکطرف حد باغ احداث نموده باغ محمود خان ایں بجہت احداث نمودن باغ بحقایق و معارف آگاه
مذکور مرحمت نموده شد باید که پروانه بنام متصدیان پرگنہ شاه آباد نوشته دہند که زمین مذکور را الشیخ
صدر پیموده و حد حدود بسته دہند-

بتاریخ ۱۸ ذی الحجہ ۱۰۹۶ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

بتاریخ ۱۸ ذیقعده ۱۰۹۶

نوٹ:- شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ محمد واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سلیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب
باوا صاحب تھا جو ماہ جمادی الاولی ۹۸۰ھ میں پیدا ہوئے تھے نواب بہادر خان چنار گڑھ سے بڑے احترام سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں
بسایا اور اپنی صاحبزادی خدیجہ بیگم کو عقد میں دیا- ۱۰۴۸ھ میں (۶۸) برس کی عمر میں انتقال کیا اور چنار گڈھ میں اپنے والد کے مزار
مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات از جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب-

دلا وصل حق شیخ واصل نمود + خدا کرد اورا حقیقت پناه + مظفر پے سال چون فکر شد + ندا داد ہاتف شریعت پناه
۱۰۴۸
شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے- ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز
سے شاہ آباد لائے اور محلہ اللہ پور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات نذر کیں ۱۲

(۶۷) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام عبدالرسول خان

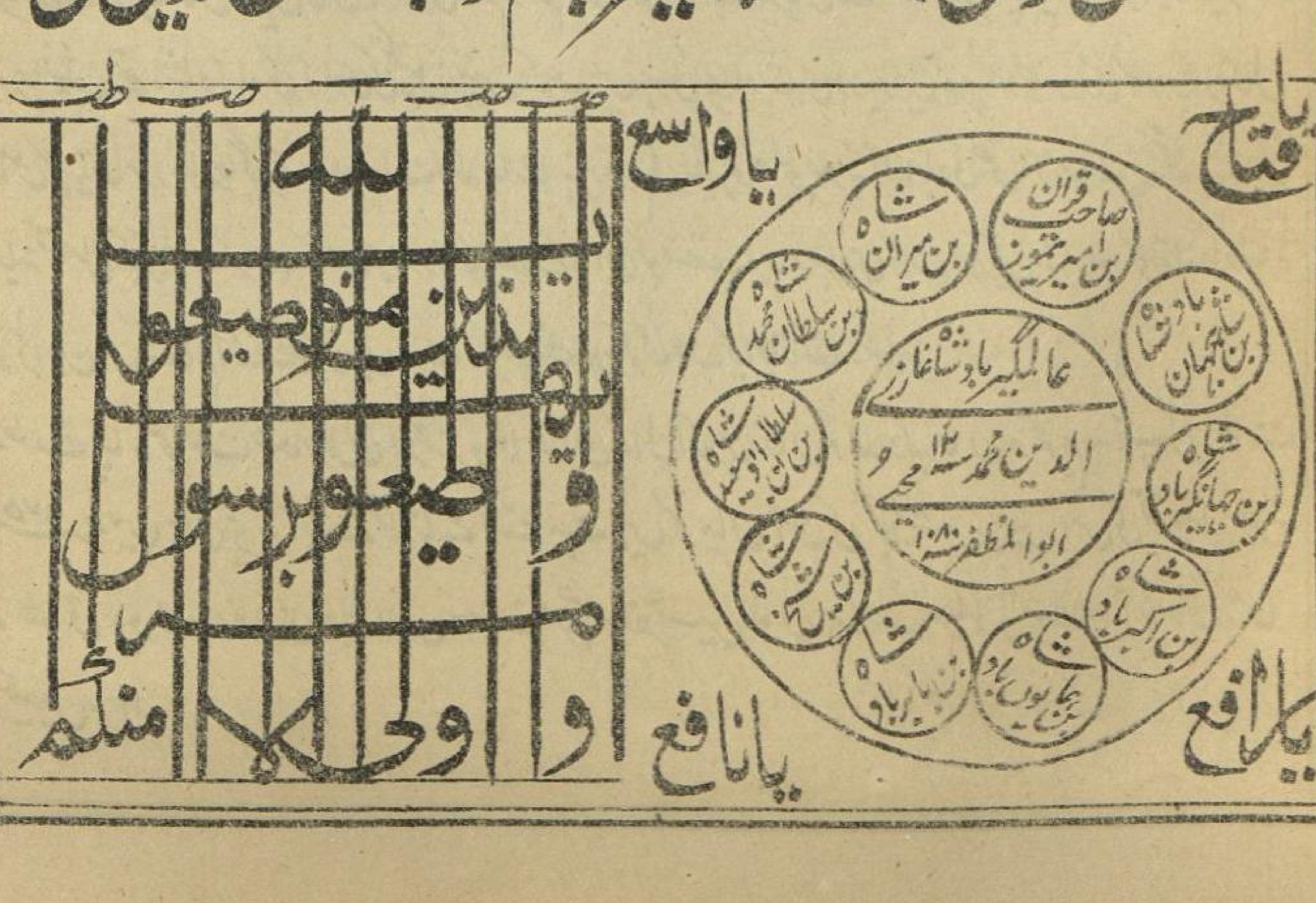


شیخ قیام الدین جیو

شجاعت دستگاه عبدالرسول خان را اعزا

آنکه چون موازی پنجاه بیگه زمین مزروع بموجب سند جداگانه بحقایق و معارف آگاه شیخ قیام الدین جیو بخته بارغ مرحمت نموده شد باید که آراضی مسطور مطابق سند مذکور پیموده و حد حدود نموده در تصرف موحی الیه واگزارند بعلت مزروع هیچ وجه مزاحم نشوند چنانچه دیده و دانسته آراضی مزروع مرحمت شد اگر احیاناً در بصورت خلاف خواهد ورزید و حقایق آگاه بحضور خواهند نوشت مصدر انواع عتاب خواهد افتاد و در ینباب تاکید تمام دانسته حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ هفت هم ذیقعده سنہ ۱۰۹۲ ہجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان



چون بعرضِ اشرفِ اقدس اعلیٰ رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ ازراہ خانہ زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار
خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شدہ از موضع تہ شاہا باد عرف انگئی وغیرہ من اعمال
پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود
مطابق آن شہر موسوم بشاہاباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش موضع
قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات تہ شاہا باد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند
داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہاباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد
آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند درینولا
محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات نواح آن
شہر طلب محصول مینماید درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد ہست از فضل و کرم دربارہ
عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند لہذا
حکم جہان مطاع واجب الاتباع شرف صدور و عز ورود یافت کہ موازی بست و شش موضع ملتمسہ
عملہ پرگنہ مذکور دیدہ و دانستہ حسب الضمن در تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہاباد
مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و
استقبال بانحکم والا کوشیدہ موضع ملتمسہ را متعلق آبادی شاہاباد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند
و در ہیچ وقت و زمان تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و از جاگیر و کرور مستثنیٰ شناسند و از جمیع وجوہات

نوٹ نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا یہ نواب دلیر خان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قائم مقام
اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی ہے بادشاہی دربار میں تقرب اور حضور رسی کا درجہ تام و کمال
حاصل کر لیا تھا موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبہ آلہ آباد کی تھی اور سات پرگنے ہنڈون اور
بیانہ متصل اکبرآباد (آگرے) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے
جو فرامین ان کے نام آئے تھے ان میں بہت اعزاز سے ان کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً
رفعت پناہ شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم۔ آپ کی وفات
۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں اُن کی گنجایش نہیں اس کی تفصیل جن
کو شوق ہو نامۂ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خان صاحب سلیمانی شاہ آبادی میں
دیکھیں۔ ۱۲

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر ساله حکم و سند مجدد نطلبند و از فرموده تخلف و انحراف نورزند- بتاریخ بست و دوم شہر شوال بست و نہم از جلوس میمنت مانوس نوشته شد-

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعه بتاریخ روز پنجشنبه ہفتدہم شہر جمادی الاول ۲۸ سنه جلوس معلے موافق سنه ۱۰۹۶ ہجری

برساله موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة الہیه عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدة الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعه نویس کمترین بندگان درگاہ خلایق پناه محمد شفیع قلمی میگردد که بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خاں مرحوم بعرض مقدس معلے رسید که مبلغ شش لک دام بر پرگنه پالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبه اودھ افزوده شد از موضع ته شاه آباد عرف انگئی وغیره من اعمال پرگنه مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شده بودند مطابق آن درآنجا شہر موسوم بشاه آباد آباد کرده از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش موضع قلیل الرقبه مزرعه دیہات ته مذکور وغیره عمله پرگنه مرقوم که ویران افتاده بودند داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاه آباد شده اند چنانچه مردم شرفا که آبا و اجداد آنہا ہمراه پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمده بودند تاہنوز دران شہر آباد اند در ینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفه سکنه آنجا و باغات آن نواح شہر محصول طلب مینمایند درینصورت باعث ویرانی وطن خانه زاد است از فضل و کرم درباره عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود که جمہور سکنه آنجا جمعیت خاطر آباد باشند. حکم جہاں مطاع واجب الاتباع صادر شد که موازی بست و شش موضع ملتمسه مزرعه ته شاه آباد عرف انگئی وغیره عمله پرگنه مرقوم دیده و دانسته و تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاه آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد-

شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة الہیه عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شائسته انواع عنایت سزاوار اصناف

مرحمت جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۲۹ سنہ مکرر بعرض مقدس و معلی باین شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

عـــ موضع از اصل تبصدیق منہائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

ازتہ شاہ آباد عرف انکئی				عـــ موضع از اصل	
تھوک داندو	کھانڈی	تودھک پور	شہباز پور	مومن پور	نظامپور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	مہیس پور	یوسف پور	چودھری پور	کمال الدین پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
تھوک دھرمکدہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کنھر پور	دلیر پور عرف نعمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پور اودیکر	لکر گھٹہ	ملک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
ازتہ ایگوان				ے موضع از اصل	
سوراپور	جنبک پور	کرم اللہ پور			

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جمدۃ الملک مدار المہام اسد خان ونوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔

عالمگیر بندہ شاہ ۱۰۸۲ موہندا س

عالمگیر شاہی ۱۰۸۲ عبد الرحیم

عالمگیر مرید شاہ ۱۰۸۱ اسد خان

(۶۹) نقل سند منجانب کمال الدین خان

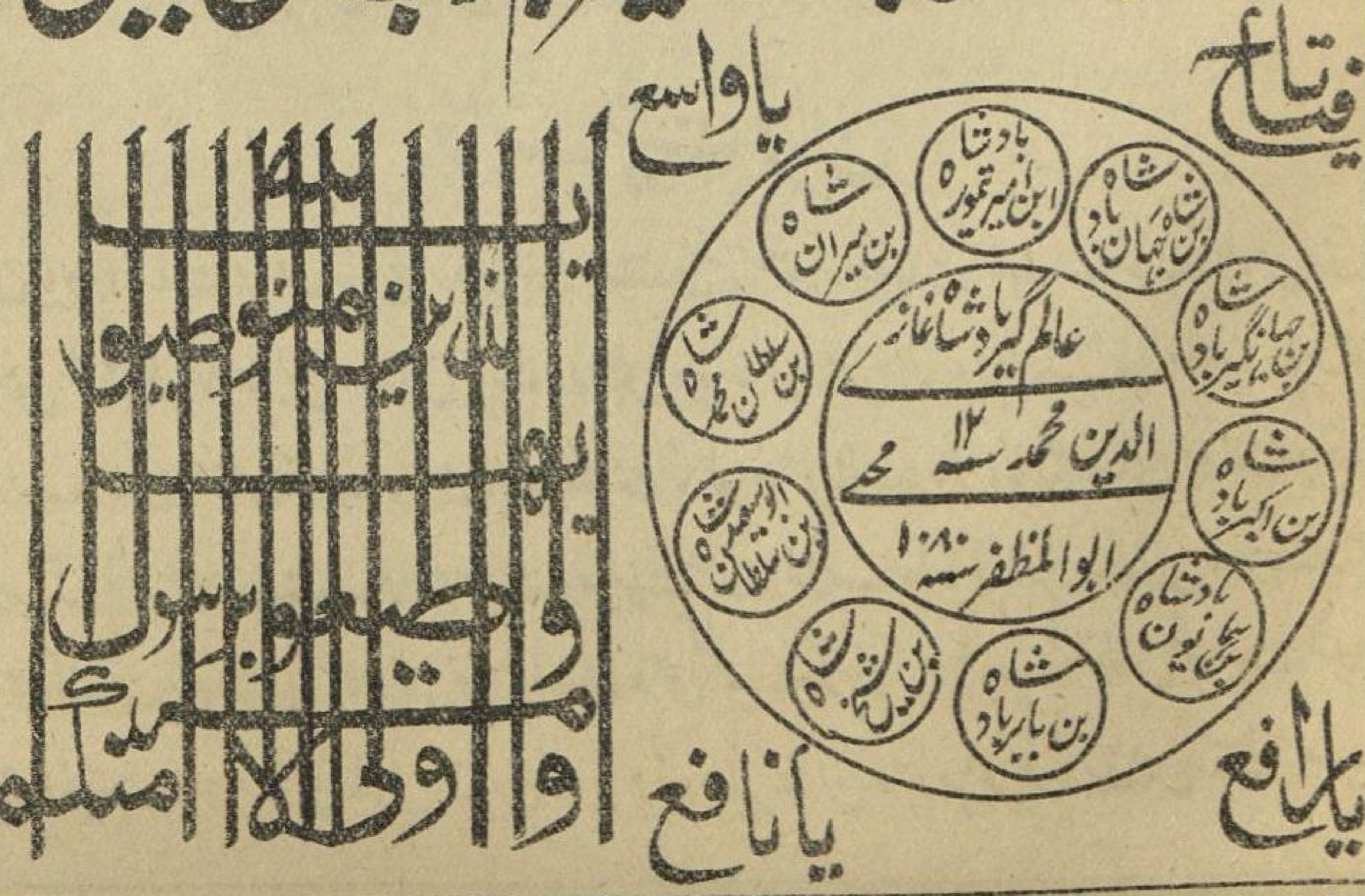
بنام اسمعیل خان مورخہ بست وچہارم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ

مطابق سنہ ۳۰ج والا

متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بوده بدانند۔

موازی بست ویک بیگہ پختہ اراضی افتادہ لایق آبادی درسواد قصبہ مسطور من ابتدا ے فصل خریف سال وسنہ ۱۰۷۹ ف برائے سکونت وآبادی رعایا بنام ملک اسمعیل خان قوم افغان امن زی ازسابق تاحال برفاقت ہمراہی اینجانب صبروتحمل ودلاوری بکار برده لہذا معہ فرزندان مقرر ومعاف نموده شد باید کہ اراضی مذکور پیموده وچک بستہ حدحدود جدا ساختہ بقبض وتصرف مشارالیہ واگذارند کہ سکونت وآبادی ورزیده درشعار تہورانہ سرگرم وہوشیار باشند بوجہی من الوجوه معترض ومزاحم نشوند ہر امور مرجوعہ لازمہ غور ورحیمانہ لازم دارند دریںباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(۷۰) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان



چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ مبلغ شش لک دام از پرگنہ شاہ آباد در بست سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش واخذ سرکار وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرساندہ درینولا نائب فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم دربارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تابحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور وعز ورود یافت کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور دربست تابحیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان او بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساند می باید کہ فرزندان کامگار ووزراے صائب راے کفایت شعار وناظمان فوجداران حال و استقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیدہ پرگنہ مذکور تابحیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن بجاگیر فرزندان او ظہراً بعد ظہر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن مقرر شناسند ودر ہیچ وقت وزمان تا بقاے نسل او بجاگیر دیگرے تنخواہ ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند واز فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ بتاریخ ہفتم شہر ربیع الثانی سال سی ویک از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز جمعہ بست وہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳۱ جلوس مقدس موافق سنہ ۱۰۹۶ھ مطابق ۱۲ اردی بہشت ماہ الہی۔ برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ غلام علی قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید

که مبلغ شش لک دام پرگنه شاه آباد در بست سرکار خیرآباد متعلق بصوبه اوده که از راه خانه زاد
پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانه زاد مرحمت شده از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم
احدی از فوجداران سرکار خیرآباد بعلت پیشکش واخذ سائر وغیره ابواب ممنوعه که معفوه بارگاه
والاست مزاحمت نرسانده در ینولا نائب فوجدار سرکار خیرآباد مزاحمت میرساند درینصورت
باعث ویرانی محال وطن خانه زاد است از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت پیشکش وسائر
وغیره ابواب ممنوعه وتنخواه پرگنه مذکور تابحیات بجاگیر خانه زاد وبعد آن تا بقائے نسل
فرزندان خانه زاد بجاگیر دیگرے تنخواه نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جہاں مطاع عالم
مطیع صادر شد که پرگنه شاه آباد مذکور در بست تابحیات بجاگیر خان مشارالیه وبعد آن تا بقائے
نسل فرزندان وبجاگیر دیگرے تنخواه نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیره که
ابواب ممنوعه معفوه بارگاه والاست بوجہ من الوجوه مزاحمت نرساند - بست وهفتم شهر
رمضان المبارک سنه ۴۲ ج والاموجب تصدیق یادداشت قلمی شد -
شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزرائے رفیع الشان زبده خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناهج مناهج دولت واقبال شایسته انواع عنایت سزاوار
اصناف مرحمت جملة الملک مدار المهام اسد خان آنکه داخل واقعه نمایند -
شرح بخط واقعه نویس آنکه مطابق واقعه است شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة
البهیه عمده وزرائے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناهج
مناهج دولت واقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملة الملک
مدار المهام اسد خان بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان
آنکه بتاریخ بست وهفتم شهر محرم الحرام سنه ۴۳ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس ومعلی بایں
شرح بخط مدار المهام اسد خان آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند -
شش لک دام پرگنه شاه آباد محال وطن در بست -
برساله موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزرائے رفیع الشان زبده خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناهج مناهج دولت واقبال انواع عنایت
سزاوار اصناف مرحمت جملة الملک مدار المهام اسد خان ونوبت واقعه نویسی
غلام علی -

عالم گیر
شاہ
نیل لنۃ خانہ زاد باد

عالم گیر
شاہ
مرید
علی
۱۰۸۱

مرید عالم گیر
شاہ
اسد خان
۱۰۸۱

(۷۱) نقل فرمان شاہ عالمگیر بنام شیخ قیام الدین جیو

از شاہ عالمگیر خور
زمان ذرہ از راہ صدق
خود کمال الدین خان

شیخ قیام الدین جیو

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد

بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الہی مطابق ضمن در وجہ حقایق و معارف آگاہ من ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ فصلی مرحمت نمودہ شد باید کہ موازی مذکور در حال نیک از انجملہ پنجاہ بیگہ مزروعہ و پنجاہ بیگہ بنجر افتادہ خارج جمع بطریق زراعت پیمودہ و چک بستہ وہند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال متصرف شدہ باشند۔ درینباب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریرفی التاریخ چہارم جمادی الاول سنہ ۱۰۹۹ ہجری

تاریخ جمادی الاول ۱۰۹۹
نقل بمطابق ...

جانب پشت

چون در وجہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین صاحب جیو از انجاکہ حسب الامر به تفصیل ذیل برحال پرگنہ شاہ آباد ما بیگہ بگز الہی۔

در موضع خانپور عملہ پرگنہ مذکور بدھند زمین مزروعہ	در جبات بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع
حصہ	حصہ

(۷۲) نقل سند بنام تاج خان منجانب نواب کمال الدین خان

بادشاہ عالمگیر خانہ زاد کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند
قطب خان و بارا خان و سلطان خان و تاج خان قوم افغان مہمند
در سرکار آمدہ التماس نمود کہ مایان بموجب ایماے و ارشاد نواب صاحب
قبلہ مرحوم مغفور براے سکونت و آبادی جائیکہ تجویز فرمودہ موافق آن در مکان
معہودہ آبادی داریم لیکن از باعث شرکت قصبہ برادران دیگر پروانہ مکان آبادی خود از سرکار
میخواہیم الحال موافق اظہار نامبردہ موازی چہل بیگہ اراضی بخیتہ مع حدود اربعہ موافق آبادی قدیم
از سرکار صادر شدہ باید کہ بخاطر جمع تمام معہ فرزندان در مکان مذکورہ آباد بودہ باشند و گاہے
متصدیان سرکار از اراضی مذکور مزاحم و معترض نشوند دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المرقوم
بعمل آرند۔ للعہ کہ بخیتہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد دہورہ دیوان پاپا خان	حد دہورہ محلہ مقرب خان	حد محلہ باقرزئی شرقی	حد دہورہ محلہ بازید خیلان

تحریر فی التاریخ بست و پنجم شہر صفر

(۷۳) نقل سند چودھرات بنام دیون مبارک منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد لعنایت امیدوار بودہ بدانند۔
چون خدمت چودھرائی دلیر گنج و گذرہا از تغیر جمال خاصخیل بمعتمد الخدمت مبارک مقرر و مفوض
فرمودہ شد باید کہ خدمت ماموره را از حسن سلوک براستی و درستی بتقدیم رسانند تا جمہور انام
و مہاجنان و بیوپاریان کاسبان آنچنان سلوک بکار بردہ کہ روز بروز آبادانی شہر بوقوع
آید و تنفسے را از خود متنفر و تشکی نگردانند و مطابق معمول از عمل دستور قابض و متصرف بودہ
باشند دریں باب تاکید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔ شہر ربیع الثانی سنہ ۳۲ جلوس والا قلمی گشت مطابق

(۷۴) نقل پروانہ مہر نواب کمال الدین خان

از اقرار واقعہ تاریخ غرہ رجب المرجب ۳۲ سنہ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند کہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق ومعارف آگاہ شیخ عبد الستار بظہور پیوست بنا برآن موازی دوصد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الٰہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدائے فصل خریف ۱۰۹۷ فصلی بتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت حسب الضمن مقرر ومرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکورہ از ابتدائی مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری واجارہ اینجانب اند پیمودہ وچک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد موا ظبت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ سہ

بتاریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۱۰۱ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی وقانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگا سہائے منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیر آباد منضاف صوبہ اودہ بدانند چون نہیں رام وامرائے چودھریان وبیربل ودھرمداس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول وناکارہ بودند ودر سربراہی کار وامور متعلقہ رسیدن نتوانستند ورعایا وبرایا محال مذکور از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش وواویلا میکرد بنابران نظر بر سرآمد کار ورفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودہرائی وقانونگوئی در محال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگا سہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ اورا چودہری وقانونگوئی پرگنۂ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودہرائی وقانونگوئی مستقل دانستہ

معاملہ تشخیص وتحصیل باستصواب او نمودہ باشد وطریق مومی الیہ اینکہ خدمات متعلقہ خود را براستی ودرستی بتقدیم رسانیدہ وانچہ کفایت سرکار دآبادانی محال وافزونی مال رو بمنصۂ ظہور آید ساعی ومجتہد باشد ورعایا وبرایا را از معاش حسنہ وحسن سلوک خود راضی وشاکر دارد ودستور عہدہ خود مواقف استمرار از سوائے مال سرکار را رعایا متصرف بودہ در لوازم سربراہ کاری ددو لتخواہی کوشد ودرینباب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ نہم ربیع الثانی سنہ ۲۳ جلوس والا۔

شرح ضمن خدمت چودہرائی وقانونگوئی پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد از تغیر مہیس رام ورام رائے چودہریان وبیربل ودہرمداس قانونگویان راجہ درگا سہائے نام کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردید مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل در آبادی قصبہ
للعہ موضع ۲ چک	لعہ موضع ۲ چک	لعہ ر	شاہ آباد
حویلی متعلقہ لعہ موضع ۲ چک	اصلی ہعہ داخلی	اگیوان لعہ اصلی سے	داخلی
تھوک واندو	تھوک	تھوک لہرو	اصلی للعہ داخلی
آغاپور	پڑھوان	پوروہ	سرائے
تھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوہیان
کندھرپور	بگیاوان	نصیرپور	چھٹو
ہرولی	بندہا	اگیوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

پچھلیا اصلی سے داخلی للعہ

کرنامو بھگایوان روپاپور کچھ خواجہ کلان بیجھا نرسیامئو

بتاریخ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۱ھ نقل بدفتر رسید۔

کارپردازان ڈیوڑھی نوابصاحب

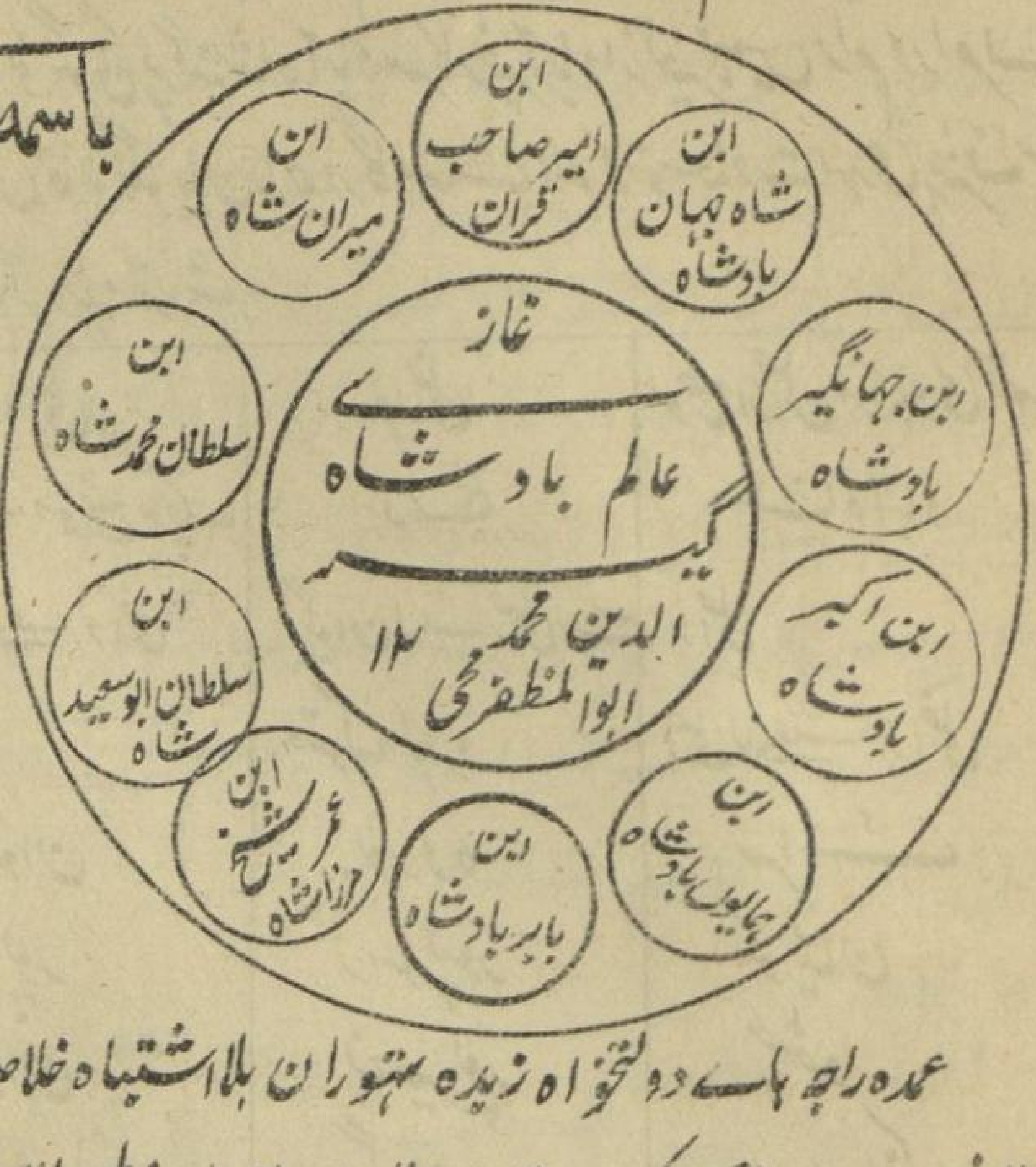
جلال الدین
مہر

محمد مراد
مہر

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

بنام راجہ جی سنگھ والی اودے پور

باسمہ سبحانہ و تعالےٰ شانہ



نقل طغرا

فرمان عالی شان ابوالمظفر محی الدین
محمد اورنگ زیب بہادر
عالمگیر بادشاہ غازی

عمدہ راجہ ہاے دو لتخواہ زبدہ مہوران بلااشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت و احسان مطیع الاسلام رانا جے سنگھ بہ نوازش بادشاہی مفتخر مباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ درین ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہان بانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ رفع فضل و کرم پرگنہ پُر و بدحضور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دار الخیر اجمیر کند و مال ضامن بد ہد بنا برین از راہ ذرہ پروری و بندہ نوازی ان عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام النعام کہ اصل و اضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دو اسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ - دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ و انعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلےٰ بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

ضامن دراجمیر بدیوان آنجا داوہ ہرسال مبلغ یک لکھہ روپیہ جزیہ بہ اقساط مقررہ بخزانہ عامرہ صوبہ مذکورہ داخل می نمودہ باشد۔ دریں باب قدغن بلیغ داند ورسوخ ارادت وبندگے را در درگاہ عظمت وجلال مر مزید احسان وافضال وسود وبہبود حال ومال خویش شناسد۔

نہم شوال سال سی وچہار از جلوس والا نگارش یافت سنہ ۱۱۰۱ ہجری

عبارت پشت فرمان

بہ رسالہ سیادت ونقابت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان

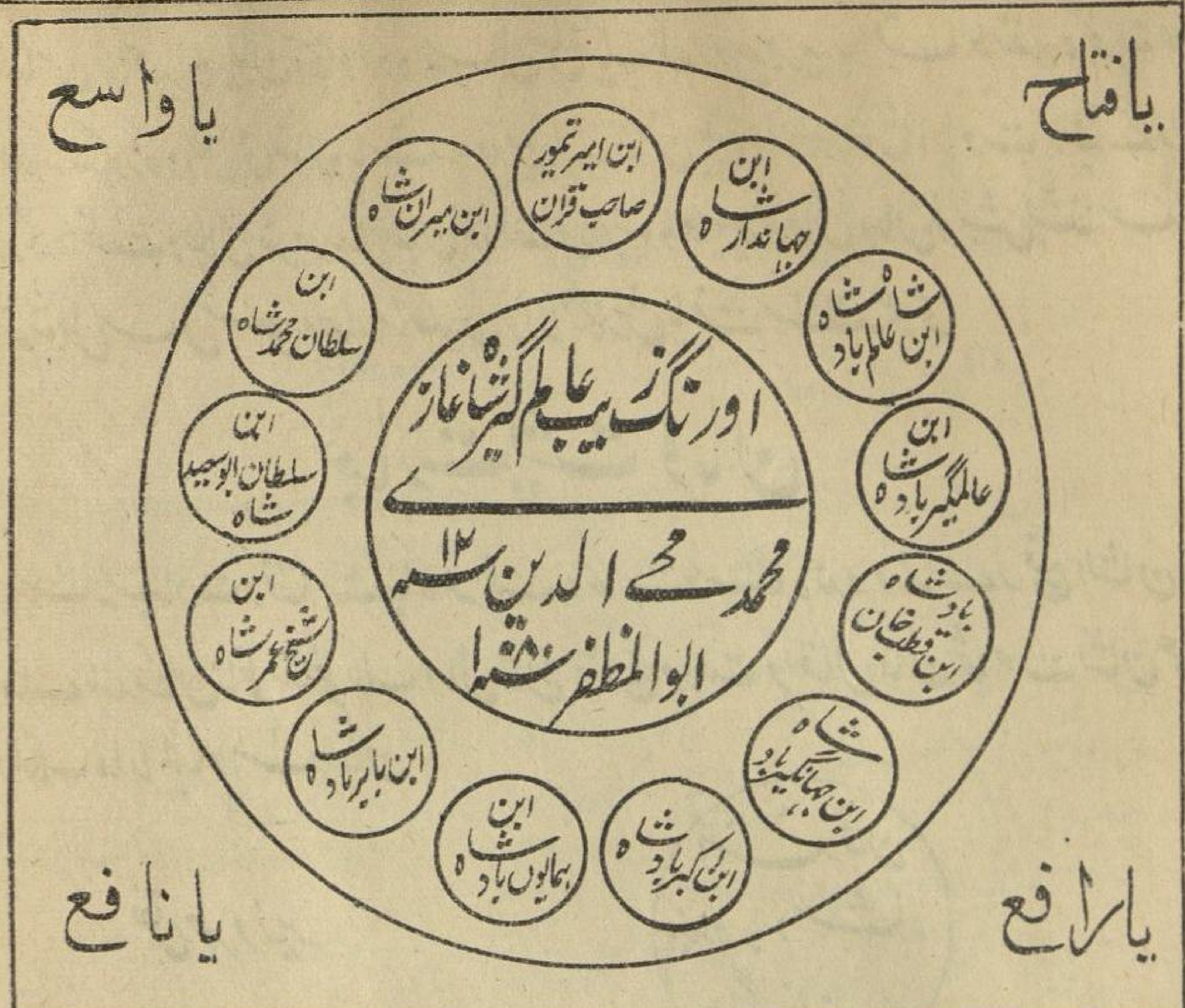
نقل مہر وزیر

اسد خان
بندہ بادشاہ
عالمگیر غازے

طغرائے شنجرف

(۷۷) نقل فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی شنجرفی ہے جس میں فرمانِ ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔



چون بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب فرمانِ والاشان واجب الاذعان یکروپیہ یومیہ ویکصد بیگہ زمین دروجہ مددمعاش رسید سوندپا با فرزندان مقرر بوده داد درگذشتہ سید جمال وغیره ورثہ متوفی از فضل وکرم بادشاہانہ امیدوار حکم اشرف واقدس جہان مطاع + واجب الاتباع صادرشد. کہ یکصد بیگہ زمین از پرگنہ پانی پت مضاف بصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد از محل قدیم دروجہ مددمعاش + آنہا حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصل آنرا صرف معیشت نموده بدعای بقای دولت افزون اشتغال نمایند کہ حکام + وعمال وجاگیرداران وکروریان حاصل واستقبال اراضی مزبور را بتصرف آنہا بازگذارند واصلاً و مطلقاً تغیر + وتبدل بدان راه ندہند. وبعلت مال وجہات واخراجات مثل قلبغہ وپیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ و + داروغگانہ وبیگار وشکار ومقدمی وقانونگوئی و وضبط ہرسالہ وتکرار زراعت وکل مطالبات سلطانی وتکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و درین باب ہرسال تاکید مجدد نطلبند واگر محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بیست وہفتم ربیع الآخر سال سی وچہارم از جلوس والا بود۔

(نوٹ) یہ فرمان دو فٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدوّر کے مربع ہے۔ ۱۲

پشت فرمان

برسالہ سیادت ونجابت پناہ فضیلت وشجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان درنوبت واقعہ نویسی محمد ساقی ـ شرح یادداشت واقعہ ماہ روز چہار شنبہ بست وچہارم شہر جمادی الآخر سنہ ۳۳ جلوس مقدس موافق سنہ ۱۱۰۱ ہجری مطابق ۱۷ فروری ماہ برسالہ سیادت ونجابت مرتبت صدر رفیع القدر سیادتخان ونوبت واقعہ نویسی کمترین سالکان درگاہ خلایق پناہ محمد ساقی قلمی میگردد کہ درباب سید جمال وغیرہ وارثان .... سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بعرض والا رسید کہ بموجب فرمان والاشان مبلغ پنجروپیہ بلا قصور از تحویل فوطہ دار مذکور ویکصد بیگہ زمین از پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش مقرر بودہ شکار خان حکم والا رسانیدہ کہ او فوت شدہ وسی وشش نفر وشانزدہ اسامی ورثہ متوفی امید وارند لہذا یکصد بیگہ زمین بایشان عطا گشتہ در شیوا التصدیق + ہرسہ نشان ... حکم والا صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از محل قدیم در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ شش پسر وچہار دختر ... داشتہ مرحمت فرمودیم واگر در .... ویومیہ را بالطرف شناسند وصدر خرچہا کور نوشتہ تنخواہ دہد واقعہ ہم صفر سنہ ۳۳ بموجب تصدیق غلمی شد ـ شرح دستخط سیادت ونقابت پناہ شد انست .... عمدہ وزرا رفیع الشان زبدہ امرا بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال باین مباہی دولت اقبال خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ در .... فضیلت وشجاعت دستگاہ قابل المرحمۃ والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان آنکہ داخل واقعہ نمایند

شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است .... امرا بلند مکان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رسانید ـ شرح خط سیادت پناہ خانہ زاد لایق المرحمۃ والاحسان مخلصان آنکہ بسبیت و .....

شرح خط سادت ونقابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان مختار خان مہابت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان ....

یومیہ ——— آراضی بموجب فرمان والاشان مرقوم الا جمادی الآخر

بلا قصور از تحویل فوطہ اسد پرگنہ پانی پت از پرگنہ مذکور سنہ جلوس والا در وجہ مدد معاش

۸ر ۱۰ بیگہ سید سوند با مقرر بود او فوت شد

ویومیہ مذکور مطرف شد

در نیولا بشار الیہ وغیرہ مرحمت شد

بتاریخ ۱۱ ررمضان ۱۵ھ جلوس ۱۱۱۱
موافق سنہ ۱۱۱۱ بموجب نقل بہ نظر رسیدہ
.... عبد اللطیف

تاریخ ۱۱ ررمضان ۱۵ھ
نقل بمہر بود م نصر ستی ت
عبد اللطیف

اس کے ذیل میں پسران و دختران کی تقسیم ہے
جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی
لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ
صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نور بی بی
لعکہ

(نوٹ)

اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھے گئے لہذا صورت نویسی کردی گئی - ۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب مہ موسوم نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

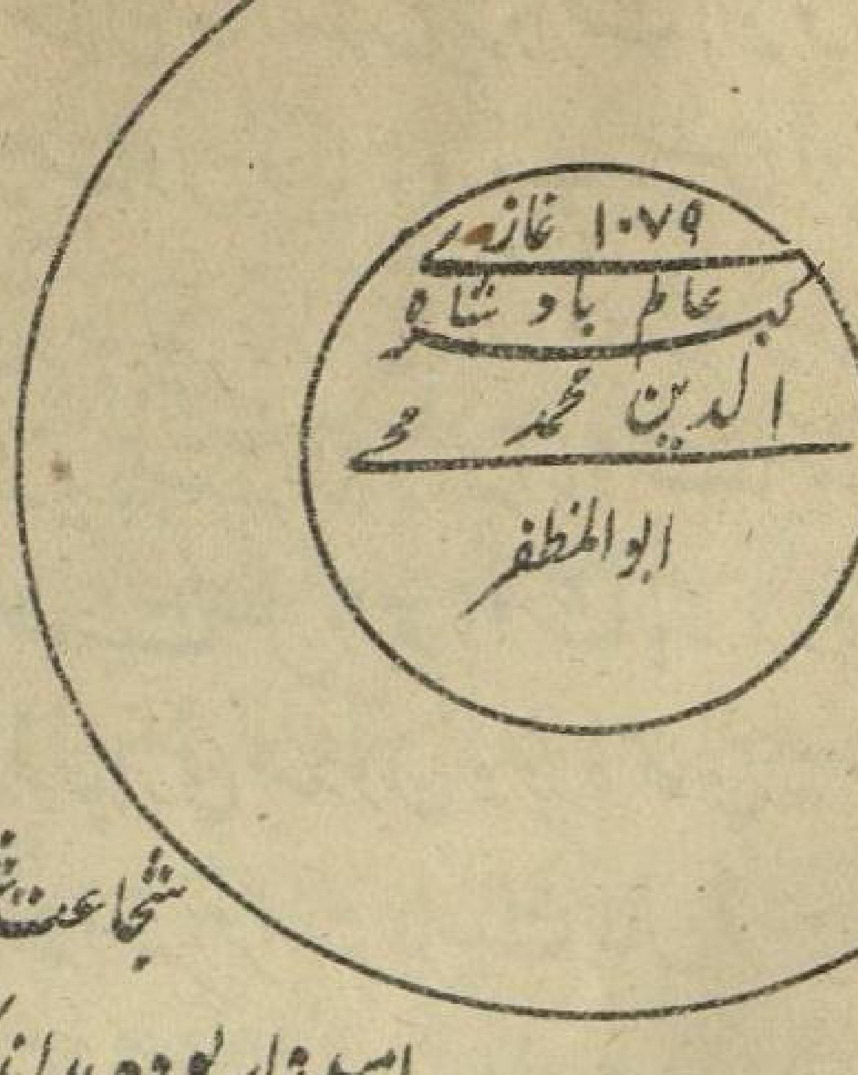
الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ (بخط طغرا)

(بخط طغرا)

یاایھاالذین امنوااطیعوااللہ واطیعواالرسول واولی الامرمنکم

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا کج لپیٹ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہے اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامہ مظفری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہے - اس فرمان کی سطر بہ سطر بجنسہ نقل کی گئی ہے کہیں کہیں زائد نقطے ہیں کہیں نہیں مدار درخط نستعلیق بہت عمدہ اور واضح ہے - خوش نویس گ کا ایک ہی مرکز لگاتے ہیں ۱۲-



شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہانہ

امیدوار بودہ بداند کہ ہنگامی کہ فروباصرہ دولت غرہ حشمت نوبادہ حدیقہ خلافت گزین ثمرہ شجرہ سلطنت فرزندزادہ برخوردار عالی نسب بحر کرم را گرامی در شاہزادہ محمد بیدار بخت بہادر جاتان بدسگال را بسیہ و گوشمال × نمودہ قلعچہ سینسنی را کہ مسکن و متوطن سرگروہ جاتان است قہرا و قسرا مفتوح ساخت راجہ بشن سنگہ نبیرہ راجہ رامسنگہ متعہد گشت کہ بقیۃ السیف آنگروہ تما .... را × در عرض شما بقتل و استیصال رسانیدہ ستار قلعہا آنہا را بحیطہ قبض و تصرف درآرد و از جہت انصرام کار مصالح توپخانہ وغیرہ بر طبق التماس و × از سرکار فلک اقتدار

ا؎ تاریخ مخزن اخبار کے صفحہ ۱۳۰ میں ہے کہ جب فرقہ ست نامی جو بیراگی فقیروں سے تھا اور اُس نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کرکے بادشاہی ملازموں سے مقابلہ کیا ہے تو اورنگ زیب نے کمال الدین خان کو اُن کی گوشمالی کے لیے بھیجا اور انہوں نے وہاں پونچکر اُن کی تنبیہ و گوشمالی کرکے ان باغیوں پر فتح حاصل کی اس مہم میں ان کے لشکر میں منجملہ دیگر پٹھانوں کے سرست خان نے بڑی بہادری کی ہے چنانچہ اسی عہد میں اس مہم کے متعلق ہندی زبان میں کبت بنایا گیا تھا جو کتاب مذکور میں مندرج ہے اور اس کی نقل یہاں پر درج کیجاتی ہے

اورنگ زیب پرتاب بلے جن کوب کمال دین بول ہکارو ÷ مار پڑی ست نامن کو تھان ہمت کو سبھی ہارو ÷ تھان پھٹا او پھلے سرست خانصاحب کرور گنوار کو دل مارو ÷ دیکھ رہے امراو سبھی جہان یا نو کتو تھان پا نو نہ ٹارو۔

۲؎ ۲۳ جلوس مطابق ۱۰۹۱ ہجری میں جب جاٹوں نے سر اُٹھایا اور ہنڈون بیانہ جو اکبر آباد کے متصل ہے وہاں آکر لوٹ مار مچائی تو عالمگیر نے شہزادہ بیدار بخت کو مع لشکر کے بھیجا اور شہزادہ نے وہاں جاکر قلعہ سینسنی کو جو اُن سرکشوں کا مسکن تھا برباد کیا اور اس کے بعد شہزادہ نے راجہ بشن سنگہ کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس گروہ کو قتل و قید کرکے ان کی گڑھیاں چھین لو اور ان پر اپنا قبضہ کر لو تاکہ ان موذیوں سے جو بے امنی پھیلی ہے وہ سرزمین پاک ہو جائے اور مخلوق کو راحت حاصل ہو چنانچہ راجہ مذکور اس کام میں مصروف ہوا اور جو کچھ اس نے پیشگاہ بادشاہی سے امداد (دیکھو صفحہ ۱۱۲)

(نوٹ) اس مہر کے گرد تیرہ سلاطین ماسبق کے اسمائے گرامی ویسے ہی ہیں جیسے کہ صفحہ (۱۰۸) کی مہر میں ہیں۔ ۱۲

مرحمت شد و ہرچند مشار الیہ قلعہ سوگر را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفہ ضلالت
قرین را از نسر من برانداختہ بکجز فتور و اختلال × اضلاع پرداخت آنفرقی بیباک خیرہ سری
مانع منازع دست تغلب و تصرف بر پرگنہ منڈون و بیانا و روپ باس و بہسا در وغیرہ مافیہ
غبار جور و بیداد برانگیختند و عمال پادشاہی و جاگیرداران و از رہگذر استیلا و استعلای سرکشان
و متمردان مجال استقامت در محال مرقوم ندیدہ بمستقر الخلافہ اکبرآباد شتافتند و ازانجاکہ شجاعت
شعار × بیش منصب و خانہ زاد سپاہی کارطلبست فضل و کرم بادشاہانہ ازراہِ ذرہ پروری و
عاطفت گستری اورا بعنایت خدمت فوجداری منڈون وغیرہ محالی کہ × اسامی آنہا درظہر
اینمنشور لامع النور عز نگارش پذیرفتہ نواختہ و سرافراختہ بمرحمت بحال فرمودن مشروط بشرطین
بشرط خدمت حال و عطار جاگیر × دران نواحی کامیاب مراحم و مواہب گرداند باید کہ شکر سپاس
الطاف قدسی بجا آوردہ و بمجرد وصول اینفرمان والاشان مفترض الاذعان بسپر × خویشتن را
باجمعی از سپاہ چن نوار شتخان کہ از تغیر او بفوجداری دہاموتی وغیرہ سربلند گشتہ درآنجا گذاشتہ
خود باجمعیت شایستہ بر جناح استعجال چہ ستابتر بخدمت مفوضہ شتنابد و در بند و بست

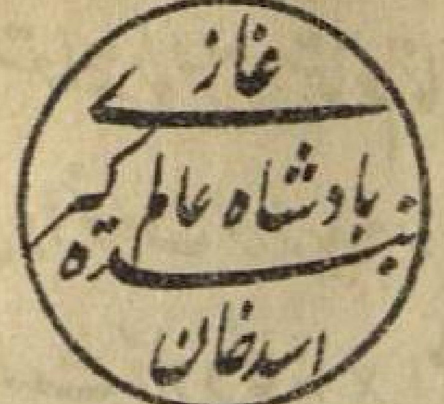
بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۱) - چاہی وہ اس کو پہونچائی گئی توپخانہ حسب التماس اس کے پاس بھیجا گیا راجہ نے ان کے قلع وقمع کرنے کے
لیئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوگر چھین لیا مگر جیساکہ انصرام اس مہم کے لیئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا
یہ جماعت بڑی اور نہایت شورہ پشت تھی اس لیئے اک سخت زبردست ہاتھ کی ضرورت تھی ایسا شخص جو مدبر شجاع ہو
اور اُس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جیب راجہ بشن سنگھ (بشن سنگھ کا منصب ہزاری چارسو سوار کا
تھا ان کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۲۵ سنہ ج مطابق ۱۰۹۱ھ کو اُن کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایتیں شاہانہ
بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ راٹھوروں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے
بعد ان کا بیٹا جبینگہ تھا جس کو خطاب راجہ جبینگہ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو پانسو سوار کا تھا بشن سنگھ کے باپ
کا نام کشن سنگھ تھا جو رام سنگ کے بیٹے تھے رام سنگھ راجہ جبینگہ جے پوری کے فرزند تھے کشن سنگھ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا
منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے یہ اپنے بیاں کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۹۳ھ مطابق
۲۵ سنہ جلوس میں کام آئے - یہ خاندان مہاراجہ مانسنگھ نورتن دربار اکبری کا ہی) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ
اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈون بیانہ روپ بان بہسا ور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے حاکم
اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دارالخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگ زیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس
مہم کے لیئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۳)

حدود متعلقہ خویش اہتمام تمام بکار بردہ جاتان فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگراز جادہ × اطاعت و انقیاد عدول وانحراف ورزیدہ راہ خلاف وعناد پیمایند بقتل واسیر در آوردہ ساحت الحدود را از وجود ظلمت آلود کا نہ × اہل عصیان وطغیان پاک سازد وآنچنان جد وجہد شایان نمایان معمول دارد کہ احدی از گردنکشان وآشوب منشان شواند پیرامون متعلقہ او عبور × ومرور نمود و علاملان مندون کہ خالصہ مقرر یست وگماشتہائی جاگیرداران بخاطری مطمئن در محال متعلقہ خویش متمکن کردند وتولیہ واستمالت × رعایار مالگزار ومعموری وآبادی محال وافزایش محصول فصل بفصل وسال بسال وامداد واسناد عمال مساعی محمودہ دستودہ برفرار ظہور آرد × درین امور تاکیدات شدید بلیغ داند ودر خور حسن عمل امیدوار نتائج نیک باشد گرز بردار حامل نمیثال عظمت وجلال ازپیشگاہ عزّوجاہ × مامور شدہ کہ آنجا نہ زادرا بر سبیل تعجیل بی توقف وتاخیر بخدمت مفوضہ برساند نہم محرم الحرام سال سی وپنجم از جلوس معلی تحریر یافت ×

پشت فرمان

رسالہ سیادت ونقابت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ عمدہ وزرآ رفیع الشان..... بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شجاعت نشان جملۃ الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۲) بیش منصب کار طلب خانہ زاد بادشاہی ہو تم کو منڈون بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہے اور تم فوجدار وہاں کے کیئے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جاکر مفسدوں کی سرکوبی کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو پھر کوئی دقیقہ ان کی بربادی کا اُٹھا نہ رکھنا تاکہ وہ ملک اُن شرکشوں سے بالکل صاف ہو جائے اور عامل وگماشتے مطمئن ہوکر وہاں کے محالات میں قیام رکھیں اور رعایا کی دلجمعی اور مالگزاری کا اضافہ اور وصولیابی کا انتظام خاطر خواہ ہوتا رہے تم کو وہاں جاکر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت ادا کرنا چاہیئے بوجہ عجلت کے یہ فرمان گرزبردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خاں منڈون بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع وقمع کر ڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی سرزمین منڈون سے فساد کا غبار بالکل مٹا دیا ہر طرح کا امن پھیل گیا اور بدستور کاروبار جاری ہو گیا بادشاہ نے ان کی کارگذاری وخوش تدبیری پر نہایت تحسین کی اور اُن کے منصب میں جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خاں کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے چنانچہ بعض ان کے نامور افغانوں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پروانے عنایت کیئے بایام غدر تک اُن جاگیروں کے فرمان جو عالمگیر کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے شاہ آباد میں باقی تھے اب نہیں رہے - ۱۲ -



مدار المہام اسد خان

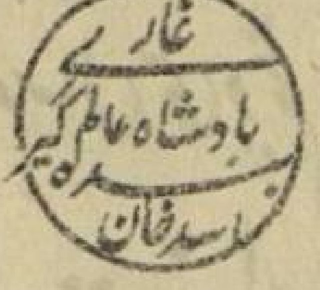
فرمان کی پشت پر کچھ تفصیل ہے جو صاف پڑھی نہیں جاتی جتنی پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے

معہ سلسلہ

ے پچہ

بدایوں وغیرہ زر بعہ راجہ لعل سنگھ — حصہ محال

ے پچہ



سر — سر — سر —

ہنڈون — او محال — محال — داکرتور محال

سر — سر — سر — سر

بیاتا محال — پچوارہ — ے پنہ — لساور محال

سر —

اوب اس زر بعہ اعتماد خان — محال

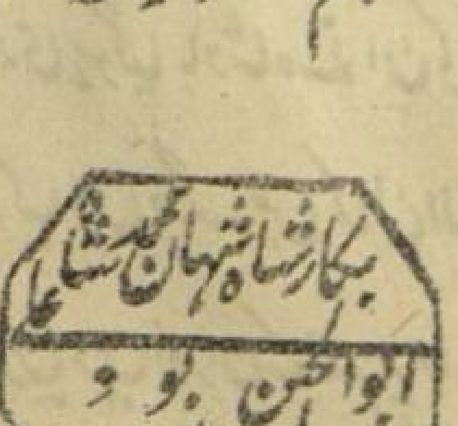
سر —

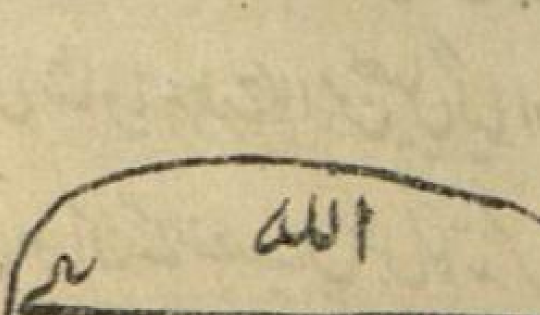
لودسون — زر بعہ اسد — محال

(۷۹) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم



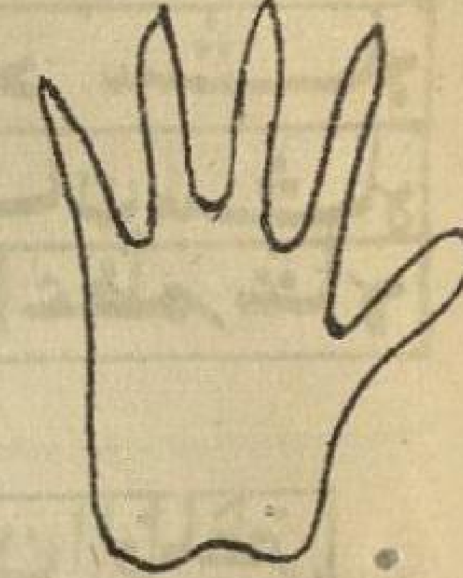




الله

پادشاہے





زبدۃ الامثال والاقران والاکفا و الاعیان

چکنا نایک بتوجہات مستظہر و مباہی بودہ بدانند

کہ بموجب نوشتہ شجاعت و تہور دستگاہ شمشیر خان معروض دولت اقبال عالی شاہے گردید کہ از یاوری بخت و مسعودی طالع مآل کار را ملاحظہ نمودہ ارادۂ تحصیل سعادت ملازمت کہ سرمایہ دولت جاودانیست نصب العین خاطر دادہ و نظر بتقصیرات پی در پی کہ بکرات درمیان آوردہ نشان قول عفو جرائم میخواہد لہذا از راہ فضل و کرم رقم صفحے و بخشش بر جریدۂ معاصی او کشیدیم و بعد دریافت سعادت ملازمت درباب انعام ہشت موضع چیتاپور بحضور پرنور مقدس معلی نوشتہ التماس آن خواہیم نمود باید کہ بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی بشتابد کہ انشاء اللہ تعالی بدرجۂ کمال خود رسیدہ درمیان اقران مایۂ افتخار خواہد اندوخت ہژدہم شہر ربیع الاول سنہ سی و شش از جلوس والاقلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الله

پادشاہے

شان عالی متعالی
پادشاه
جهان شاه
محمد اعظم شاه

غازی
عالمگیر بادشاه
محمد
اعظم شاه بن



بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
پادشاه غازی

زبدة الامثال والاقران عمدة الاکفاء والاعیان چکنا نایک بتوجهات
مستظهر ومباهی بوده بداند عرضداشت آن زبدة الاقران متضمن اراده
آمدن حضور والتماس تعین لچهمی کانت وچنتو چپنا دو نکاسور وارسال نشان عنایت
عنوان رسیده بهره اندوز مطالعه عالی گشته موحی الیهم را بروفق التماس او پیش الخلاصة
الاماثل فرستادیم واز راه فضل وکرم نشان مرحمت فراوان محلی به پنجه خاص مرحمت شده و
تفاصیل منصب وزمینداری وغیره که بپیشگاه خلافت وجهانداری جناب دولت عالی
متعالی درجهٔ اجابت وپذیرائی یافته در ضمن آن ثبت گشته باید که خاطر خود را من کل
الوجوه مطمئن داشته همراه نام برده ها روانه به رفیعه منیعه شود که بعد از رسیدن حضور
بعطائے فرمان والاشان واسناد دیگر سربلند خواهد گردید وجمیع ملتمسانش که مقبول
درگاه آسمان جاه گردیده بادراک آن سر افتخار باوج افلاک خواهد رسانید تاریخ غرهٔ
ذی قعده سنه سی وشش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔

عـــه ضمن مقدمات چکنا نایک که بجواب باصواب رسیده

التماس ـــــــ
آنکه منصب پنجهزاری ذات پنجهزار سوار
وجاگیر در نصرت آباد سرافراز شود ضامن
اول معاف گردد منظور شد

التماس ـــــــ
آنکه روز ملازمت پنجهزار روپیه نقد
وخلعت واسپ وزین و پدک
مرحمت شود منظور شد

التماس ـــــــ
داغ وتصحیحه وخوراک دواب
معاف شود منظور شد

التماس ـــــــ
آنکه زمینداری سرکار نصرت آباد مرحمت
شود درین باب حکم مقدس معلی
صادر شده که بدستور پام نایک

التماس ـــــــ
درباب دستور نهاری ۱۱۰۰۰ وغیره
هشت مواضع معموله پرگنه چیتیا پور نموده بود
حکم صادر شد که بدستور پام نایک و
زمینداری مواضع مذکور نیز بدستور نایک
منظور وآن نقدیات در جاگیر مرحمت خواهد شد

التماس ـــــــ
که درباب زمینداری فیروزگده وفیروزنگر
نموده بود حکم شد که بدستور پام نایک

التماس ـــــــ
که درباره زمینداری الملاد رنبولا از سرکار
نصرت آباد برآمده داخل سرکار بیجاپور
گردیده نموده بود حکم والا صادر شد که
بدستور پام نایک

التماس ـــــــ
نموده بود که بعد از ملازمت فدوی گماشتها
درمحال زمینداری دخیل شوند و هرکه از
رفقاے پیدیا جدا شده پیش فدوی آمده
شریک کار بادشاهی شود تقصیر او معاف
گردد اینکه رجوع نشوند مفسدان
مذکور را بنده تنبیه خواهد کرد امیدوار
کمک شاهانه درین باب التماس درجه پذیرائی
اقتران یافت

التماس ـــــــ
آنکه بعد ملازمت فدوی افواج قاهره
به تنبیه پیدیا متوجه شوند وعوض والتماسے
از و منظور نگردد و وکیل او راه نیابد
لغو اجابت رسید۔

التماس ـــــــ
نموده که درباب زمینداری سرکار گلبرگا
بحضور نوشته شود منظور شد

التماس ـــــــ
نموده که بعد از ملازمت فدوی
در سرانجام مطالب برادر زاده
باسد یونایک بسمع رسید توجه
مبذول شود منظور شد

التماس ـــــــ
نموده که فدوی بملازمت سرافراز
میشود سوار و پیاده که رفیق پیدیا بوده
بافدوی خواهند بود اسپان وشتران
وگاوان از بعض افواج بادشاهی که

بدزدی رفتہ بود نزد آن جماعہ خواہد
بود ہر چند لشکریان اہل خود نشناسد تا بہ
پس دادن آن حکم نشود کسے مزاحم
نہ گردد درین باب دستک مرحمت
شود منظور شد۔

التماس

نمودہ کہ برائے پانصد سوار دو ہزار
پیادہ از قرار بست و پنج روپیہ درماہہ
سوار و ہفت روپیہ درماہہ پیادہ تا
ایام تنخواہ جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظہ
موجودات پیادہا بدستور کرناٹکیان
بلا قید چہرہ باسم نویسی چیزے
مرحمت شود امر شد کہ دو ہزار روپیہ
بصیغۂ مساعدہ برائے سواران بدو
دفعہ مرحمت خواہد شد و بعد تنخواہ جاگیر
در سال اول وضع خواہد گشت و پیادہا
در سرکار والا بضابطہ کرناٹکیان نوکر
خواہند گردید

در باب فرمان عالیشان و پروانہ مہر
جملۃ الملک و دیوان صوبۂ بیجاپور
متعلقۂ انعام دیہات و زمین و دستور
زمینداری بر چیندہ کہ تفصیلش در ذیل
مندرج است التماس نمودہ بدرجۂ اجابت
رسیدہ درین باب بحضور پرنور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

نمودہ کہ تا انجام مہم پیدیا فوجداری
نصرت آباد شخصے کہ دولتخواہ و
دلسوز مقرر شود امر شد کہ در پیادہ
بحضور لامع النور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

آنکہ موضع داکن کہیر کہ وطن قدیم
و زمینداری اوست بعد اخراج پیدیا
شقی برائے اقامت او عنایت شود
درین باب امر شد کہ بعد اخراج شقی
و گرفتن نوپہا وغیرہ سرانجام آنجا
و انہدام قلعۂ موضع مسطور عنایت
خواہد شد۔

التماس

فیل درجناب عالی بدرجۂ اجابت مقرون گشت درین باب نیز بحضور پر نور نوشتہ خواہد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف . . . . پرگنہ الملا سرو یسمو کھی

پرگنۂ حویلی کندورہ سرو یسموکھی

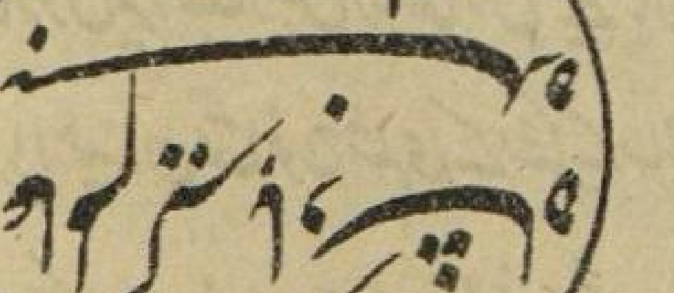
پرگنہ تالی کوٹہ سرو یسموکھی وناڑگوڑگی

پرگنہ فیروزگڑہ عرف . . . کر سرو یسموکھی

پرگنہ چتاپور سرو یسموکھی متعلقہ انعام مواضع . . . پورو . . . وغیرہ ہشت وبہ علاقہ پرگنہ مذکور

فیروزآباد عرف . . . سرو یسموکھی

. . . درملک تلنگانہ . . . . و . . . . و . . . . درتنخواہ حصۂ ذات



[illegible]
[illegible]

(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

غازی
بندہ بادشاہ عالمگیر
اسد خان

چودھریان وقانونگویان ومقدمان ورعایا ومزارعان پرگنہ سہندہ سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد بدانند کہ

چون مبلغ ہفت لک وشصت ہزار دام از پرگنہ مذکور از تغیر چاند من ابتداے خریف بجاقوی ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت وشجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع دراین موافق جہان ومعمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند داز ہیچ حسابے وصلاح وصوابدید خان موی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۳۷ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہندہ سرکار سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاند کہ از ثلث ربیع بجاقوی ئل تاییلاق انتداے فصل خریف بجاقوی ئل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دست وقلم خاص عالمگیر کہ بشاہزادہ محمد اکبر بقلم آمد

فرزند دلبند نور البصر لخت جگر بجان برابر بلکہ از جان عزیز عزیز تر بتوجہات خاص الخاص مستظہر بودہ بداند۔ خدا گواہ است کہ بابدولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہ اورنگ زیب کی فطرت ہی میں بدگمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے اکثر امرا و اہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لیئے بالآخر اُس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لیئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں نے کچھ ایسا جادو چلا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

عزیز تر می داشتیم و رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض مآثر بود - اما آوازۂ بے سعادتی خود بحیلہ بازی راجپوتان ابلیس کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر شدہ آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنم و چہ چارہ سازم - از استماع احوال کثیر الاختلال پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سراپائے خاطر میگردد بلکہ لذات جسمانی ہم تلخ شد -

واسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آن فرزند سادہ لوح را بر جوانی خود ہم رحم نیامد و بر اہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدترین حالت در قید و حبس راجپوتان بد نہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوئے بچوگان اختیار گواران افغانان و خیزان و گریزان ہر طرف چرخ میزند از انجا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزندان ازلی است ہر چند ازان فرزند تقصیرات عظیم سر زدہ نمیخواہم کہ در خور کردار سزا رسد ؎

گرچہ پسر تودۂ خاکستر است | بر سر چشم پدر و مادر است

گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر برہنموئی بخت از کردار ناہموار خود پشیمان گردیدہ بملازمت مشرف شود فا بر صفحہ زلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال نگزا ئیدہ باشد دربارہ او جلوہ ظہور گیرد - ہر چند ظہور عنایات را ذات ما حضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں فوج کشی یا معرکہ آرائی کرنا بھی کسر شان تھا اس لیئے حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی فتنہ پردازیوں اور شاہزادے کی ابلہانہ غرور و نخوت کا دفعتہً خاتمہ ہوگیا اور چونکہ اس موقعہ پر شہنشاہ کے منشیانہ قلم نے پولٹیکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچہ کاغذ نے راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا اس لیئے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اُس دلچسپ مراسلت کو بلفظہٖ درج کر دیا جائے - یہ مراسلت ظہیر الانشا صفحہ (۵۴ تا ۶۰) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب خان صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے - یہ اخیر جواب اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ

براہ راست راٹھوروں کے ہاتھ میں پونہچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے اور اُن کے دلوں میں شاہزادے کی طرف سے ایسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں کہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا یا اس کا ساتھ دینا خلاف مصلحت سمجھکر کسی حیلہ سے سنبھاجی راؤ والی ستارا کے پاس بھیج دیا شاہزادہ چند روز وہاں رہا لیکن آخر کار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہوکر شاہ ایران کی حمایت کے بھروسے پر سیستان چلا گیا اور وہیں مرگیا - مفتاح التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوح مزار پر یہ حسرت ناک شعر کندہ ہے - ؎

از جفائے چرخ و از بے مہری اورنگ زیب
برد اکبر آرزوئے تخت ہندستان بگور

یہ واقعہ قریب ۱۱۰۷ھ / ۱۶۹۵ء کا معلوم ہوتا ہے - یہ مراسلت بھی اس سے کچھ پہلے کی ہوگی ۱۲

اما چون طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب آنست که یکمرتبه خود را بحضور رسانیده ننگ این بدنامی از سر خود ساقط سازد و جبونت که سر کردۂ اجماعت بود رفاقت وہمراہی که باد ارا نشکوه نموده از غایت اشتهار محتاج بیان نیست آن فرزند باعتقاد و گفتار آنها ہر سودائے خام که بخته باشد جز پشیمانی نتیجہ دیگر نخواہد دید یقین واند زیاده توفیق رفیق او و راه راست نصیب باد۔

(۸۳) نقل عرضداشت شاہزاده محمد اکبر

در جواب ہمیں فرمان بپادشاه اورنگ زیب عالمگیر نوشته

حضرت قبلۂ کونین و کعبہ دارین۔

عرضـــــــــــــــــــ می رساند

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت بتقدیم رسانیده بموقف عرض فرمان والاشان که نامزد اصغر ترین فرزندان گردیده بود در خوشترین زمان و نکوترین آوان پرتو ورود فرمود آداب فرمانبرداری بجا آورده سواد آن را چون سرمه در بصر بصیرت کشیده و از مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیده دیدۂ دل را نورانی ساخته آنچه بقلم نصائح رقم مرحمت شیم بہدے چند تردامنش یافته بود در جواب ہر باب شرحی مختصر معروض میدارد۔

چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواہد بود۔ مرقوم شده بود که مابدولت و اقبال او را از ہمه فرزندان عزیز میداشتیم و از راه بے سعادتی خود از ین نعمت عظمی بے نصیب بوده خود را در طوفان بے تمیزی افگنده۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچه رضاجوئی و خدمت پژوہی پدر بر ذمۂ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیرخواہی حال و مآل و حقوق چند بر ذمه پدر ہم از پسر است المنت للہ که تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت منقصر نگشته و عنایات آنحضرت را تا کجا شرح دہد از ہزار یکے و از بسیار اندکے گزارش میدہد که رعایت و حمایت فرزند کوچک پیش نہاد پدر بزرگوار ہمیشه و ہمه جا مقدم است و حضرت که برخلاف آن بجانب ہمه فرزندان بے التفاتی فرموده پسر کلان را خطاب شاہی نامزد فرموده ولیعہد خود گردانیدند

این معنی از کدام عدالت و انصاف توان شمرد۔

در مال پدر حق فرزندان مساوی است یکے را برافراختن و دیگرے را برانداختن کدام شرع و دین و آئین است آن بادشاہ حقیقی حکیم مطلق دگر است کہ در کارخانہ قدرتش و حکمتش چون و چرا را راہ نیست نواختن و برانداختن وابستہ حکم اوست کہ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ[1] لیکن سبحان اللہ شریعت منشی و حقیقت گزینی و معرفت بینی حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ ع تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد۔ در حقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود بدولت پیمودہ باشند چگونہ بے سعادتی توان گفت۔ ؎

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بر طریقۂ پدر باشد۔ وَاِنَّا عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ مُّھْتَدُوْنَ[2]۔

ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز ÷ حضرت سلامت مردان رنج و محنت بر خود پسندیدہ اند و پادشاہان پیشین مثل حضرت صاحبقران عرش آشیانی محنت ہا انگیختہ بمقاصد ما فی الضمیر کامیاب گردیدہ اند ع براحتے نرسید آنکہ محنتے نکشید۔ از جرائد تواریخ مبرہن است تا کہ رنج ظلمات نکشد لذت آبحیات نچشد۔ آنکہ محنت نبرد ثمرۂ راحت نخورد کہ گل بے خار و گنج بے مار نباشد ؎

عروس ملک کسے در کنار گیرد چست کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

از آن جا کہ در پے ہر رنج راحت است بعین عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ قریب الایام صورت مراد بوجہ احسن جلوۂ ظہور گیرد و پریشانی و سرگردانی بکامرانی و شادمانی مبدل گردد۔ رقم پذیر شدہ بود کہ جسونت کہ سرگروہ الجماعت بود رفاقت و ہمراہی کہ با دارا شکوہ نمودہ بر عالم ظاہر است قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ حضرت بجا می فرمایند اما بمغز سخن نمی رسند کہ خود مغز ندارند۔ در اصل دارا شکوہ باین جماعت عناد داشت از نتائج آن دید آنچہ دید اگر از اول باینہا میساخت ہرگز کارش باین غایت نمی کشید حضرت آشیانی باین جماعت رابطہ خویشی مؤکد کردہ بتقویت اینہا ملک ہندوستان بضبط و ربط در آوردہ اند و این جماعت آنست کہ مہابت خان باعانت اینہا حضرت جنت مکانی را

۱؎ پوری عبارت یوں ہے فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۱۲

۲؎ اور میں تو انہیں کے آثار سے ہدایت یاب ہوتا ہوں ۱۲۔

درحیطہ اختیار خود درآوردہ واز شجاعت اینہا ظاہر است کہ حضرت خود بدولت در دار الخلافت زینت بخش تاج وتخت بودند وراجپوتان سیصد کس کہ کار رستمانہ بہادرانہ از دست اینہا بوقوع آمدہ برہمگنان ظاہر وہویدا است وہمان جسونت بود کہ درین معرکہ نسبت بجناب سلطنت مآب مصدر بے ادبی ہا شدہ وحضرت دیدہ ودانستہ چون تاب مقاومت ندیدند اغماض فرمودند وہمین جسونت بود کہ حضرت بچندین فسون وفسانہ دلداری نمودہ از رفاقت داراشکوہ باز داشتند کہ فتح ونصرت نصیب اولیاے دولت شد رحمت بر نمکخواری اینہا کہ از برای صاحبزادہ خود سر خود را فدا می کنند ودر جانسپاریہا بجان دریغ نمی کنند بادشاہِ ہندوستان وشاہزادہ ہائے عالی قدر وامراے والا تبار مدت سیسالست کہ در تلاش سیوائے مقہور اند ہنوز روز اول است وچرا چنین نباشد کہ در عہد حضرت وزراے بے اختیار وامرا... بے اعتبار وسپاہی خوار ونویسندہ بیکار وسوداگر بے مال ورعیت پائمال ـ ہمچو ملک دکن کہ ولایت بہشت آئین برروئے زمین چون کوہ وبیابان خراب وویران ودار السرور برہان پور کہ خال رخسارۂ عالم است تلف وتاراج واورنگ آباد کہ بسبب ہمنامی حضرت ممتاز از ہمہ شہرہاست از آسیب وصدمات لشکرِ غنیم چون سیماب در اضطراب عامل در خانہ غنیم بر سر رعیت ـ جائیکہ چنین ستم باشد در دعاگوئی وثناخوانی خلیفہ خود چگونہ مقصر نخواہند بود ـ مردم اصیل ونجیب از خاندانِ قدیم گمنام وسررشتہ کارخانہ سلطنت ومصلحت آموز دولت در کف اختیار مردم ارازل واسافل انام جولاہہ وبافندہ وصابون فروش وجاروب کش خیرہ گردد وپیراہن فراخ وخرقۂ دغل در بغل ودام شیطان بنام تسبیح در دست گرفتہ مسائل چند بر زبان می رانند وحضرت آنہا را مصاحبان ومقربان ودمسازان وہمرازان چون جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعتبار نمودہ اختیار خود را باعتبار آنہا بیندازند وآن گندم نمایانِ جو فروش باین وسیلہ قابو جستہ کبوتر را پر سر خاب وکاہ را کوہ مینمایند ـ

بدورِ شاہِ عالمگیر غازی ... شمارہ صابون فروشان صدر وقاضی
بود جولاہہ ہم بافندہ را ناز ... کہ در بزم ملک ہستند ہمراز
ارازل ماشدہ آن دستگاہے ... کہ فاضل بر درش جوید پناہے
بدست جاہلان آن دستمایہ ... کہ ہرگز عالمان را نیست پایہ
معاذ اللہ ازین دور پر آشوب ... کہ تازی از خران باشد لگدکوب

حکم والا یا در ہوا الصاف وتمیز خود عنقا متصدیان سر کار تجارت وسوداگری اختیار نمودہ کہ خدمات بزرر

میخیزند وبالغرض فاحش میفروشند وہرکہ نمک می خورد نمکدان را می شکنند نزدیک ہست کہ در بنیان سلطنت رخنہ راہ یابد۔ چون صورت حال بدینمنوال بنظر درآمد و اصلاح مزاج مقدس را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد کہ ملک ہندوستان را از خاروخس ارباب تمرد و فساد مصفا ساختہ اہل علم وفضل را پیش آوردہ بنیانِ ظلم را منہدم سازد تا خلق اللہ آسودہ حال وفارغ البال بودہ بجمعیت خاطر درکسب کار خود باشند ونیکنامی کہ عمر ثانی وحیات جاودانی عبارت از انست بر صفحۂ روزگار یادگار ماند چہ خوش باشد کہ توفیق رفیق شود وحضرت اختیار این کار بعہدہ اصغر ترین فرزندان گزاشتہ خود بدولت متوجہ طوافِ سعادت مآب حرمین شریفین معظم ومکرم شوند وخلق عالم را ثنا خوان ودعاگوئے خود سازند اینہمہ عمر را کہ حضرت در تحصیل دنیا کہ از خواب بے اعتبار تر واز سایہ ناپائدار تر است صرف نمودہ اند اکنون وقت آنست کہ توشۂ عاقبت بہم رسانند تا کفارۂ کردار سابقہ کہ بطمع این دنیاے ناپائدار باپدر بزرگوار وبرادران کامگار در عالم جوانی واقع شدہ دافع شود۔ ؎

ای کہ ہشتاد رفت ودر خوابی مگر این پنج روز دریابی

وانچہ از مواعظ ونصائح خامۂ مبارک را تکلیف شدہ ہست نازم برین جرأت اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ ؎

رباعی

تو بجائے پدر چہ کردی خیر تا ہمان چشم داری از پسرت
ای کہ دانش بمردم آموزی انچہ گوئی بخلق خود بنیوش
خویشتن را علاج می نہ کنی بارے از پندِ دیگران خاموش

وآنکہ درباب آمدن مرقوم بود ہر چند درآمدن سراسر سعادت خود است لیکن بمقتضائے خوردسالی وتصور اولوالعزمی ہائے حضرت کہ باپدر وبرادران چہ معاملہ ہا بعمل آمدہ اند البتہ توہمات این معتوب بے سبب بجائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس واعلی مع الخیر قدم رنجہ فرمایند آنہمہ توہمات باطمینان بدل واطمینان بدل خواہد شد۔ ؎

ما بدان عتبہ عالی نہ توانیم رسید ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

بعد تشریف آوری کہ اطمینان دلی حاصل خواہد شد بامتثال اوامر شاہنشاہی بجان منت خواہد بود تا دران حال۔ ؎

گر کشی ور جرم بخشی روئے بر آستانم بندہ را فرمان چہ باشد ہرچہ فرمائی بر آنم

زیادہ حدِ ادب آفتاب سلطنت تابان باد فقط

(۸۴) نقل تحریر دستخطی بہر دستی ودود قلم عالمگیر بنام شاہزادہ محمد اکبر

فرزند دلبند لخت جگر بجان برابر بالقائے مواعید مخفیہ مستظہر بودہ بداند انچہ غدرات معروضات جلی در عریضہ خفی بقلم سپردہ بودند چون بمصلحت و اجازت ما بود معاف وبرائے آیندہ اجازت اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب[۱] اَفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ انچہ ترغیب منہم[۲] بود بحکم مصلحت بود در آنہم معذور داشتیم کہ برائے غافل کردن آن وحوش سیرتان عین مناسب و مصلحت بود بارے الحمد للہ کہ آن مضمون تفہیم سینہ بسینہ کہ در تسبیح خانہ بمدرکہ سپردہ بودم بخوبی ادا کردند انچہ درباب ولیعہدی بجلدوے آن وعدہ بود انشاء اللہ تعالیٰ بعد رسیدنِ کار بمدعا بوفا خواہد رسید مگر از کم عمری وناتجربہ کاری آن لخت جگر ہر دم در خوف ورجا و دست بدعا ہستم نشود کہ صید بدام افتادہ دم خورد تا رسیدن افواج اطراف ودیگر برادران خود درہمین مغالطہ غافل باید داشت تا وحشیان صحرائی دم نخورند کہ انجاہم عزیمت خود مع برادران و والدۂ شما واہل وعیال شما بتمنائے دیدار آن لخت جگر مشہور کردہ شد ومعنا رسیدن آنجا با تمام فوج ہمراہی برادران شما ہمان مصلحت است کہ آن نور چشم نوشتہ بودند وانچہ دیگر افسران معہود ذہنی را کہ شد یک این مشورہ بودہ اند بوعدہ ہائے ما بیشمار مستظہر نمودہ اند آنہمہ وعدہ ہائے آن نور چشم عین از زبان ماست واستعفائے سوءادبی قلمی وزبانی واستجازت آیندہ کہ نمودند چون محض بمصلحت است بخوبی اجازت و معاف است وعذرے کہ درباب وصلتِ ناجنس نوشتہ اند اگرچہ نادرست است الا بشرط رضائے والدۂ جلیلہ

۱؎ حکم کے آگے ادب کا پاس نہیں کیا جاتا تم کو جو ہم کہتے ہیں وہ کرنا چاہیئے ۱۲

۲؎ انہیں لوگوں (کی ترغیب) سے ۱۲

منکوحہ شما تلافی این امر ستمرگ پذیرا نمیتوانند شد مگر این لفظ قطعی ہم پیش نظر باشد و آن گا تَخِذُوا فَوَاحِدَۃً و اینہم درخاطر باشد کہ

آب چون در روغن افتد نالہ خیزد از چراغ — صحبتِ ناجنس باشد ثمرۂ آزار ہا

مگر اینکہ بالفعل اگر بنظر غفلت و ہی آن زمرہ نندر و منزلتش مصلحت کار افزوہ اند روا داشتہ شد بر وقت فہمیدہ خواہد شد۔

(۸۵) نقل سند منجانب نواب کمال الدین خانصاحب

بنام اہلیہ سید صاحب گیلانی

بادشاہ غازی خانہ زاد عالمگیر کمال الدین خان

بدانند

ہوالغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بودہ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ بگز الہی در سواد موضع جمورا عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۱۰۳ھ یکہزار یکصد و سہ ہجری بنام قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب ضمن مرحمت شد۔ باید کہ اراضی مرقوم را بجدود مفصلۂ ذیل بتصرف مشار الیہ واگذارند بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ چار دہم شہر رجب المرجب ۱۱۰۹ھ ہجری مسطور

(نوٹ) حضرت شہاب الدین سید احمد صاحب گیلانی شاہ آبادی بڑے بزرگ تھے آپ کا سلسلۂ نسب چودہ واسطوں سے حضرت غوث الثقلین تک پونہچتا ہے آپ بہت بڑے ادیب تھے آپکے بزرگوار سید ابو اسحٰق ابراہیم شہر حامہ ملک عرب سے ہندوستان تشریف لائے یہ زمانہ شاہجہاں بادشاہ کا تھا۔ بادشاہ بڑی عزت و احترام سے پیش آیا۔ غرض کہ آپ شاہی دربار میں نہایت سربلند ہوئے شہزادہ محمد شجاع آپ کا بہت معتقد تھا۔ دس برس آپ ہندوستان میں رہے مگر آب و ہوا ناموافق ہونے سے اپنے وطن کو چلے گئے اور ۱۰۷۸ھ تک وہیں رہے پھر دوبارہ آپ ہندوستان آئے تو شاہجہاں کا عہد ختم ہو چکا تھا اور اورنگزیب تخت نشین تھا آپ اورنگ آباد دکن تشریف لے گئے اور بالآخر وہیں آپ نے ۱۰۸۶ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ بیگم پورہ مشہور بہ دار الشفا میں آسودہ ہیں۔ سید ابو اسحٰق کے انتقال کے بعد آپکے فرزند شہاب الدین سید احمد صاحب ۱۰۹۹ھ میں حماۃ سے اپنے چچا ابو الحسن سید علی کے ساتھ ہندوستان آئے نواب میر خاں کے انتقال کے بعد جب نواب کمال الدین خاں کو شاہ آباد کی آبادی منظور ہوئی تو خدمات سابقہ کے صلے میں نواب صاحب نے بادشاہ سے سید صاحب اور قدم مبارک ملنے کی استدعا کی بادشاہ نے سید صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے اور وہاں جا کر آباد ہونے کی اجازت دی چنانچہ آپ کا ورود مسعود شاہ آباد میں (دیکھو صفحہ ۱۲۸)

جانب پشت

موجب ضمن موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ از سواد موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین پیر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بیگہ پختہ

حد شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد وہورہ موضع کمال الدین پور	حد وہورہ موضع لاڈپور	حد وہورہ موضع جمورا	وہورہ موضع بلیا تالاب بدہا

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۱۰۸ھ داخل سیاہہ مقرر شد — ۲ رجب المرجب سنہ ۱۱۰۸ ہجری نقل بدفتر رسید

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان



بموجب مسطور عمل نشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت و الاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہی امیدوار بودہ بدانند از انجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شدہ حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد و نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانہ مذکور باید کہ آن خانہ زاد بر سبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعز ارشد کامگار عالی نسب والا تبار منظور نظر حضرت آفرید گار غرہ ناصیہ دین و دولت قرہ باصرہ ملک و ملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار مرحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بہ حفظ بہ الحافظ الکلام المتمسک بہ متین محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رفتن دار السلطنت لاہور مامور شدہ بہ شتابد و جمعے کہ آن قابل الاحسان بہ آورد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷:- سنہ ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

نشان آستان فلک نشان ملک پاسبان براہ بندگی درگاہ آسمانجاہ ماموربود آن فرزند اعز ارشد تجویز مناصب درخور حالت و رتبت آنہا خواہد نمود بر طبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید۔ نوزدہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والا تحریر یافت

بندہ اسد خان
عالمگیر بادشاہ غازی
سنہ ۱۱۰۲

برسالہ کمترین فدویان

(۸۷) نقل سند معافی بنابر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی

محمد خان شروانی
درگاہ رحمانی بندہ
۱۱۰۷

ہو الغنی

شیخ محمد مہدی قادری

چون حقیقت استحقاق و کثرت اخراجات فقرا و درگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیانہ کرکا خاص عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بداؤن من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۰۹ھ در وجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعاء دوام دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی۔

نوٹ :- آپ کی درگاہ پر حسب ذیل کتبہ نصب ہے۔ درسال نیک میمون در روز سعد حسن + غوث الزمان مہدی سوئے بہشت شد +
سنہ ۱۰۸۹ھ - خلیفہ شعیب - عہد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۳۱ جلوس - دوسرا شعر بھی اس بیت کے نیچے پتھر پر کندہ ہے مگر مندرس ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ہمچو ارم تازہ بہ تاریخ سعید +

یہ سند ہم نے نامۂ مظفری حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ سے نقل کی ہے متن سند میں سنہ ۱۱۰۹ھ درج ہے اور سنہ ۲۵ جلوس عالمگیر سنہ ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو سنہ ۱۰۹۳ہ ہوتے ہیں نہ کہ سنہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) فرض کریں تب البتہ سنہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک بیٹھتا ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱) لکھا ہے جس کے سنہ ۱۰۷۹ ہوتے ہیں نہ کہ سنہ ۱۰۸۷ھ ہاں اگر سنہ جلوس (۱۹) ہو تو سنہ ۱۰۸۷ ہوگا ضرور سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے - ۱۲

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

مہر — از شاہ عالمگیر خورد یافتہ زبان از راہ صدق بندہ خود کمال الدین خان — ہو الغنی

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بودہ بدانند۔ چون موازی یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الہی از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ مذکورہ از ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ف یکہزار نود و شش در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت شد باید کہ اراضی مرقوم را بجدود مفصل ذیل بتصرف میر معز الیہ واگذارند و بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند دریناب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱۱۱ ہجری مسطور

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ما ۱۰۵ بیگہ پختہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد ہورہ موضع	حد ہورہ موضع ہری	حد ہورہ موضع حسن پور	حد ہورہ موضع اختیارپور

بتاریخ ۱۱ ربیع الاول ۱۱۱۱ ہجری نقل بہ قید ثبت شد

(۸۹) نقل سند شیخ عبد الستار جیو

القدر
شاہزادہ رفیع
۱۴ ۱۲ھ
دلاور قدو

چون موضع بجولا و موضع ایلیاتہ کرکا عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بدایون دار الخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام نذر حقایق و معارف آگاہ سابق در وجہ مقرر است بر طبق آن درینولا نیز مواضعان مذکور بدستور سابق از ابتدای سنہ ۱۱۱۱ فصلی مطابق سنہ ۴۷ جلوس والا بحال داشتہ شد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعای دولت ابد پیوند اشتغال مینمودہ باشند۔ نوزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود

عالمگیر شاہ
خانہ زاد بادشاہ
محمد رستم

ہو الغنی

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امیدوار بودہ بدانند

چون باغ موضع مریداپور عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف سنہ ۱۱۱۲ف یکہزار و یکصد و دوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور بتصرف مشار الیہا واگذارند کہ محصول آنرا سال بسال در قبض و تصرف خود بیاید بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۱۱۶ھ
نقل بدفتر رسید۔

نوٹ:۔ شیخ عبد الستار صاحب بھی عظمت مآب اور ذی توقیر پیرزادے تھے دو سو بیگہ زمین کا پروانہ نواب کمال الدین خاں نے آپ کے نام لکھا ہے اور آپ کی مقدرت کا یہ حال تھا کہ نواب محمود خاں اکثر آپ سے قرض منگوا لیا کرتے تھے چنانچہ ایک بار سات ہزار روپئے جو آپ کے یہاں سے منگوائے تھے اُن کے متعلق ایک رسید موجود ہے۔ ۱۲

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر بادشاہ اورنگ زیب

مہر میں معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جا چکے ہیں۔

دریں وقت میمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد

که خدمت چودر پرگنه منوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبه اوده به محمد تراب ولد جلال الدین که از اباعن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید بر طبق پیشکش من ابتدای فصل خریف تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر گشته باید که اوراچودری درلسبت پرگنه مذبور سرگرم کارگرداننددوست تصدی مشار الیه درامور مضافه این خدمت قوی مطلق شناسند که کماینبغی بلوازم و مراسم آن خدمت قیام واقتدام نموده دولت خواہی وآباد انکاری واستمالت رعایا وافزونی زراعت مساعی جمیله بکار برده دقیقه از دقایق آن نامرعی نگذارد و محال را موافق تشخیص این قبولیت رعایا فصل بفصل سال به سال بیباق ساخته بگماشته جاگیرداران وکروریان وغیره حکام پرگنه مذبور رجوع بوده بدعتے احداث نه نماید و رعایا و برایا دیگرے را از حسن سلوک راضی داشته پیرامون تغلب وتعدی نگردد و سوای رسوم مقرری چیزے از مال سرکار متصرف نشود واز کسے طمع وتوقع نکند ومثل قانونگویان وزمینداران ومقدمان ومزارعان رعایا وغیره ان محال آنکه سخن حسابی وصلاح وصواب دید او بیرون نروند۔ چهاردهم شهر رجب سال چهل ونهم از جلوس والا واشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء بندہ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست ونهم شهر شعبان سنه ۴۹ جلوس موافق سنه ۱۱۱۵ هجری داخل دفتر نمایند

(۹۲)

خطِ شاہ ایران

بادشاہ ایران کا آفسونِ الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالمگیر اورنگ زیب فرمان روائے ہندوستان نوشتہ :- ستایش آفرین جہان آفرینے را کہ از یک سخن گل نہ فلک را باانجمن انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را بہ این ہمہ وقار و تمکین بر روے آب ساکن گردانیدہ و از قطرۂ آبی صورت انسان را کہ اشرف المخلوقات است از نہان خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ و بہ محض عنایت بے غایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرور ما پوشانیدہ زمام الیتام و انتظام طبقات انام بدست اختیار و قبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آن ست کہ ما نیز قدر این عنایت خاص دانستہ بمصداق اَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ با خلق خدا بہ اخلاص سلوک نمائیم و ہر گاہ ستم رسیدگی و شکستگی احوال مغلوبان و مظلومان ظاہر شود تغلل و تغافل را بر کنارہ نہادہ برانیست و پرداخت قلوب دردمندان شرائط مساعی تقدیم رسانیم درین ایام از تقریر صادر و وارد بظہور پیوستہ کہ در ممالک ہندوستان اکثر جا مفسدان سرکش آن سلیمان ما وش را ناتوان و بے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند و بعضے از ممالک را در تصرف آوردہ متوطنین و مترددین آن ولایت را تصدیعہ می دہند سرکردۂ آنہا سیوا نام کافریست کہ ہیچ کس شناسائے نام و نشان او نبودہ الحال بے سرانجامی سامی باعث سرانجام آن گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آن سلطنت پناہ را بزیر تیغ بے دریغ کشیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری بہ آن والا دودمان دارد و آن خلافت مآب پدرگیری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ سر رشتۂ قدردانی و جہانبانی و داد و دہش را از دست دادہ بصحبت جماعتے کہ افسون خوانی و سوسۂ شیطانی را شیوہ حق دانی می پندارند مشغول اند لہذا در ہر کار تردد نا باختہ بحیلہ و فریب بازی بردہ اند الحال کہ معرکۂ مردانگی پیش آمد ششدر و مضطر گشتہ تنبیہ مفسدان و ضبط ہندوستان از احاطۂ مقدور ایشان بیرون نیست از انجا کہ بعنایت الٰہی و امداد دائمۂ معصومین نوازش درماندگان شیوۂ دودمان ماست اعانت آن سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از امداد جد ما ہمایون بادشاہ باز بہ

(نوٹ) یہ مراسلت راقم کو ایک پرانی قلمی کتاب سے ملی ہے۔ ۱۲

ہندوستان مسلط شدہ بودند و نذر محمد خان والی توران چراغ دولت خود را از فروغ کوکب بخت ما باز روشن ساختہ درین ولا کہ آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت و غیرت سلطنت چنان اقتضامی کند کہ ما خود بنفس نفیس با سپاہ ظفر پناہ بیاوری وارث آن سروری متوجہ شویم و بملاقات یکدگر کہ آرزوی دیرینہ است محظوظ گردیم و آن اشرار غریب آزار را بشمشیر ذوالفقار کردار سزا دادہ رعایا را از مفسدان نجات بخشیدہ دعاگوے خود گردانیم اللہ تعالیٰ از ناہمواری روزگار در امان دارا د والسلام۔

(۹۳) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا ڈیفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور کہ اورنگ زیب نوشتہ

سبحان اللہ قدرتیکہ جمیع ذرات ہستی و موجودات بلند و پستی پرتو آفتاب عالم تاب ذات اوست و نقش و نگار صفحۂ روزگار امواج دریاے بے کنار صفات اوست **بیت**

خود از درون و برون جلوہ کرد و من بمیان　+　چو سایہ محو شدم کز دو سو چراغ آمد

اما از انجا کہ کارخانۂ حکمت بہ مصلحت متضمن است حجاب و روابط و اسباب برچشم عالمیان انداختہ خود را از نظر ظاہر بینان محجوب ساختہ و برگزیدگان خود را در خلوت سراے خود راہ دادہ دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد و صفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوے اغیار پاک گرداند تا سخنان رد و قبول و آفرین و نفرین عوام کالانعام گردیدہ خرد از نور تحقیق بے نصیب است مستغنی و بے پروامی سازد۔ ع چراغ مہر را غم نیست از باد۔ الحمد للہ کہ از آغاز صبح شعور تا این ایام کہ غایت ارتفاع آفتاب رشد است در باطن حق مواطن ما غیر از حق شناسی و رعایت ارباب اسلام و ہدم بنیان کفر و ظلام دیگر نگذشتہ و مدام از لذات نفسانی احتراز داشتہ بادشاہی را بامبانی خلایق کہ امانت خالق اند داشتیم و بمقتضاے رعیت پروری و عدالت گستری محصول مبلغے کہ مقدار آن از اندازۂ شمار بیرون نشست و از قدیم الایام در ممالک محروسہ بصیغۂ زکوۃ و راہداری و نگاہبانی وغیرہ کہ در سرکار مواخذ می شد و باین علت تکلیفات کلی بحال سوداگران و معابران و اہل حرفہ می رسید یک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

آسوده خاطر بوده زبان خود را بدعاے دولت سرگرم می دارند وازبرکت این نیت ہر اراده که
مکنون خاطر بود بوجه احسن جلوه ظہور نمود وہرکس جانب دولت خداداد ما بد دید نقش ہستی او از
صفحۂ روزگار زود زایل گردید شاہد حال این معنی حرکت پدر شماست که قدر عافیت ندانسته
گامے چند برافراشته بود که خار ناکامی در پاے او شکست واز عمر وجوانی بے بہره رفت
احسانہا حضرت صاحبقرانی درباره بزرگان شما بر پیش طاق روزگار ثبت است راه
ناشکری رفتن در راه چاه کندن ست چون نتائج حسن نیت را پایان نیست اکنون بمطلب
گرائیده می شود مکتوب مرسله که نگاشتۂ دبیران تنگ حوصله ونشیان کم ظرف بود
ورود نمود ہمان وقت بخاطر رسیده بود که چندے از بیدلان را برباد پایان اندیشه
رفتار صرصر کردار که از سرعت سیر چون آفتاب در نیم روز بشام می رسند سوار کرده
باجمعے از تیراندازان که پیوسته پیغام قضا در ترکش شان آرام گزین وپیک اجل
درخانه کمان آنہا گوشه نشین است بسوئے آن والا دودمان رخصت فرمائیم تا جواب
مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر تیز خون ریز ادا نمایند اما رعایت خاندان نبوی ومروت
موروثی وتوجہات صاحبقرانی نگذاشت که بمحض لغزش زبانی که نتیجۂ خورد سالی و
نادانی است یک بار سر رشتۂ روابط قدیم گسیخته شود لہذا در جواب نامه فہرستے از
دفاتر احوال خود نوشته می شود این که از کشتن برادران وبے دخلی اعلی حضرت مغفرت
منزلت رقم پذیر خامه ساخته بود بر ہمگنان ظاہر وباہر است که داراشکوه پاس دین مبین
نکرده آوارۂ بادیه گمراہی بود وہمیشه کمر عداوت با اہل اسلام وامراے عظام بتخصیص
با برادران حقیقی بسته می داشت وہمچنین شجاع از غرور در حضور پدر ہوس نشینی کرده بقصد
برادران لشکرکشی نموده مرادبخش از بادۂ غفلت مدہوش بوده ہنگامۂ ظلم وبیداد گرم می
داشت ما بتوفیقات ربانی بچندین جنگ وجدل که کارنامۂ اولوالعزم تواند بود ہر متعدی
را به مقتضائے شریعت غرا سزاے واجبی دادیم واعلی حضرت از مہر پدری رو دار کردار ناہموار
آنہا بوده آخر الامر از مشاہدۂ حال نکبت مآل آنہا تارک السلطنت شده اورنگ سلطنت
را که بعنایت الہی از روز ازل بنام نامی ما زینت یافته بود ما را خلف الصدق دانسته
بخشیدند خدا شاہد حال این معنی است وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا این ہمه محض براے
رضاے خدا وہدم بناے جفا کردیم اگر متوسمان روزگار که دیدۂ ظاہر وباطن آنہا از فروغ

خرد دور است سخنان بے اصل شہرت دہند چہ توان کرد ؎

بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدائے ✦ ولیک می نتوان از زبان مردم رست

و این کہ از شورش سیوا الکلمی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان مذکور می شود قطع نظر ازان کہ ایشان از صغر سن و خورد سالی کہ موسم نادانی است بہرۂ از دانش و بینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش مندان واقع است و پیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت و منزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہرگاہ لشکر ایران و توران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات تواند زد سیوا و سوائے او داخل کدام حساب است و اگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان و کوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب ؎

گرچہ مگس زور دو بازو نمود ✦ طعمہ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز و انجام ہر کار لوازم ہوشیاری و دور اندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مقاطر می رسد کہ شور بختان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم و پرتو رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ ملاقات یکدگر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہمیشہ در خور نیت کامیاب باشند[1]۔

---

[1] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔ ۱۲

(۹۷) سند محمد معظم شاہ مہری شاہ عالم بہادر بادشاہ

بنام باسدیونایک

سند محمد معظم شاہ سنہ ۱۱۲۱ ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہٗ





درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان لازم الاذعان صادر شد کہ خدمت سردیسمکیہ وسرہر دیسمکی پرگنۂ حویلی فیروزنگر وغیرہ عرف رایچور صوبۂ دارالظفر بیجاپور ومظفر نگر ماروندپور بارسوم والعام ودیہات درسبت ولوازم حسب الضمن بنام باسدیونایک زمیندار کہ بلوازم ومراسم آنخدمات کماینبغی پرداختہ دقیقہ از دقایق نیکو خدماتی نامرعی نگزارد وآباد داشتہ پیرامون اخذ ابواب ممنوعہ نگردد وزیادہ بر رسوم والعام ولوازم کہ مقرر شدہ باید کہ حکام ومتصدیان مہمات وشقداران وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال او سردیسکھ وسرہردیسکی محالات مسطور مستقل دانستہ رسوم والعام ولوازم باز دارند وجمیع الوجوہ عوارض سلطانی وتکالیف دیوانی معاف درینباب ہرسال سند مجدد نطلبند اندرین باب قدغن بلیغ دانند سال سوم از جلوس مبارک تحریر یافت۔

(برپشت سند مذکور)

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق ۱۹ خورداد ماہ بہرسالہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان باعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف ناغناہی ہبط

بموجب یادداشت واقعه فرمان
والاشان نوشته شد

اعطاف بیکران خانه زاد شجاعت نشان صمصام الدوله باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد و
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشور کشائی مهد قواعد
معدلت نتظم امور خلافت عقده کشائے معاقدین و دولت سپه
آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفه منهجب نسخه دانش و بینائی صاحب رائے
دستور وزرائے ممالک مدار برهان و کلائے ذوی الاقتدار صاحب عالم زرائے
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوهٔ خوانین بلند مکان عمده امرائے اعظم الشان رکن السلطنة
العلیه معتمد السلطانیه عمدهٔ فدویان شجاعت نشان زبدهٔ یومیان
رفیع الشان ناظم و منازم ملک مال ناہج مناہج دولت و اقبال
اسوهٔ اعاظم وزراجمة الملک مدار المهام معظم خانخانان بہادر ظفر جنگ
وفادار نوبیت واقعه نگاری خانه زاد درگاه آسمانجاه محمد میر قلی میگردد
فرد از دفتر تقسیم رسید که بعرض مقدس رسید که باسدیو نایک زمیندار
چیندن کیرا وغیره با جمعیت شایسته بافواج بادشاہی در جنگ مقاهیر
و مفسدان پرگنات سرکار فیروز نگر وغیره بقا در زمینداری بافوجداران
و زمیندار مذکور همیشه جنگ و جدال مینمایند و اُستاد عادل خان
بدست دارد امیدوار است سردیسکهی و سرسردیسکهی محالات دربست
سرکار فیروز نگر عرف رایچور من صوبۀ دار الظفر بیجاپور و مظفر نگر عرف
الی کهیڑ صوبۀ محمد آباد بارسوم و انعام دیهات و لوازم آن مومی الیه
سرفراز گردد تا به جمعیت خاطر مفسدان را تنبه واقعی نموده بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والا صادر شد که بدستور عهد حضرت هرکه دیده
و دانسته حکم آن صادر شود سند فرمان والا دیہیه والاسند دیوانی کافی
است مومی الیه بدلے خدمات جانفشانی نموده از دست مقاهیر
و مفسدان آن ضلع بندوبست و آباد داشته و مصدر خدمات نموده

داخل اورجه نموده شد
بموجب غلام محمد

واقعه مقابله شد
داخله روزنامچه واقعه ۱۰ رجب سنه ۲۹
بتاریخ ارذیحجه داخل انتخاب شد

درباب عظام فرمان والاصادر شده اول حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف اصدار یافت که دیده و دانسته باو فرمان والاعطانماید که باو ممنون بر الطاف شاہی بخاطرِ جمع بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر ۳۳ جلوس۔

بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعه نویس آنکه مطابق واقعی است

شرح خط امارت وایالت پناه بسالت وشهامت دستگاه عمدهٔ فدویان عقیدت نهاد زبدهٔ مخلصان بااعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران خانه زاد شجاعت نشان صمصام الدوله باقربیگ بخشی الملک امیرالامرا بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد خلافت وفرمانروائے اعتقاد سلطنت وکشور کشائے مہد قواعد معدلت منتظم امور خلافت عقده کشائے معاقد دین دولت سپه آرائے معارک فتح ونصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب انجمن سرائے محفل خلیفه منہجب نسخهٔ دانش وبینائی صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار بربان وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام قدوهٔ خوانین بلند مکان عمده امرائے اعظم الشان رکن السلطنة العلیه نظام الملک آصف الدوله آنکه صاد شرح خط سیادت ونقابت پناه شرافت ونجابت دستگاه موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة عمدهٔ فدویان شجاعت نشان زبدهٔ یومیان رفیع الشان ناظم مناظم ملک ومال ناهج ومناهج دولت واقبال اسوهٔ اعاظم وزراجلة الملک مدارالمہام معظم خان خانخانان بہادر ظفر جنگ وفادار آنکه بعرض که رسانید شرح خط رفعت و

و تحریر بیست و ششم جمادی الاولی سنه ۳۳ جلوس والا
موافق ۱۱۴۲ هجری نقل مطابق اصل است
[illegible]

عوالی پناہ لایق العنایة والاحسان اخلاص خان آنکہ بتاریخ ۱۱ ر
جمادی الاول سنہ ۱۲۱۱ بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سپہ سردار
نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی۔

بتاریخ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۲
تقلید فرمودہ مفصلے رسید
غلام محمد

فرد این بدستخط خاص ملفوف بہ مہر خواص خان بدفتر معلی رسید
بموجب فرد بہ مہر بخشی الملک بعرض مقدس گردید کہ
باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ وغیرہ با جمعیت شایستہ
با فوج بادشاہی شامل شدہ در جنگ مقاہیر و مفسدان
واکنکرا۔

محال دربست

محالات فیروز نگر عرف رایچور — محالات ۹

برست ـ برست ـ برست ـ برست ـ برست ـ برست

حویلی فیروز نگر — بیناؤگے — گشٹگی — بھنوٗ — کوتال

محال ـ محال ـ محال ـ محال ـ محال

برست ـ برست ـ برست ـ برست ـ برست ـ برست ـ برست

جالی ہال — انکوڑ — درور — ہرور — ۲ رسوم

محال ـ محال ـ محال ـ محال ـ بدستور

دیکھان ——— ۲

بادشاہ غازی
شاہ عالم
بندہ
اخلاص خان

ونار گونڈا محالات مذکور ——— انعام ——— بانعام
کہاتاپور کوتال وہی سرناپور ماڈگری موریٹ نول کوکل میگرفتہ باد۔
موضع دربست ـ موضع دربست ـ موضع دربست ـ موضع دربست ـ موضع دربست ـ موضع دربست ـ این خط بدست زیر پیدا شد
باعث کاغذ خنک نوشتہ شد

بواقعہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عمدۂ جانفدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت وفرمان روائے اعتقاد سلطنت وکشور کشائی مہد قواعد معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین ودولت گنجور بادشاہی میگردد

شاہ عالم بادشاہ غازی
ظفر جنگ وفادار فدوی
بہادر
مظفر خان خانخانان

۲۶ر جمادی الاول

نوٹ:- یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت ظہری سند سے ظاہر ہے کہ باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ (یہ موضع دیودرگ تحصیل سے ایک میل ہے) مفسدان وا کنگرہ (بیڈر شوراپور سے چھ میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شوراپور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع جمالپور بنابر جامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی

شاہ عالم بادشاہ غازی
امجد خان صدر سید جہان
سنہ ۲

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبۂ اودھ بدانند۔

بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ زمین وزمان خلیفہ معدلت نشان ذریعہ امن وامان سبب آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال سربلند دادار بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اتم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل مرقوم

بست ونہم جمادی الثانی سنہ جلوس والا موضع جالپور تہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف
پارس... دروجہ خرچ امام وموذن وخطیب وصادر وّوارد و مرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردۂ
دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان
عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را بتصرف آنہا باز گذارند واز جمیع وجوہ وعوارض معاف
مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعاگوئی مواظبت مینمودہ باشند
واگر در عمل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانستہ حسب السطور
بعمل آرند نہم شعبان سنہ قلمی شدند

کیفیت بر پشت

شرح ضمن دروجہ خرچ امام وموذن وصادر وّوارد و مرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد
بناکردۂ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جالپور کوبیہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار
خیر آباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان سنہ نقل بدفتر
رسید - محمد صادق -

نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمیں

(۹۶) محمد مبارک مخاطب کیئے گئے

محمد فرخ سیر ۱۱۲۵
بادشاہ غازی
خانہ زاد
سردار سنہ احد

شجاعت وعقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند
بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی دروجہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین
ولد حسین خان صخیل درسواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب
پروانہ خانصاحب مرحوم مقرر است بنابران قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد
ملاحظہ سنہ بمہر خانصاحب مرحوم بشرط قبض وتصرف مطابق معمول تبصرف اہلیہ مرقوم واگذارند
ومزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر گشتکار نمودہ بدعاے ترقی و دولت اینجانب مواظبت
دارد دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب السطور بعمل آرند - بتاریخ دہم رجب المرجب ۲ سنہ
جلوس والا مطابق ۱۱۲۵ ہجری قلمی رفت -

(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمد سردار خان

اللہ جہان شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار فدوی
قطب الملک یمین الدولہ
سید عبید خان بہادر ظفر جنگ
سنہ احد

باشند
محفوظ
ہاشم خان

رفعت پناہ وزارت وکفایت دستگاہ

چون پرگنہ شاہ آباد دربست من اعمال سرکار خیرآباد مضاف
صوبہ اودہ بجمع مبلغ ہفت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم
بدستور سابق بحال و برقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذبور دربست بجمعدام مذکور
حسب الضمن بجاگیر موصی الیہ بحال دانستہ بزمینداران آنجا قدغن نمایند کہ مالواجب را
بعامل مشار الیہ جواب میگفتہ باشند بتاریخ ۲ شعبان سنہ احد قلمی شد۔

مضمون پشت پروانہ

مقررہ ضمن باسم محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ
اودہ کہ بدستور سابق بحال و برقرار است معہ لک دام دربست۔

نوٹ:۔ اس فرمان نے عجب خلجان میں ڈالا ہے سنہ احد جلوس لکھا ہے نواب کمال الدین خان کی وفات ۱۱۲۴ھ کے آخر یا
اوائل ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے یہ زمانہ فرخ سیر بادشاہ کا ہے۔ مگر مہر سید عبید اللہ خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ کی ہے اور بادشاہ
کا نام شاہ جہان ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ اسی کے اوپر کے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق ۱۱۲۵ھ ہجری لکھا ہے۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا و مہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی بر عہدہ قضارت پرگنہ جلیسر صوبۂ اکبرآباد بنام شیخ محمد رضا سنہ جلوس (۱)

علیین[1] آشیان

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنۂ پرگنہ جلیسر وغیرہ سرکار

[1] فرامین واحکام میں بہ پاس ادب سطریں جگہ چھوڑ کر نام بادشاہ کا پیشانی پر لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل

بموجب پروانۂ عہد مرقوم بست ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضای

پرگنہ مذکورہ وغیرہ سرفرازی وار وامید وار است کہ پروانہ مطابق عہد

مرحمت شود حسب الحکم اعلےٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن

دانستہ دست تصدی[۲] موصی الیہ درامور متعلقہ الخدمت مستقل دانند × ودیگر را

سہیم وشریک او ندانند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور لعمل آید پنجم شہر

ربیع الثانی لصہ[۳]

۲ہ بجنسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہی - ۱۲

۳ہ فرامین بجائے دستخط کے صاد بنا دیتے تھے یا بیض کر دیتے تھے - ۱۲

---

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزار منصب اور سات سو سواروں کی سرفرازی کا ۱۱۳۳ ھ

والا الٰلہی

× بتاریخ روز یکشنبہ بست وسیوم ذی الحجہ سنہ ۲ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۳ ہجری .... برسالہ امارت وایالت مرتبت بسالت وشہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان درگاہ عضادہ محرمان ہواخواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل .... × سپہ سالار یار باوفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ × ونوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ لکھیتنرام قلمی میگرد حکم صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

لوٹ :- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے - کاغذ بہت بوسیدہ ہوگیا ہے اور جابجا سے کرم خوردہ ہے اگر خواجہ صاحب چوکھٹے میں لگاکر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہوجاتا فرمان کا طول وعرض ۱ فٹ ۸ ۱/۲ انچ × ۷ ۳/۴ انچ ہے خط نہایت واضح نستعلیق ہے - ۱۲

از اصل و اضافه بمنصب یکهزاری بذات × هفصد سوار سرافراز باشد واقعه بست و سوم ذیحجه سنه ۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

بـ ۱۱ [illegible] ۳

شرح و دستخط × اصالت و ایالت و نجابت و بسالت ×
پناه سیادت منزلت زبدة السادات منبع السعادات × نقاوه
مقربان درگاه عضاوه محرمان بواخواه مطرح عنایات بادشاهی × مورد
الطاف نامتناهی سپه سالار یار وفا قطب الملک یمین الدوله × سید عبد الله خان
بهادر ظفر جنگ آنکه واصل واقعه نمایند

مشار الیه از فضل و کرم امیدوار است که از اصل و اضافه
بمنصب یکهزاری بذات × هفصد سوار سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الملک حکم شد منظور لها
یکهزاری بذات
هفصد سوار

[illegible]

اصل	هفصد بذات پانصد سوار	اضافه	سیصد بذات دوصد سوار

تحریر فی التاریخ شهر حیدر سنه الیه جلوس والا مص

پشت فرمان

مہر نمبر (۱)

محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
جنگ محمد امین خان چین بہادر ظفر
وزیر الممالک اعتماد الدولہ

بواقعہ مقابلہ نمایند

محمد شاہ
بادشاہ غازی
لکھپت رے ام فدوی

موقوف مہر

محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
قطب الملک امین الدولہ
جنگ سید عبداللہ خان بہادر ظفر

وقائع

والا

سنہ سوم جلوس
وقائع نگار نمود
۲۵ ذی حجہ

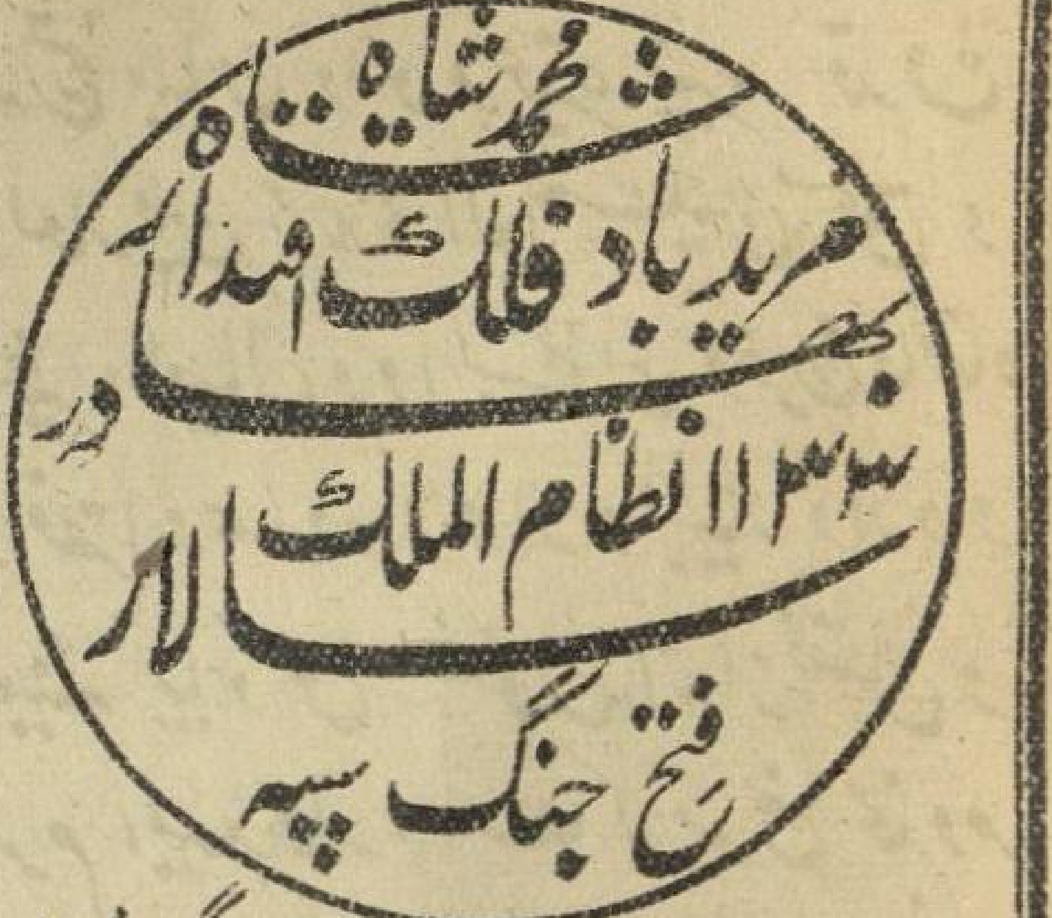
وقائع

داخل سیاہہ نمودہ

بہ تحویل

سنہ مقابلہ نمودہ

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب



معلی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان حال واستقبال
پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبۂ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت
خدیو جہان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب داداز
بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم افریدگار مقنن قوانین جہانداری ممہد مہاد کرم گستری
خلافت پناہ ظل — مرقوم ہفتم شعبان سنہ جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیرہ دربست
من اعمال پرگنہ وسرکار مذکورہ از خریف پارس ئیل برای خرچ فقرا و خانقاہ در وجہ مدد
معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ ودانستہ حسب الضمن مقرر گشتہ
باید کہ مطابق فرمان والاشان بعمل آوردہ مواضع مسطور را دربست بتصرف مشار الیہما بازگذارند
واصلاً مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبوجہ من الوجوہ طلب وطمع نہ نمایند کہ حاصل آنرا
صرف معیشت نمودہ بدعای بقای دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر در محل دیگر چیزی داشتہ
باشند آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانند بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس قلمی
شد سنہ۔

جانب پشت

مقررہ ضمن در وجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد
وغیرہ بموجب فرمان عالی شان عہد مرقوم صدر از پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ
الہ آباد از خریف پارس ئیل۔

فرمان [illegible]	فروے مزین بصاد خاص ملفوف بمہر
[illegible]	صمصام الدولہ امیر الامرا خاندوران
الف	بہادر منصور جنگ بدفتر رسید
ہفتدہ	کہ شیخ میان داؤ وغیرہ نبیرہ قدوۃ
سے موضع دربست	العارفین زبدۃ الواصلین مستحق و
مذکور دربست عرف امدا کتورہ	کثیر العیال و وابسگان وخرچ خانقاہ
حمامہ حمامہ	و فقرا وصادر و وارد بسیار دارد و
خرچ خانقاہ فقرا جست اللہ خرچ خانقاہ فقرا جست اللہ	ہمیشہ بیاد حق مشغول انداز فضل و
الماللہ مار الماللہ ماللہ	کرم امیدوار است کہ موضع مخدوم
جمری دربست	پور عرف آمد ہا وغیرہ ۳ موضع
حمامہ	دربست پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ
خرچ خانقاہ و فقرا جست اللہ	الہ آباد در وجہ مدد معاش این دعاگوے
المار ماللہ	مرحمت شود بعرض اقدس رسید شرح صدر
	حکم شد

(۱۰۱) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

مشعر عطاے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۱۱۳۵ھ / ۱۷۲۲ع

محمد شاہ بادشاہ غازی
ترخان خانہ زاد
بہادر مظفر احمد جنگ
الملک
معتمد میر جملہ معظم خان خانخانان

طغراے عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگا کر رکھا ہے۔ طول وعرض میں ۱-۶ ۲/۳ × ۸ ۱/۲ ہے خط شکستہ مگر واضح اور ما تیقری ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ معرا ہیں۔ ۱۲

گماشتها جاگیرداران وکروریان وجمهور سکنه مرکنه وغیره سرکار سنبهل مضاف بصوبه
دار الخلافه شاهجهان اباد را اعلام انکه + حسب الحکم جهانمطاع آفتاب
شعاع گردون ارتفاع منصب دار دنگی عدالت پرگنه مذکور
وغیره از تغیر امان الله بسید محمد مراد × وسید یار محمد ضمیمه خدمات
سابق حسب الضمن مقرر ومفوض گشته که کماینبغی بلوازم منصب
مسطور قیام نموده در تحقیق معاملات × وخصومات موافق شرع
شریف جهد ابلیغ بکار برده دقیقه از دقایق حزم واحتیاط نامرعی
نگذارد باید که بر طبق حکم × فیض شیم عمل نموده مشار الیه را داروغه
عدالت آنجا دانسته دست تصدی مومی الیه در امور متعلقه الخدمت
مستقل دانند و دیگری را سهیم وشریک او ندانند × طریق جمهور
سکنه وعموم متوطنین پرگنه مسطور وغیره آنکه مومی الیه را داروغه
عدالت آنجا شناخته از سخن صلاح وصوابدید او بیرون نروند ×
دریباب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آید بتاریخ بست ویکم
شهر رمضان سنه ۵ قلمی شد مص

پشت فرمان

مرور الضمن باسم سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب دار دنگی
عدالت پرگنه حویلی وغیره سرکار سنبهل مضاف ×
صوبه دار الخلافه شاه جهان آباد از تغیر امان الله ضمیمه
خدمات سابق

سے محال

... مذکور بالـ بالـ

محال — امروهه — محال

محال

بالـ

مصه

سکنه — محال

موافق فهرست است ... م

داخل — امانت ... مص

بتاریخ بست وسیوم شهر رمضان سنه ۵ جلوس
بعلبد دفتر دیوان الصدارت العالیه رسید
محمد کریم بیگ

بتاریخ یکم رمضان المبارک سنه ۵ جلوس
داخل سیاهه حضور است

(۱۰۲) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خان لوہانی بخط شکستہ

۱۱۳۳ محمد شاہ
بادشاہ غازی
سید معزز خان فدوی
سنہ ۵۳

بہ
خسروانی
بمور دمراحم
طغرا عن الدیوان صدارۃ العلیۃ العالیہ

شجاعت و صداقت شعار عزت و رفعت آثار معتمد خاص مخلص با اخلاص کریم داد خان لوہانی

بوده بداند که معروض بارگاه عظمت و جلال گردید که درین ایام ظفر
انتظام آن مخلص بے ریو وریا مع غازیان دین و مجاہدان اسلام ×
بحول و قوت کارساز مطلق و بتائید خلیفہ برحق برقدوم دلیری و
دلاوری برآمده لوائے غلبہ واستیلا و علم واستیلا و علم تسلط و
استعلا برافراختہ × جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار
و کفار سیہ روزگار برخاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب
خوشنودی × خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکہ حضرت
خلیفہ رحمان ظل سبحان از راہ لطف و کرم گستری و حوصلہ افزائی
خلعت خاصہ × شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مروارید و آب تارے
باساز طلائی ہمدست سید برکت اللہ خان مرتضوی ارزانی فرموده
اند و حکم اقدس کرامت × صدور گرفت کہ آن مخلص باصدق و
صفا خود را ببارگاه معلے حاضر آورده از آل تمغا و سند جاگیر
مزید سرفراز شده × بر اہل اقران خود برتری و تفوق حاصل نمایند و پیوستہ
خود را باطاعت حضرت ہمایونی ظل سبحانی خلیفہ رحمانی بداند و لایزال
شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام
دارند ہر آئینہ درین باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور تعمل آرند
بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب ۱۱۳۳ جلوس والا قلمے شده۔

صح

وصلاح

(غالباً یہ مطلع شدہی)

داخل رسالہ از حضور است بتاریخ ۱۱۳۳ جلوس والا

بتاریخ چہارم شہر شعبان ۱۱۳۳ جلوس والا

نقلیہ در دیوان الصدارت رسید

بتاریخ چہارم شہر رمضان المبارک ۱۱۳۳ جلوس

سنہ در ہجری بتاریخ بست و پنجم

داخل دفتر ... العالیہ شد

(۱۰۳) نقل بخشش نامہ موضع بھداسی منجانب نواب سردار خان

بنام محمد جعفر نبیرۂ دیوان محمد مبارک

محمد فرخ سیر ۱۱۲۵ بادشاہ غازی خانہ زاد سردار سنہ احد

متصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند

چون موازی بست بسوہ زمینداری موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودہ زر خرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع آن اشجار و اثمار و ابار و انہار و حیاض وار تکاب و خاکدان جداول از قلیل و کثیر و مایضاف و ینیب الیہا خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بلا عوض نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشار الیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعاے ترقی عمر و دولت مشغول باشد درینباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
دھورہ موضع پیر ہائی	حد دھورہ موضع بیجھا	حد دھورہ موضع زمان پور نرہائی	حد دھورہ منکاپور بیباری

بتاریخ ہفتم شہر جمادی الاول سنہ ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامہ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوٗ سید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ سنہ ۱۱۴۸ھ ۱۷۳۵ء

ابو الفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

الله
الرحمن
من الاکرم
الملک الوهاب
القاضی
حاجی محمود خان

مظهر کرم اعم منبع فیض اتم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع و احکام × محی السنته ماحی البدعته بادشاه دین پناه حضرت اشرف × انور اظهر ارفع اعلی... فضیلت پناه سید محمد مراد بن سید محمد بن × سید عبدالرسول را برای دعوی و جواب دعوی و قبول کفاله و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار سنبهل صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل من یشاء فرموده و کان ذلک فی تاریخ هفتم شهر شوال المکرم سنه ۱۸ جلوس مبارک مطابق سنه ۱۱۴۸ هجری مقدسه

نوٹ :- یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے - کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینے دار چوکھٹے میں محفوظ ہے - طول و عرض ۱ فٹ ۱ انچ ½ × ۷ انچ ½ ہے - خط نستعلیق معمولی ہے - ۱۲

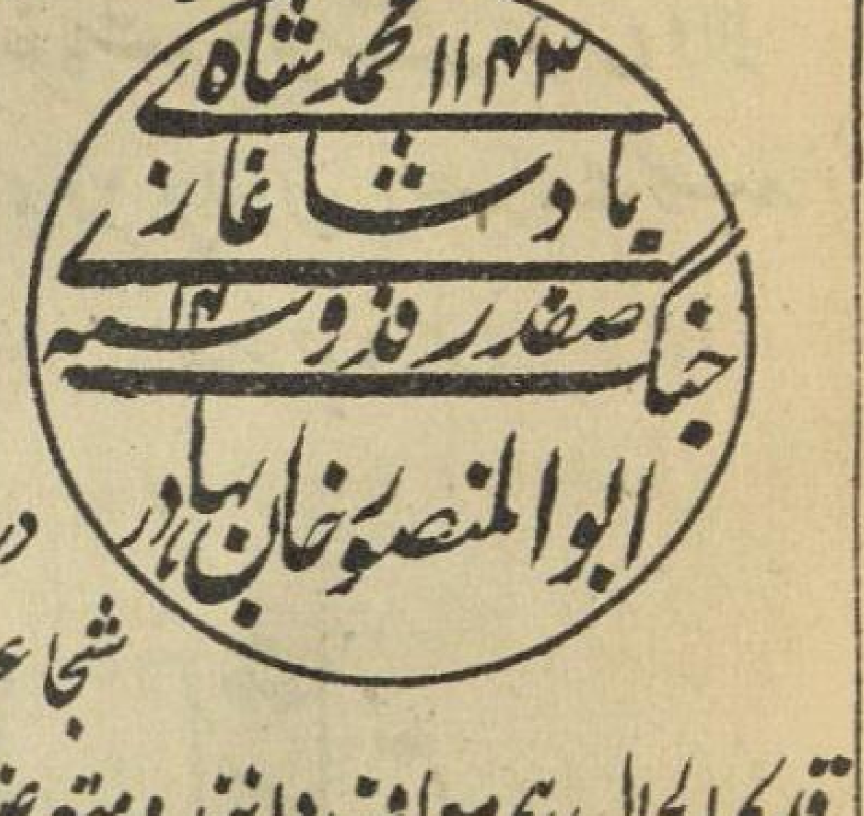
(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ

۱۱۱۷ ہجری
محمد شاه بادشاه غازی
عباد خان فدوی

متصدیان حال و استقبال پرگنه پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبه اختر نگر اوده بدانند موضع کنهر پور و جوگی پور عمله پرگنه مذکور دیه زمینداری ڈھیوڑی سردار خان تعلق محال وطن که در آبادی و باغات شیخ عنایت الله عرف شیخ بهکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزاده بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو منها است از ابتدای عمل بندگان عالی بهمه وجوه معاف است از ۱۱۴۲ فصلی دستور سابق معاف نموده شد باید که بوجهی من الوجوه مزاحمت نرسانند

دریں باب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ هفتم شهر رمضان المبارک سنه ۱۹ جلوس والا نوشته شد۔

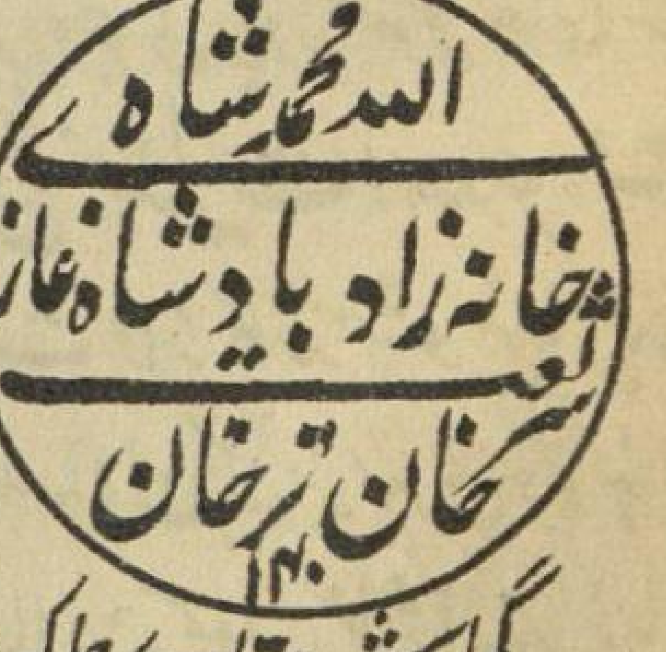
(۱۰۶) نقل پروانه



رفعت و شجاعت دستگاه یعقوب علیخان محفوظ باشند رفعت پناه محمد روشن خان ولد فتح معمور خان مرحوم التماس نمود که درباب معافی باغات و بازار و کٹرہ مشار الیه واقع شاه آباد شجاعت دستگاه نوشته شود لهذا نگارش میرود که بدستور قدیم الحال هم معاف دانند و متعرض نشوند لبست و چهارم شهر شعبان سنه ۲۲ جلوس والا مطابق سنه ۱۱۵۲ھ۔

(۱۰۷) نقل سند قضاءت محمد شاه بادشاه مهری خان ترخان

[illegible]



عن الدیوان الصدارة العالیة العلیة

گماشتهائے جاگیرداران و کروریان و جمهور سکنه پرگنه دیوبند سرکار سهارنپور....

حسب الحکم جهانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنه مسطور معه سواد قصبه و دهات متعلقه است × از مغز سید ابرار الله بحمایت الله ولد فضل الله مقرر و مفوض گشته فرمان والا شان درست میشود باید که برطبق حکم فیض شیم .... مشار الیه را قاضی آنجا دانسته دست تصدی مومی الیه در امور متعلقه الخدمت مستقل دانند و دیگرے را سهیم و شریک او ندانند و .... که بمهر او .... شمارند که کما ینبغی بلوازم منصب مزبور قیام نموده در فصل قضایا و خصومات و اجراے حدود و تعزیرات و اقامت جمعه و .... تجاویز

نوٹ:- یه سند بهت بوسیده هے اس کے کاغذ پر سنهری پهول بنے هوئے هیں طول و عرض ۱ فٹ ۲/۱ انچ × ۹ - ۱۲ انچ۔

.... فیصلہ .... والنکاح من لاولی لہ × وقسمت تبرکات وحفظ اموال غیب واہتمام
وتعیین اوصا ونصب قوام مساعی موفورہ .... دریںباب مرعی داشتہ حسب المسطور
بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ سنہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد سہ

پشت

تباریخ ... ذی حجہ سنہ ۲۳ جلوس والا
داخل سیاہہ شد۔

تباریخ غرہ شہر ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید
منہ خرچہ دلیل

نوٹ :- (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہے۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان ۱۱۲۰ متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی
سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودھ بدانند موضع کنھر پور وجوگی پور معمولہ تعلقات
پندپور منجملہ بست وشش دیہہ کہ در آبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف
شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہا ہای از قدیم الایام مقرر است واز کاغذ حشو منہا لہذا
بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھینٹ وحساون کہ از بہری دو ہزار
روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل نہ آرند زیادہ
درین باب تاکید دانند۔ دوازدہم شہر صفر سنہ ۲۴ جلوس والا ملاحظہ شد۔

نوٹ :- سند معافی میں سنہ ۲۴ جلوس درج ہے سنہ ہجری ندارد قیاس چاہتا ہے کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ
کے عہد کی ہوگی کہ پہلی سنہ (۱۹) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہے۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔
سنہ ۲۴ جلوس مطابق ہوتا ہے ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی

بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنۂ سونی پت وغیرہ سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنۂ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر و مفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در تادیب اوقات مسکرات و زجر اصحاب مسکرات و تعدیل اوزان و دراع و پیمانہ وما یکون من ہذا المثل مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ و دقیقہ از دقایق و احتیاط غیر مرعی نگذارد و خطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقۃ الخدمت مستقل دانند و دیگری را باہم و شریک او ندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ غرہ شہر صفر المظفر سنہ ۲۹ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضات محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان

فردوس آرامگاہ
طغرائے سبحانہ اسمہ

ح

عن الدیوان طغرا

عن الصدارۃ العالیۃ العلیہ ۱۱۶۱ ھ

سنہ احد ح

اللہ احمد شاہ بہادر
راسخ الاعتقاد بادشاہ غازی
صدر الصدور فدوی
عبد علی خان ترخان سنہ احد ۱۱۶۱

کماشتہائے جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ
شاہجہان آباد را اعلام آنکہ

وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضائے پرگنہ مسطور وغیرہ + سرافرازی دارد امیدوار است کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجا کہ از روے سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت مرقوم ہفدہم شہر رجب ۱۵ سنہ منصب مزبور بمشار الیہ مقرر است + لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق مومی الیہ + در امور متعلقہ خدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند + درینباب قدغن داشتہ حسب المسطور بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا۔ سنہ

پشت

ضمن نویسندہ

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضائے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت فردوس آرامگاہ
مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۵ سنہ

دو محال

	مذکور	کرنال
حاشیہ پر	پنجم شوال سنہ احد جلوس والا	بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا
	نقلبدفتر حضور رسید	داخلسیاہہ حضور ارسال
	داخل سیاہہ نمودہ شد	داخل فہرست الخدمات نمودہ شد

بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید
معہ آدم مشار الیہ
موافق فہرست است

سنہ

نوٹ:- اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں بنی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹ ½ انچ لمبا اور پونے نو انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ
الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار و
صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ
وکیل رضاء اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب
قضای و خطابت پرگنہ مسطور سرفرازی دار د امیدوار ہست
پروانہ مطابق میشود از انجا کہ از روے سرشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت
مرقوم ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۳۰ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا
حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی مومی الیہ
در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگری را سہیم و شریک او ندانند درین باب قدغن
دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی
راسخ الاعتقاد محمد شاہ بادشاہ
غازے

گماشتہای جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ سونی پت
سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ
حسب الحکم جہان مطاع و آفتاب شعاع گردون ارتفاع
منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد و قریات متعلقہ آن
از انتقال ناصر الزمان برضاء اللہ پسرش مقرر و مفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مذبور قیام
نمودہ در فصل قضایا و خصومات و اجرائے حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و جماعات و ترغیب
مردم بطاعات و النکاح من الی ولہ و قسمت ترکات و حفظ اموال غیب و ایتام و تعین اوصیاء
و نصب قوام مساعی موفورہ بتقدیم رساند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را آنجا
دانستہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقہ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک
او ندانند و محلوک و تخلاف بمہر او بمہر شمارند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

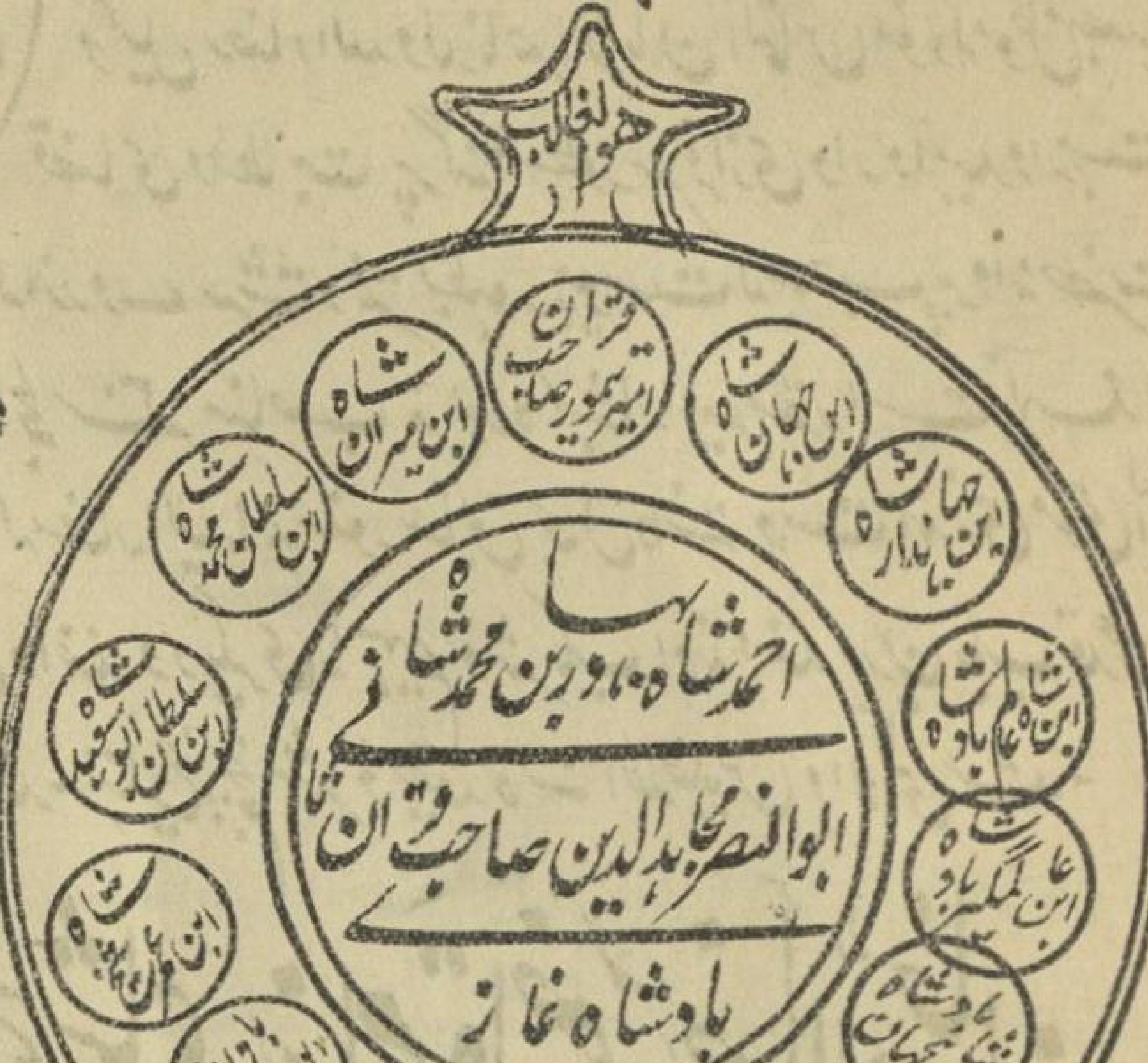
بتاریخ بست و نہم شہر شوال سنہ ۲ والاقلمی شد۔

(۱۱۳) نقل فرمان مجاہد الدین ابوالنصر بادشاہ

باسمہ سبحانہٗ و تعالیٰ شانہ

احمد ابوالنصر مجاہد الدین بہادر شاہ

فرمان بادشاہ غازی



درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان شرف صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملانواہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آنست و بنا بر وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف بین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق التمغا بلاقید اسامی و قسمت بمعافی توفیر و آنچہ از حسن تردد بر جمع بیفزاید از تحد سن ربیع تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ و اجہاے مذکور را بطناً بعد بطن و

نسلاً بعد نسلٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا بازگذارند و از صواد دم تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدودوئی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد بر جمیع بیفزاید معاف و مرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید و قد عن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف و انحراف نورزند۔ چہاردہم محرم الحرام سال ششم از جلوس والا تحریر یافت۔

پشت فرمان

احمد شاہ بادشاہ غازی
عبد الحمید خانہ زاد

سنہ جلوس والا
چہاردہم ربیع الثانی

احمد شاہ بادشاہ غازی
بھیم سنگھ سنہ ۱۱۶۱
فدوی

برسالہ ابوالمنصور خان

غازی احمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار نصرت جنگ
اعتماد الدولہ خانخانان قمر الدین خان
وزیر الممالک مدار المہام

۱۴ ربیع الثانی
فی التاریخ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز سہ شنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ ۶ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۶ ہجری مطابق ۲۰ اسفندار ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت داناے مدارج دین و دولت شناساے مراتب ملک و ملت فرازندہ لواے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت ظفر پیراے معارک جہانستانی عیش آراے محافل کامرانی اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ناظم مناظم ملک و منال ناہج مناہج دولت و اقبال جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا کار فرماے سیف و قلم مدبر امور عالم عمدہ وزراے بلند الشان زبدہ امراے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز مخلص باوفا یکرنگ وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار جملۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہاے درگاہ آسمان جاہ دھنے سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ دولک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملاّنوہ سرکار لکھنو

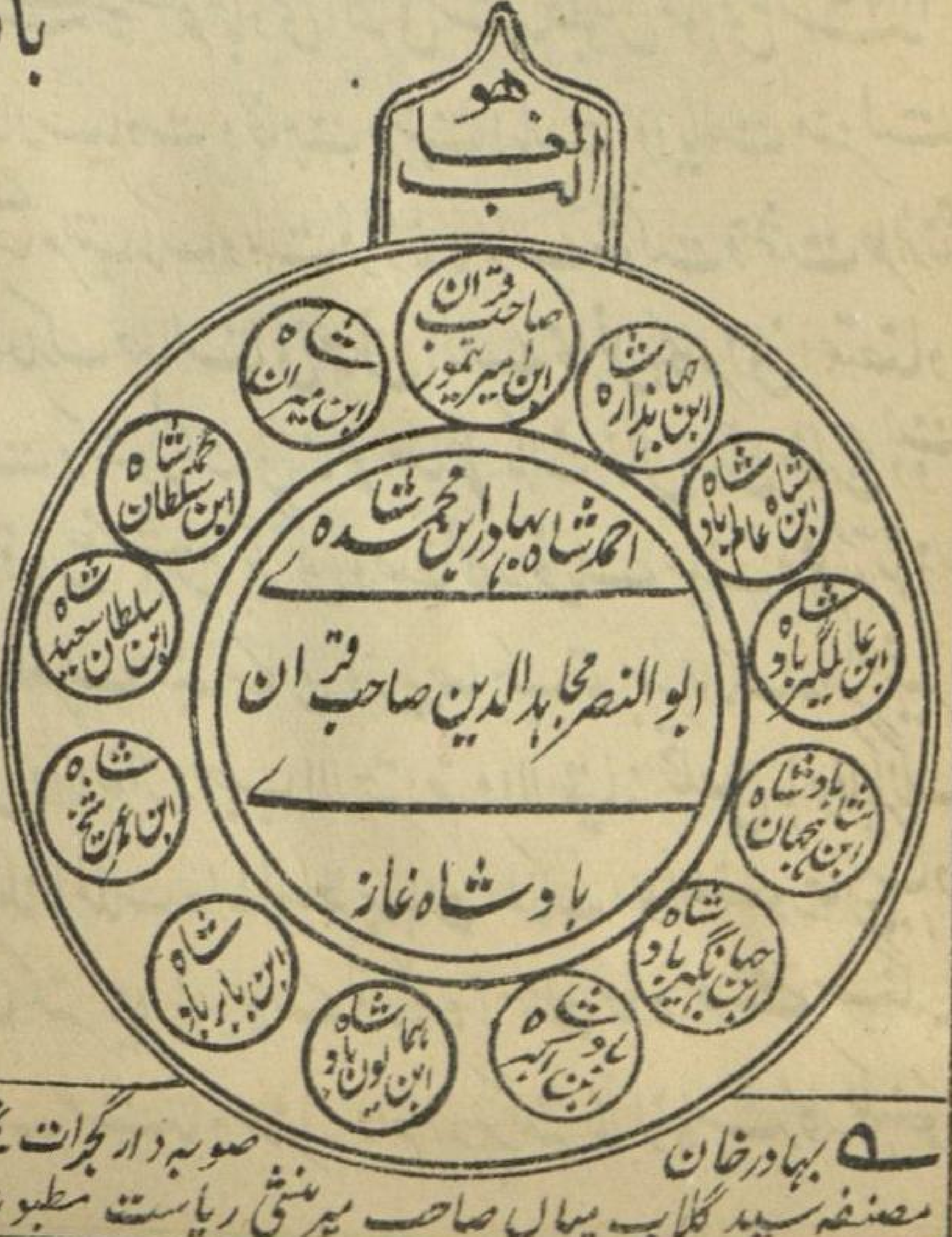
صوبہ اودہ بنابر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف زین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام التمغا
و فرزندان و متعلقان مشار الیہ بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تیر دد
بر جمع بیفزاید مرحمت فرمودیم واقعہ بست ۲۹ و نہم ربیع الاول ۵ سنہ بموجب تفصیل یادداشت
قلمی شد. شرح دستخط ابوالمنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار
کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابوالمنصور خان آنکہ بعرض مکرر رساند دستخط
جلال الدین حیدر خان آنکہ بست و یکم ۲۱ جمادی الاول ۶ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی
رسید شرح دستخط ابوالمنصور خان فرمان والاشان قلمی نماید۔

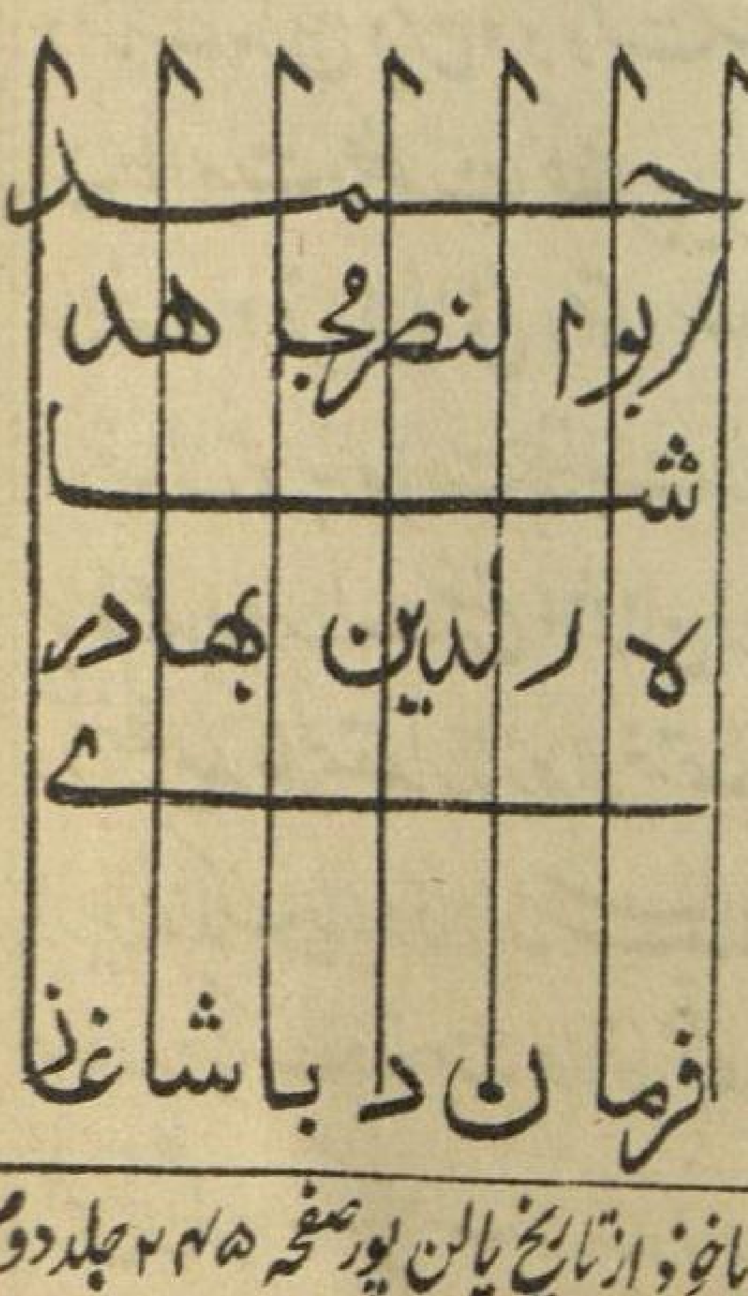
سنجر پور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھرم دمودر پور وغیرہ

(۱۴۲) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ





۵ بہادر خان صوبہ دار گجرات تھے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۲۸۵ جلد دوم
مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ ۱۹۱۴ء ۱۲۶

درین وقت میمنت اقترانِ فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر بنگش بنظر اقدس اعلیٰ گزشت کہ بہادر خان ولد فیروز خان لوہانی جالوری مرد سپاہی نفس و کار آمدنی پرگنہ تھراؤ سرکار پٹن مضاف صوبہ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنۂ پالن پور کہ از قدیم ارث خانِ موصوف است واقعہ مفسدان کولیان شدہ قطاع الطریقان در ہرتان جمیع شہر و مسافرین را تخت و تاراج مینمایند امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنۂ تھراؤ بنام خان مزبور مرحمت نمود بنا بران فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ از راہ فضل و کرم بادشاہانہ زمینداری وطن داری پرگنۂ مسطور بنام بہادر خان مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال و استقبال و کروریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و ساکنان آنجا خان مشار الیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مزبور مستقل دانستہ در لوازم لواحق آن بکوشند کہ مفسدان و کولیان و قطاع الطریقان و راہزنان را اخراج نمایند کہ مردمان مسافرین بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند درین باب تاکید اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند۔ تحریر بپانزدہم شہر جمادی الثانی ہفتم جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطائے جاگیرات بہ سید محب علی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء

۱۱۶۷ عالمگیری
فدو بادشاه غاز احمد
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ ادھ موا ہے خط شکستہ نہایت پختہ ہے۔ نقطے ندارد طول و عرض ۱-۵ × ۶ ۱/۲ انچہ ہے یہ فرمان فریم میں جڑا ہوا ہے۔ ۱۲

چودھریان وقانونگویان ومقدمان وعایا ومزارعان پرگنہ
امروہہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
بدانند کہ × چون مبلغ یک لک وہفتاد و شش ہزار ونہصد وچہل و
دو دام از پرگنہ مزبور از تغیر ابوالحسن خان × من ابتدای ربیع
ہیچان ئیل مطابق ضمن بجاگیر سید محب علی ولد سید منصور علی
مقرر گشتہ باید کہ × بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع دراس
موافق ضابطہ ومعمول بمشار الیہ جواب میگفتہ باشند × واز سخن
حسابے وصلاح وصوابدید موی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۱۸
شعبان ۳ جلوس نقلے گشت ۱۲

پشت

سرکار سنبھل صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد

مقرر راضمن اسم سید محب علی ولد مرزا منصور علی از پرگنہ امروہہ سرکار سنبھل مرحمت شد ×
از تغیر ابوالحسن خان بموجب التماس از ابتدائے ربیع سیچقان ئیل مرحمت شد

فدوی امیدوار کرم فضل اللہ کہ محال ابوالحسن دریا ماست +
التماس گذرا بندہ وکیل سید محب علی فدوی
بعرض باریافتگان شاہی + قدیم
بجاگیر یابندہ و مرحمت شود +

بتاریخ ۱۸ شہر شعبان ۳ جلوس [illegible]
نقل مطابق اصل است

مخدوم پور درلست	مہدی پور خورد درلست	کور [illegible] سارکت	عسکری پور خورد سارکت
[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام
مادہو پور کلاں سارکت	زمان پور درلست	خدمت پور درلست	دیوہری خورد سارکت
[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام	[illegible] دام

نوزدہم ذلحجہ سنہ ۲ بمہر سبیلار ابہا
جمال الدین پور مشارکت سمہ اللہ محمد نام
عدلپور مزرعہ مشارکت الہ داد نام
ماربدپور مشارکت سمہ حاجی محمد نام
وحسادہ مشارکت محمد صالح نام

بہادر پور راجپوت لہ نام
رے مشارکت محمد صالح نام
اللہ داد پور خورد مشارکت سمہ اللہ محمد نام
مص

(۱۱۶) نقل پروانہ عہد عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مُہر: صدر خان بکرم خان ولد ۱۱۷۰

متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی و تعلقات شاہ آباد سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودھ بدانند۔ چون موضع جوگی پور و کنہر پور و چند قطعات زمین دیگر از آبادی باغات از قدیم ایام از حضور حضرت خدایگانی و نائبان صوبہ خصوص از اعمال نواب وزیر الممالک بہادر مرحوم بنام شیخ عنایت اللہ و برادر زادگان شیخ محمد علی و غلام علی و شیخ عبد الرؤف و شیخ عبد الغفور و بیوہ ہای شیخ عبد ہادی با شیخ جدہ صاحبہ نبیرزادگان مقرر است لہذا نگاشتہ میرود کہ بدستور پروانہ سابق بنام مشار الیہا واگذارند و بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بست و نہم شہر رجب المرجب سنہ ۳ جلوس نوشتہ شد۔

نوٹ:- اس پروانے میں جو نامۂ مظفری جلد دوم صفحہ ۴۷ سے نقل کیا جاتا ہے صرف سنہ ۳ جلوس کے سنہ ہجری یا بادشاہ کا نام نہیں مگر مہر میں ۱۱۷۰ھ ہے یہ زمانہ عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ کا ہوتا ہے جو ۱۱۶۷ء سے ۱۱۷۳ھ تک حکمران رہا۔ اس حساب سے سنہ جلوس (۳) مطابق ہوتا ہے ۱۱۷۰ھ کے۔ ۱۲۰

واللہ اعلم بالصواب ۱۲۰

(۱۱۷) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہوالعزیز بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ ۳ سنہ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۵ھ ہجری مطابق ۲۰ ماہ خورداد برساله امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط عطاف نمایان خلیفہ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر ونوبت واقعہ نگاری کمترین بندیان عقیدت آہنگ رائے رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ حفیظ اللہ ولد اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات دو صد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال ۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت وحشمت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد اعطاف نامتناہی خانہ زاد فدویت نشان ابوالقاسم خان بہادر نائب امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفہ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ داخل واقعہ نمایند۔ مشارالیہ از فضل وکرم امیدوار است بمنصب ہزار ذات دو صد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزار ذات وخطاب ۱۸ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک۔ مطابق واقعہ

نوٹ:۔ ۱۷۵۹ء سے ۱۸۵۸ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو یکے بعد دیگرے برائے نام بادشاہ ہوتے رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہان ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے شاہ عالم ۱۷۶۵ء سے ۱۷۷۱ء تک الہ آباد میں برٹش گورمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔ ۱۸۰۳ء تک مرہٹوں کے زیر اثر رہے لیکن ۱۷۸۸ء میں غلام قادر افغان نے نہایت بے رحمی سے اندھا کر ڈالا ۱۱ستمبر ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲

کل است ہشت و یکم ذیقعدہ سنہ جلوس معلے والا بکر ربعرض مقدس رسیدہ

منظہر علیخان بہادر فدوی محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۲	مہر	راے رتن سنگھ فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۲	مہر	احمد علیخان بہادر سوفدوی شاہ عالم بادشاہ غازی

(۱۱۸) نقل سند مطلا بنام نجیب الدولہ

جن کو منصب سہ ہزاری اور غیاث الدین حیدر کا خطاب ملا مورخہ ۳ محرم ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۸ء۔

بتاریخ بیست و نہم شہر محرم سنہ ۸ جلوس والا بکر ربعرض مقدس و معلی رسید

بعرض رسید نشان

[illegible]

بتاریخ چہارشنبہ سوم شہر محرم الحرام سنہ ۸ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ماہ برسالہ امارت و نجابت و مرتبت و شہامت وایالت منزلت × دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے × اعتماد سلطنت کشورکشای ظفر پیرای معارک جہان ستانی بمیش آرای محافل کامرانی ناہج مناہج ملک ومال بانی مبانی دولت واقبال دقیقہ یاب سرائر سلطانی رمز شناس × عالم مزاجدانی جوہر مرات حقیقت دوا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق واخلاص کار فرمای سیف وقلم مدبر امور عالم × قدوہ خوانین بلندمکان عمدہ امرای عظیم الشان مرید مرشد پرست بی ریورنگ نقاوہ فدویان بافرہنگ استظہار مجاہدان

باعظم افتخار دلیران معرکهٔ ارم × امیر صیانت تدبیر ممالک مدار شیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنة پادشاه سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدوله نجیب خان بهادر ثابت جنگ سپه
سردار نوبت واقعه نگاری کمترین خانه زادان درگاه آسمان جاه عقیدت التیام
انندرام قلمی میگردد و حکم جهان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت که غازی الدین
حیدر به منصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و خطاب خانی و بهادری × سرفراز
باشد واقعه بتاریخ دوم محرم الحرام سنه بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرع و ستخط × امارت و
نجابت و منقبت × شهامت و ایالت منزلت
دانائی مدارج × دین و دولت شناسای مراتب ملک و
ملت فرازنده لوای × شوکت و حشمت طراز بساط ابهت و عظمت
اعتضاد و خلافت و × فرمان روائی اعتماد و سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرای معارک جهان
بانی بینش آرای × محافل کامرانی ناتج مناهج ملک و مال بانی مبانی دولت و اقبال و دقیقه یاب
سرانجام سلطانی رمز شناس عالم مراصد انی جوهر مراتب حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و قلم
و صفا همدم و دل کشای مجلس خاص محرم خلوت سماء صدق و اخلاص کار فرمای سیف بی ریا
مدبر امور عالم قدوه خواتین بلند مکان عمده امرای عظیم الشان مرید مرشد پرست
رنگ نقاوه خدویان با فرهنگ استظهار مجاهدان باعزم افتخار دلیران معرکه رزم
امیر صیانت تدبیر ممالک مدار شیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والا معیار × رکن السلطنة بادشاه
سلیمان اقتدار بخشی الممالک امیر الامرا ناصر الملک
نجیب الدوله نجیب خان بهادر ثابت جنگ
سپه سالار سردار آنکه داخل
واقعه نمایند ×

نقل خط انور صاد

فرو فرین صاد خاص بدفتر رسید که غازی الدین حیدر را
پیشگاه خلافت وجهان بانی امیدوار تفضلات خاقانیست
که بمنصب سه هزار ذات و دو هزار خطاب خانی و بهادری
سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الممالک آنکه مطابق صاد خاص بعمل آرند

سہ ہزار ذات
۲ ہزار سوار
تحریر فی تاریخ شہر صد ره سنه الیه

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطائے جاگیر بالیتی ۱۷۵۸۶۵ دام جس کی آمدنی نو سو روپیہ تھی مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۲۲ سنہ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۱ء

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که مبلغ یک لک وهفتاد و پنج هزار هشتصد و شصت و پنجدام موضع کولیہ وغیره عمله پرگنه شکرپور وغیره سرکار صوبه دار الخلافه شاه جهان آباد که مبلغ نهصد روپیه حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف بهچو خواص در وجه × انعام التمغانی حسین بخش وغیره متعلقان خان مشار الیه بافرزندان تصدیق و یاد داشت و توفیر آنچه از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدای ربیع او وئیل حسب الضمن مقرر باشد باید که فرزندان نامدار کامگار و الا تبار و وزرای ذوی الاقتدار و امرای

عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات × سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و مؤبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلیٰ کوشیده واهای مرقومه را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا واگزارند و از صوادم تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانسته بعلت پیشکش صوبه داری و فوجداری و مال و جہات و سائر اخراجات مثل قتلغه و محصلانه و داروغانه × و ضابطانه و شکار و بیگار و ده نیمی مقدمه و صدودوی و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و از کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید × و قدغن مزید دانسته ہر سال سند مجدد نطلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ و الاتخلف و انحراف نتوازند بتاریخ ہفدہم شہر ربیع الاول سال ہبیت و دوم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خاں بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناہ میر نظام الدین آنکہ بجلدوے حسن و دولتخواہی سرکار دولتمدار قطعات باغات و اراضیات و گنج و مکانات واقع قصبہ شاہ آباد در سرکار ابد قرار مملوکہ و مقبوضہ سید شاہ مدن ضبط نموده بودیم بان سیادت پناہ بلا شرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ عطا و معاف فرمودیم باید کہ املاک مذکورہ را در تصرف خود داشتہ خود را مور د الطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۱۹ھ۔

مہر[۱]
وزیر الممالک مدار المہام جمدۃ الملک اعتماد الدولہ
آصفجاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ
یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر یار وفادار
سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی ۱۲ – ۱۲ھ

نوٹ:۔ سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف قدن صاحب تھے ان کے صاحبزادے سید لال علی تھے جن کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبدالرحمن خان قندہاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں بنارس سے لکھنؤ تک آئے اور نواب سعادت علی خاں ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب بعد سات سال کے بصلہ حسن خدمات ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات و باغات و چکات و گنج وغیرہ جو ضبطی میں تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے ۔۱۲۰

[۱] فرامین میں کہیں عمدۃ الملک ہے کہیں جمۃ الملک اور کہیں جمدۃ الملک ۔ جمدۃ الملک کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ۔۱۲

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا بخط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × و التقریر است مشہود خاطر مہربانی مظاہر میدارد سوال وجواب × مطارحاتیکہ از وقت ورود شہامت وعوالیمرتبت × ابہت ومعالے منزلت متکف صاحب بہادر بدربار آمشفق × بعمل آمدہ و کیفیت آن مفصل ازارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض مراتبیکہ دراثناے این گفتگوہا × رو بظہور آوردہ موجب تحیر وتاسف خاطر اتحاد ماثر شد۔ × مقتضے برین گشت کہ مخلص بذریعہ قطعہ محبت نامہ کیفیت × مافی الضمیر ومکنونات خاطر خود بحیطہ بیان درآرد × مشتفا مقصود ارتعینانی صاحب موصوف بدربارہ آمشفق × ہمین بودہ کہ معزی الیہ ازآگاہی خاطر ابیکہ عاید شدن آن × بمرور ایام نسبت بملک آمشفق متصور است بخدمت اطلاع دادہ × جہت اندفاع آن طرح انداز مصلحت وموافقت ہر دو سرکار شود چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال را تصریحانہ × درخدمت آن شفیق بمعرض اظہار درآوردہ اند واگرچہ درحقیقت تقریر انچنین سررشتہ موافقت خالی از انتفاع × این سرکار ہم نیست زیراکہ گروہ خذلان پژوہیکہ تتبع زبان رسانے نسبت بممالک سرکار آمشفق است × ازمعاندان این سرکار نیز متصور لیکن درصورت پیشقدمی × آن گروہ محفوظ ومصئون بودن ملک آمشفق از آسیب وتعدی آنہا × بلااعانت و امداد اہالی سرکار کہ بفضل الہی نظر برمراتب قدرت وفرط استعداد واقتدار خودہا × اسباب حفاظت وحراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل و واصل دارد امر محال است ازانجاکہ بظاہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن وروش مستحسن منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) خاطر آمشفق گردیدہ بود × درینصورت بالفعل دریافت این معنے کہ × آمشفق اقبال سوال مزبور راکہ کمال

منفعت × بل قیام سرکار آنمشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشته بودند ×
که سرداران سکهان اینطرف رود ستلج که از متوسلان و زیر سایه × بحفاظت این سرکار
هستند با اهالی این سرکار روا دارد دست درازی آنمشفق زیر تعلقات انها شود موجب ×
استعجاب خاطر اتحاد مآثر گردیده معهذا هرگاه اینهم بظهور پیوست × که آنمشفق با وجود
معقول و مسطور داشتن اینمعنی که در مقدمه × سرداران مزبور از مخلص استصواب
و استصلاح بعمل آید × خود مع فوج رود ستلج را عبور ساخته در ممالک آنها × در آمده متنبه تسخیر
قلعه جات اقدام نموده بودند مکان استعجاب × زیاده از سابق لاحق خاطر مودت ذخائر
گردید مشفقا مدارج وفا پرستی و اعتدال پژوهی اهالی سرکار × انگریز بهادر بر آنمشفق
و جمیع رؤسا و سرداران اینديار × بخوبی واضح و لائح است × چنانچه قوم مرهٹه در ایام
تسلط خود × بممالک سمت شمال هندوستان از سرداران سکهان × پیشکش و
خراج میگرفتند و دست اختیار از سر انها × دراز و آنهارا زیر اطاعت خود ها میداشتند ×
بعد از ان وقتیکه اهالی این سرکار محض جهت حمایت × ممالک محروسه از دست
پیش قدمی و زبردستی قوم مزبور × مجبور از ارتکاب محاربه پرداخته بر ممالک هندوستان ×
مسلط شدند × ائتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکهان بذریعه تمشیت
سررشته فلاح و بهبود آنها پیش نهاد خاطر خواطر داشته از اخذ پیشکش و خراج مال
از هرگونه مطالبه و × مزاحمت اجتناب ورزیده سرداران مذکورین را بلا قید × و حصر
درمیان تعلقات انها مختار گردانیده پس هرگاه × اهالی موصوف محض نظر بر رفاه
احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور درمیان تعلقات مفوضه انها × از اجرای
حکومت واجبی نسبت بانها دست بردار شدند × چه جائے امکان باشد که اهالی
موصوف روادار تحکم × سرکاری و گرنه سرداران سکهان مذکورین توانند گردید ×
ازانجا که اینمعنی بر رای رزین آنمشفق نیکو ظاهر خواهد بود × درینصورت مخلص را یقین
حاصل که آنمشفق از تقدیم اراده خود × نسبت سرداران مزبورین معطوف العنان
خواهند گشت مشفقا زودی بعضے مراتب[1] -

Minto (منٹو)

---

[1] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہ گئی ہو۔ ۱۲

نقل لفافہ مطالعہ ساطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالے موصول باد۔

لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء عیسوی مطابق دہم رمضان ۱۲۲۳ھ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان مطالا اکبر شاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر جلوس (۳۰)

جس پر دو طغرے طلائی اور شاہی مہر ہے اور مہر پر چتر شاہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔

قول لقرار استمرار پٹہ باسم ناصر الدولہ کرنیل جیمس اسکنر بہادر غالبجنگ

آن عقیدت نہاد خانہ زادہ قدیم الخاندان والاعضی بایمضمون گذرانیدہ کہ ٹھیکہ پتہ ربو پورہ از ابتدای ۱۲۳۵ فصلی لغایتہ ۱۲۵۰ھ واجب شانزدہ سالہ بنام فدویزادہ از حضور مقرر است × درانمیان ہفت سال منقضی گردیدہ و نہ سال باقیست ازانجا کہ رعایا سقیم۳ × وادہ آباد نمود از قلت پیداواری یکجبہ از تقاوی بوصول نیامدہ و زر مشخصہ حضور والا سال بسال و فصل بفصل بلا توقف و بلا عذر از قرضوام ادا نمودہ زیر باری کثیر برداشتہ ام و آیندہ تصرف × سی چہلہزار روپیہ در آبادی و تعمیر چاہ ہای پختہ صورت فواید و محاصل و گذارہ اینفدوی غیر ممکن باستحقاق خانہ زادگی قدیم امیدوارم کہ پتہ مذکور بجمیع زر مشخصہ شانزدہ ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد النسل و بطناً بعد بطن بنام اینفدوی مقرر گردد کہ باطمینان خاطر بصرف زر دیگر از قرضوام پرداختہ این فدوی و فرزندان اینفدوی جمیع زر مشخصہ حضور انور سال بسال و × فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ کردہ باشد لہذا بملاحظہ اینکہ آن عقیدت کیش خانہ زاد این خاندان علیا است و در ادای زر مشخصہ و صرف نمودن زر خطیر وجہ تقاوی و خانہ آبادی مقروض × و زیر بار گردیدہ بمورد تفضلات و پرورش قدیمانہ پتہ ربو پورہ نیو لخاص از ابتدائی ۱۲۴۳ھ بجمع شانزدہ ہزار روپیہ سکہ کلدار سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد النسل و بطناً بعد بطن بنام × ایشان مقرر کردہ شد باید کہ آن فدوی با فرزندان پتہ مذکور را استمرار نسلاً بعد النسل و بطناً بعد بطن بتحکیم محکم و مستقل برای علی الدوام بذمہ خود دانستہ بخاطر جمع تمام بصرف زر دیگر پتہ مذکور

۳ دویران بود کاشتکاران را از جا بجا طلبیدہ قریب چہل ہزار روپیہ در وجہ تقاوی مزارعان سقیم ×

را آباد ساختہ × جمع استمرار سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ باشند کمی و بیشی پیداوار ذمہ خود شناسند و اگر خدانخواستہ تصرف و پایمالی زبردست رو دہد بموجب تحقیقات × این حضور انور مجرائی خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار عالی نسبت والا تبار و وزرای ذوالاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان و مہمات × دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار این حکم مقدس معلی بکوشند و بوجہی من الوجوہ سوای از زر مشخصہ × طلب ننمازند و لوازمہ عہدہ داران و زمینداران و مقدمان پتہ مذکور آنچنان کہ ہر آئینہ در اطاعت و فرمانبرداری اہلکاران آنعقیدت کیش پرداختہ پیداوار سال بسال و فصل بفصل ادا میکردہ باشند نوعی تخلف و انحراف ننوازند بتاریخ بست و ہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۳ ام از جلوس معلی زیب تحریر یافت ×

(۱۲۳) سر چارلس مٹکاف کا خط تعزیت مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffar Surajooddeen Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,

I have received with the deepest sorrow the mournful intelligence communicated to me by Mr Metcalfe of the demise of His Majesty on this melancholy occasion

with sentiments of sincere and respectful con-dolence. I fervently Pray that your Majesty may be supported and comforted by the reflection that all things proceed from the Will of the Creator, and that it has pleased Almighty Providence to take unto himself your Majesty's venerable Father after a long and happy reign.

When time shall have mellowed recollections of a dear Parent, your Majesty will call up with pleasure to the remembrance of the amiable qualities which distinguished His late Majesty, and by which he will ever live in the memory of those who had the honor of approaching him.

I now beg leave respectfully to offer my sincere and heartfelt congratulations on your Majesty's succession to the Throne your ancestors.

May you be blessed with a long life, Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

(ترجمہ) بحضور ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اُس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہے نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا میں گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلاق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (والم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کردے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی اُن صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لیئے اُن لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آبا و اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو عمر درازی۔ تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم۔ سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۴؍ اکتوبر ۱۸۳۷ء

(۱۲۴) خط[۱] مطلا العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ ڈالن برا

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل در ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزاے اورنگ خلافت و جہانداری

۱؎ یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی میں اور بس ۱۲۰

خدیو مملکت عدل و رافت شہریار کشور داد و نصفت خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔
بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مہر ہمن و منکشف میگرداند خبر معین و مامور شدن ارادتمند ×
در عہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلق کشور ہندیہ بشبہہ
بذریعہ × وواسطۂ معمولی واضح خاطر عاطر شدہ باشد بالفعل بپاس اطلاع بخامۂ
اخلاص نگار × می درآرد کہ عقیدت اشتمال بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۴۲ء
مطابق × شانزدہم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ ہجرے بدار الامارۃ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و
اہتمام امور متعلقہ عہدہ مزبورہ برخود لازم گرفتہ و یقین خاطر خطیر شفقت نظیر × باشد کہ
مدارج کمال اکرام و احترام نسبت مرتبہ خلافت منزلت و مراتب خلوص × عقیدت
نسبت بذات ستودہ صفات آنخدیو مملکت عدل و رافت و آنخاندان × سلطنت
بنیان و تمنائے ابراز آن ہموارہ بپاس لوازم آسایش و × آرامش منسبان آن
دودمان قیمیکہ از طرف گورنر جنرل بہادر × سابق سمت وضوح یافتہ از تہ دل عقیدت
منزل منقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر است و خواہد بود حق سبحانہ و تعالیٰ تا دوام × ماہ
و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاران را بتائیدات غیب
الغیب موید و مشید داراد۔

(البنرا) Ellenborough

نقل خط (۱۲۵)

یہ خط[1] جو ایک بہت بڑے مطلّا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ
ثانی بادشاہ کا ہے جو ۹ ر شوال ۱۲ جلوس (۱۸۴۹ء) کو ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا
کے نام لکھا گیا۔

[1] یہ طول اور مفصل خط بلحاظ عبارت آرائی کے بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ چونکہ بہت بڑے
کاغذ پر لکھا گیا ہے قلعہ کے عجائب خانے میں تین حصے کر کے آئینہ دار چوکھٹوں میں جڑا گیا ہے۔ لفافہ ایک علیحدہ فریم
میں ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بادشاہ کس خیال کے تھے کہ ولی عہد کی چندروزہ جدائی کی تصور رہی سے پیچھے
ہٹ گئے برخلاف اس کے ملکہ معظمہ کو دیکھیے کہ ان کے تینوں صاحب زادے یکے بعد دیگرے ملک ہند میں تشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش وثنا نثار پایۂ عرش عظمت واجلال قدیمی کہ اوراق متفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ بندی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار وخواقین نصفت شعار مجلد ومجموع ساختہ ومظلومان کائنات وملہوفان موجودات را بداد رسی وحق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور وخسروان معدلت گستر ازنعمای کامیابی حقوق واجب نواختہ ولآلی متلالی فراوان نیایش واغتنا ایثار جناب تقدس نصاب قادر قدیر یکہ ازانجا دو ائتلاف سلاطین دادگر وبادشاہان والا گہر بہ تشیدہ ترصیص اساس آسایش × وآرامش خلایق پرداختہ وبارتباط روابط محبت و انضباط ضوابط مودت سروران عظام وحکام عالیمقام طرح انفتاح امن وامان زمان وزمانیان انداختہ پاسداری عہود معہد مواثیق موثق بمقتضائے آیۂ کریمۂ اوفوا بالعہود وخمیر مایۂ ذات بابرکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ اوست تاگروہ تابعین ولاحقین بفحوائے الناس علی دین ملوکہم این طریقۂ انیقہ را پیش گیرند واتمناع نقض عہد وارتکاب خلاف بمؤادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از تہدید قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) تشریف لائے اور نہ صرف بیٹے بلکہ بہویں اور پوتے تک آئے اور خود بادشاہ سلامت مع ملکہ معظمہ کے رونق افروز ہوئے اور اب پھر پرنس آف ویلز ولی عہد بہادر کی تشریف آوری کی خبر مسرت اثر گرم ہے۔ یہ فرق ہے عزم واستقلال آرائے ہمارے اور انگریزوں کے۔ ہمارے شاہزادے بھونروں کے پلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس خط میں بات تو صرف اتنی ہی ہے کہ میں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجتا مگر اُس کی جدائی اور دوری گوارا نہ ہوئی۔ یہ بھی صرف کہنے کی بات ہے اور نری سخن سازی ہے ورنہ در اصل بادشاہ کو ایسا خیال بھی تو نہ آیا ہوگا۔ اپنے پندار میں ملکہ سے اظہار خلوص وعقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہے جسے بے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہرے سنہری کام سے لیپ دیا ہے۔ اس خط کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور اس کی نفیس تقفی اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی اولوالعزمی استقلال ہمت وجرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر وباہر ہے۔ اگر اسی مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دیتے تو شاید اس تمام بکھیڑے اور کھڑاگ سے زیادہ مؤثر اور مفید ہوتا اس میں کلام نہیں کہ یہ خط وضع الشیٔ فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکومی داند۔

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ✢ رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

اوّ تا عموم عوام مرتکب شنیع حرکت × ذمیم و بادی این فعل وخیم نشوند و درغ   دور نامعدود و نقود
محمود و صلوٰة غیر محدود هدیه بارگاه ملایک پناه حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ سلطان العرب والعجم
فخر الانام کهف الامم آفتاب جهانتاب سپهر نبوت سپهر آفتاب علو و عظمت گوهر آبدار
صدف هدایت × (حصهٔ دوم) صدف گوهر شهوار شفاعت سید الثقلین سرور
خافقین مسند آرای مقام قاب قوسین شهسوار مضمار لیلة الاسری عارج معارج اقصی صلوٰة
الله علیه علی نبینا و عموماً علی سائر الانبیاء خصوصاً علی مسیح ابن مریم و علی آله الاطهار و اصحاب
الکبار اجمعین × اما بعد تحمید حامد حضرت کردگار و اهدای هدایای سرور روزگار بر مرآت
ضمیر قدسی تخمیر اعلی حضرت کیوان منزلت سپهر جناب رخشنده کوکب آسمان سلطنت
جهانداری دری سماء خلافت و شهریاری محمود الکاسره و رشک افزای قیاصره ×
شاه جمجاه فلک بارگاه خورشید کلاه ستاره سپاه محیی مراسم مسیحیه مکرم مکارم انگلشیه
آنکه آوازهٔ کمال معدلتش سرتاسر آفاق فراگرفته و صیت عنایت مکرمتش باطراف و
اکناف عالم وارسیده از هیبت داور عدلش فلک کجرفتار سرنگون × و از خوف
شحنهٔ سیاستش برق اشرار بار تفته دروان در مصاف معرکه شجاعتش رستم
دوران ترسان و در میدان نبرد شهامتش مریخ فلک بر خود لرزان با تباع احکام
مطاعش سروران تاجدار غاشیهٔ اطاعت بر دوش و × با امتثال فرمان واجب
الاذعانش ملوک عالیمقدار حلقهٔ فرمانبرداران انگلستان خلد الله ملکها و سلطانها
و افاض علی العالمین برها و احسانها منطبع و منقش می گرداند که نظر بسوابق اتحاد این
دودمان از زمان حضرت خاقان گیتی ستان امیر تیمور × گورکان صاحبقران و مجدداً از زمان
حضرت جلال الدین عرش آشیان انار الله برهانه بآن خاندان عالیشان و القای آن
یگانگت و اتحاد تا این زمان و ظهور اتحاد و عنایت و امداد از آن دولت ابد بنیاد نسبت
باین خاندان عظمت نشان که شمه از کیفیت باین داستان در سابق آوان بذریعهٔ
مکتوب و سفیر بمسامع و مجامع آن سر دفتر شاهان ذی شان رسیده است و
احتمال اضاعت اوقات معدلت گستری و رعایا پروری آن کهف امن و امان × از
تکرار تذکاران بالغ است از سالها ارادهٔ ارسال نور حدقهٔ سلطنت و نور حدیقهٔ حشمت
برخوردار کامگار سعادت اطوار رسد ثمار فرزند ارجمند مرزا محمد جوانبخت بهادر که باوجود

صغر سن آثار بزرگی از ناصیه اش پیداست و آثار بختیاری از چهره اش × هویدا
در نیعمر یکه شعور کامل نمیباشد اکثر اوقاتش بطلب مرضیات خالق و رضاجوی خلق
وخدمت والدین ورحم بر اهل قرابت واحقاق حق وابطال باطل وشوق کسب کمال و
اجتناب از خصائل اراذل بدرجهٔ کمال مصروف اند و × دیدن همین خصال با شرافت
جوهر ذاتی خاطر با دولت را درگرو محبت آن نونهال وهمیشه جویای ترقی مدارجش در حال
ومآل میدارد بخدمت سراپا معدلت مکنون بود تا ملاحظهٔ حال آن ستوده خصال
باعث وفور توجه معدلت × پژوه برحالش شود ولنسبت فرزندی که بسبب برادرزادگی
هست وعمه را برادرزاده بپاس خاطر برادر شفقتها بیشتر از مادر می باشد. افزایش یابد
ودر زمرهٔ فرزندان دست گرفته که شاهان باشکوه را پاسداری این بیشتر می پیشود
منسلک گردد حصهٔ سوم - وبیمن حفظ وحمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون ومامون ماند لاکن وفور محبت وعدم تحمل کلفت مفارقت ازین اراده مانع آمد
درینحال همین مناسب متصور شد که نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونهال
وارسال × نقش دست این خوشخصال ارتسام یابد یقین است که هرگاه این نقش
بدست آنشاه قوی بازو رسید پاس دست گرفتگی بر ذمت همت والانهمت متحتم وواجب
خواهد گردید وشاهد مقصود از جلباب خفا سر بعرصهٔ ظهور خواهد کشید × توقع از ان
سرگردهٔ سلاطین والاشکوه انیست که بصدد رنامهٔ نامی حاوی منظوری وقبول این
مامول آگاه فرموده درین عالم ناتوانی وپیرانه سالی از دست رنج این فکر طمانیت افزای
خاطر فاتر وممنون هزاران هزار رشادکامی خواهند گردانید × او سبحانه تعالی شانه که ثمرات
حسنات برکافهٔ روزگار فواید دادپروری ونتائج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم ومرتسم ساخته از زور بازوی اقبال آن انجم سپاه سینه دشمنان پرغم و
آرزومندان استعانت را خوش و × خورم وشاداب داشته همواره با بیاری افضال
لایزال گلستان دولت وسلطنت روزافزون سرسبز وریان چمنستان عدل و
معدلت شگفته وخندان دارا د الی یوم التناد - لفافه - .... دولت سپهر جناب
ثریا قباب رخشنده کوکب آسمان جهانداری ودری سمار خلافت وشهریاری

---

۵ هر کس بعقل خود بکمال و فرزند بجمال ۱۲۰

محمود اکاسرہ رشک افزائے قیاصرہ شاہ جمجاہ فلک بارگاہ خورشید کلاہ محی مراسم سیحیہ مکرم مکارم انگلشیہ جمشید حشمت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت بیکران منبع الطاف بی پایان ہمشیرہ صاحبہ شفقہ بسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا وسلطانہا شرف باد[۱]

(۱۲۶) ترجمۂ خطِ انگریزی[۲] لارڈ کالون صاحب

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء متعلق بہ انسداد گاؤکشی

(ترجمہ) بحضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

میرے محترم اور شاہی دوست۔ حضور کا وثیقہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤکشی کے عمل درآمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے پوہنچا جسے میں نے بغور ملاحظہ کیا میرے شاہی دوست جس شرط پر میں نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدداروں نے عائد کی تھیں اور جس کی بڑی غرض شہر کا امن قایم رکھنے کی تھی فریقین جو اس معاملے کو پیش کرنا چاہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ اس معاملے کو اُن عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مقام مستقر

۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء

اس۔ آر۔ کالون۔

---

[۱] دراصل یہ خط مرزا جوان بخت کی ولی عہدی کی منظوری کے متعلق ہے۔ خدا جانے جواب بھی کچھ ملا یا نہیں اور ملا تو کیا ملا ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ بساط ہی اُلٹ گئی بادشاہت ہی نہ رہی تو ولی عہدی کیسی اور کس کی؟۔ یہ بھی عجیب بات سوجھی کہ شاہزادے کے بھیجنے کی عوض پنجہ کا چربہ اُتروا کر بھیج کر دستگیری کی درخواست کی۔ وقت ہی ایسا پڑھا آن پڑا تھا یہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے؟ ہ

آن کہ شیران را کند روبہ مزاج　　احتیاج است احتیاج است احتیاج۔ ۱۲

[۲] اصل خط انگریزی سہواً رہ گیا جو اواخر کتاب میں درج ہے۔ ۱۲

(۱۲۷) نقل فرمانِ شاہی میگناچارٹا مؤرخہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بفضل خدا وارث سلطنت متحدہ گریٹ برٹین و آئرلینڈ مع مضافات ومتعلقات جو یورپ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامی دین۔ ہرگاہ کہ ہم نے بباعث چند در چند قوی وجوہ کے بصلاح ورضامندی علما و فضلاے دین وعمائد واکابران مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوئے ہیں۔ ممالک ہندوستان کی حکومت جو اب تک ہماری طرف سے امانتہً زیر اختیار دی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے تھی اپنے قبضۂ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعہ اعلان ہذا مشتہر واظہار کیا جاتا ہے کہ بصلاح ورضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ کی عنانِ حکومت ہم نے اپنے دست قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری رعایا کو یہ ارشاد ہے کہ وہ سچی وفادار اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور ورثاء کی بنی رہے اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام والصرام کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں اُن کے اختیار حکومت کو تسلیم کریں چنانچہ ہم نے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی فراست اور لیاقت وخیر سگالی پر خاص یقین واعتبار کر کے موصی الیہ کو ممالک متذکرہ پر عموماً ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں دہی کے واسطے زیر اطاعت اُن احکام وقواعد کے جو وقتاً فوقتاً اُس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جو اب تک دی انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد اور قوانین کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں کہ تمام عہد نامجات ومعاہدات جو مابین اُن کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول ومنظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی پابندی کی جائے گی۔ اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تکمیل وتعمیل کی

امید ہی۔ ہم کو ممالک مقبوضۂ موجودہ کو وسعت دینے کی خواہش نہیں ہی اور درحالیکہ ہم کو اپنے حقوق اور ممالک پر کسی طرح کی دست درازی ناسزا اور بدانتظامی مرکوز نہیں ہی تو دوسروں کے حقوق پر بھی کسی طرح کا تجاوز نہ رکھیں گے۔ رئیسان ہند کے حقوق دولت و توقیر و منزلت کا ہم ایسا ہی لحاظ رکھیں گے جیسا کہ خاص اپنا اور ہماری یہی خواہش ہی کہ وہ اور نیز ہماری رعایا بر اس خوش حالی اور تمدنی ترقی کا حظ اٹھائیں جو صرف اندرونی امن اور حسن انتظام سلطنت سے میسر آسکتی ہی۔ ممالک ہندوستان کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئیں انھیں فرائض کا پابند کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں اور اُن فرائض کو بہ یمن خداوند تعالیٰ ہم ایمان داری اور دیانت داری سے پورا کریں گے۔ ہم کو اپنی ذات سے دین عیسوی کا یقین واثق ہی اور مذہبی تشفی کے ہم شکر گذاری کے ساتھ مقر ہیں۔ مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہ نہیں کہ ہم اپنے یقین کو اپنی کسی رعیت سے منظور کرائیں۔ لہذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ خوشنودی اور مرضی یہ ہے کہ مذہبی رسوم اور دینی عقائد ہیں بلکہ تمام اشخاص مساوی قانونی حفاظت سے متمتع ہوں گے اور جو اشخاص ہمارے ماتحت اور صاحب اختیار ہوں گے اُن کو یہ ہمارا سخت حکم ہی کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش میں کسی طرح کی دست اندازی سے باز رہیں ورنہ نہایت ناخوشنودی کا مستوجب اور مورد عتاب ہوں گے۔ علاوہ براں ہماری مرضی ہی کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری رعایا بلالحاظ نسل و قوم آزادانہ ہماری ملازمت میں وہ عہدے پائیں جن کے فرائض وہ اپنی علمیت لیاقت و دیانت سے بااحسن الوجوہ ادا کر سکیں۔ جو محبت باشندگان ہند کو اپنے ملک سے ہی جو آبا و اجداد سے متوارث ہی اُس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے ہیں پس اُن کے تمام حقوق بہ پابندی سرکار کے مطالبات جائزہ کے جو اُس کے متعلق ہیں ہم محفوظ رکھیں گے اور نیز ہمارا یہ منشا ہی کہ عموماً تجاویز و نفاذ قانون میں قدیم حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی لحاظ رکھا جائے۔

ہم اُن خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر من چلے لوگوں کے افعال کی بدولت آئیں اور جنھوں نے جھوٹی خبروں سے اپنے ابنائے وطن کو دھوکا دے کر کھلی بغاوت پر اُبھارا کمال افسوس کرتے ہیں۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں

ہماری طاقت کا اظہار ہو چکا ہے۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے میں پڑ گئے تھے اور اب اپنے فرائض کے راست پر آنے کے متمنی ہیں معاف کرکے اپنے رحم (و کرم) کا اظہار کرتے ہیں۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدِّ باب ہو اور ہماری مملکت ہند میں جلد امن و امان قائم ہو جائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورمنٹ کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہے اور اُن اشخاص کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رو و رعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ (کسی قسم کی) بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دست رس سے باہر ہیں وہ سزا تجویز کر دی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے مذکورہ بالا فعل کو لظر استحسان سے ملاحظہ فرمانے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہے۔

ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جنکی براہ راست شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہو چکی ہے یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت مقتضائے انصاف ترحم سے مانع ہے جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ بطیب خاطر قاتلوں کو قاتل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن کی صرف جان بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد اُتار پھینکنے پر آمادہ ہوئے تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب سریع الاعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لیئے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائیں۔ واقع ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی۔ تمام دوسرے اشخاص کو جنھوں نے سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے برخلاف ما بدولت۔ ہمارے تاج (و تخت) اور ہماری قدر و منزلت کے سرزد ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور با امن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلا شرائط معافی۔ جان بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہے

کہ رحم وکرم اور جان بخشی کی شرائط اُن تمام لوگوں تک وسیع کی جاہئیں جو آئیندہ پہلی جنوری سے پہلے پہلے ان شرائط پر کاربند ہو جاہئیں۔ جب خدا کے فضل سے اندرونی امن چین پھر قایم ہو جائے گا اُس وقت ہندوستان کی صنعت وحرفت اور دستکاری کو ترقی اور عامۂ خلائق کے رفاہ اور فلاح کے کاموں کو وسعت دینے اور اُس کے باشندگان کی منفعت کے لیئے انتظام وحکمرانی کرنے کی ہماری دلی خواہش ہی اُن کی مرفۃ الحالی میں ہماری قوت ہی۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہمارا استحکام اور اُن کی احسان مندی اور شکر گذاری ہمارا بہترین معاوضہ ہی۔ خدائے قادر مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت ذی اقتداروں کو ہماری رعایا کی بہبودی کی ہماری ان خواہشوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(۱۲۸) نقلِ[1] اعلان حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا

چوں کہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا کہ ایکٹ بمراد اس بات کے کہ جناب مرحمت قباب ملکہ معظمہ اُس خطاب والقاب شاہی میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کر سکیں۔ صادر ہوا ہی اور اس ایکٹ میں لکھا ہی کہ از روئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ کلاں وآیرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب وہی ہوا کریں گے جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائیں اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہی کہ حسب منشائے ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بہ مہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء ماہدولت کے حال کے خطاب والقاب یہ ہیں وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں اور آیرلینڈ کی ملکہ حامی دین عیسائی۔ اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہی کہ ایکٹ بابت حسن انتظام گورمنٹ ہند کے بموجب یہ حکم نفاذ پایا ہی کہ گورمنٹ ہند جو اس وقت تک ماہدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور

[1] دربار قیصری کا اعلان یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء ۲:

امانت تھی مابدولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آیندہ کے لیئے اور قرین مصلحت یہ ہی کہ نقل وتحویل گورمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اُس کی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر کی جائے کہ مابدولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہی کہ مابدولت کو جائز ہوگا کہ نقل وتحویل گورمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اس خطاب والقاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ اشتہار مشتہرہ مابدولت مزین بہ مہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو مابدولت کو مناسب معلوم ہو۔ لہذا مابدولت نے حسب صلاح مشیران پریوی کونسل کے یہ مناسب سمجھا تھا کہ یہ تعیین و اعلان کردیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس اشتہار کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہی کہ) آیندہ جہاں تک یہ سہولت ہو سکے تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں مابدولت کے خطاب والقاب مستعمل ہوں بجز اور بہ استثنائے جملہ چارٹر و معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور لٹرزپیٹنٹ (مکاتب عامہ) اور گرانٹ (مواہب وعطیات) اور ریٹ (پروانجات) اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے باہر اثر پذیر نہ ہوں اس خطاب والقاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈے امپراٹرکس اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ امپرس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیئے جائیں۔ اس کے سوا مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہی کہ کمیشن چارٹر۔ لٹرزپیٹنٹ۔ گرانٹ ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات جو اوپر بالخصوص مستثنی کی گئی ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہی کہ جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد مابدولت کے حکم سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلالحاظ اُس اضافے کے جو مابدولت کے خطاب اور القاب میں کیا گیا ہی سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لیئے اور کسی میں مسکوک اور جاری ہوئے ہیں اور مابدولت کے اشتہار کی روسے اُن تابع ملکوں کے سکّہ جات رائج الوقت اور جائزالرواج قرار دیئے گئے ہیں اُن پر مابدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزار منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلالحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکّہ جات جائزالرواج اور رائج الوقت رہا کریں تاوقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ مابدولت کے محکمہ واقع مقام ونڈزر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ اپریل کو مابدولت کے جلوس کے (۳۹) سال میں صادر ہوا۔"

"خداوندکریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعہ ونڈزر - تاریخ ۴ر فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم وممتد مابدولت تک پہونچا ہے۔ مابدولت ہندوستانی روسائے بااقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُن کے شامل حال ہے اور نیز اُن کی خیر وخوبی ہماری دلی خواہش ہے تبرسیل تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند اُن کو پہونچا دیا جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنھوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس برّاعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکہ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف آگاہ ہیں جو اس ملک کی کروڑہا رعایا کی طرف سے اُن کی ذات والاصفات اور اُن کے تخت کے ساتھ ظاہر کی جاتی تھی۔ ملکہ معظمہ کی بانشوکت اور ممتدالعہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد روسائے بااقتدار نے

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجاآوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے مابدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا مابدولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لیئے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا مابدولت بھی اپنے تیئں رعایا کی لازوال خیرخواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح دستخط ایڈورڈ آر۔ آئی "۔ ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اُس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یاد رہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرما دی تھی جن پر اُن کو ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مد نظر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار و رعایائے ہندوستان کو وابستہ یک دگر کرتی ہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط و ضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں "شاہی خطابات کے بل" کے لقب سے مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آئرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۱۸ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن والیسرائے و گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہزاکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کر دیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب و خطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

ہندوستانی روسائے با اقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُن کا شاہانہ اعتماد ہی یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالادست مدعو کیئے گئے اور اُن کے علاوہ وہ عمائد اور اراکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان و شوکت اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہی شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اس دربار کی شان و شوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا تاہم وہ اس حیثیت سے یادگار رہے گا کہ اُس میں پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہی کہ اُس سے برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہی آخر کار اُس کی بنیاد صاف و صریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات میں سے اُس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُس نے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہر گز اُس سے عہدہ برآنہ ہو سکتی ہندوستان کے لوگوں کے ذہن نشین کر دیا کہ حسب عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ گھل مل کر جزِ سلطنت قرار پا گیا ہی۔ اور جس نے اس منفرد بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی رعایا کی کایا پلٹ کردی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ کے طاقتور اور خوش دل اعوان و انصار قرار پا گئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہی۔ آپ کی سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب و القاب میں ایک اور اضافہ کیا۔ چوں کہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں میں جاری ہی ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہی لہذا اس محل پہ اُس کا تحریر کر دینا بھی ضرور ہی۔ ۴ر نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اُس کے مطابق آئندہ کو شاہی القاب و خطاب حسب ذیل ہوں گے :-

"ایڈورڈ ہفتم بفضلِ خدا سلطنت متحدۂ برطانیہ عظمیٰ و آیرلینڈ و دیگر سلطنت ہائے آں سوئے بحار و حامیِ دین و قیصر ہندوستان"

(۱۳۰) درباری سپیچ ایڈورڈ ہفتم[1]

اے شاہزادگان والا تبار و روسائے عالی وقار و متوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصار حکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہو کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل روسا و امرا و سردار جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہی اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہی اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہی اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے با وجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ میں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہی اور صرف اس امر کے اظہار کے لیئے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہی اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کانا ٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرما کر ہم کو عزت بخشی ہی۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہی اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب یک جہت ہیں ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ متفق ہیں

[1] دربار تاج پوشی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء میں یہ سپیچ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ارشاد فرمائی۔ ۱۲۔

یہ شہنشاہ جن کے اظہار اطاعت کے لئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہل ہند کی نظروں میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیوں کہ اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شان دار ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیر پا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے منکر ہے وہ بالکل نادان ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت و فاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے از سر نو مستقل کر دیا ہے مختلف صدیوں میں ہزارہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جس کو میں بے نظیر خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جن کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عمل داری کی حدود طول بلد کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توفیق کے لئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور مجھ کو تھوڑی دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ میں خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا پیغام سنوں گا۔ جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی ڈو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کیئے گئے ہیں جنھیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ دیسی امرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں وہ (۲۳) کروڑ سے زیادہ آبادی کے قایم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت دربار میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کی جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر السلطنت کے سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے اس جم غفیر کو کھینچ بلایا

ہے تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری۔ یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور اُن کے دلی یقین کا اظہار ہے۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہے۔ سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں انصاف کرنے۔ ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایماندارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب میں اہم یہ امر ہے کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیروشکر کردے۔ یہی مقاصد اور اغراض مد نظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہے۔ اب میرا یہ فرض ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت آں حضرت نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہے۔ وہو ہذا۔ "ما بدولت کو اس بات سے نہایت مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ ما بدولت کی رسم تاج پوشی ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی رؤسا اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے ما بدولت نے وایسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقع ملے جس وقت ما بدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہے۔ ما بدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی ما بدولت پر خوب روشن ہے گزشتہ چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں ما بدولت کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں کیے ہیں اُن سے ما بدولت بخوبی واقف ہیں۔ ما بدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادہ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنسس آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں گے جس کی بابت ما بدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

خود اُن کو بھی اس کی سیر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر مابدولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہو سکی اس لیئے مابدولت اپنے برادرِ عزیز ڈیوک آف کناٹ جن کو ہندوستان کا بچّہ بچّہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسۂ تاجپوشی میں شاہی خاندان کے قائم مقام بن کر شریک ہوں۔ جب سے کہ مابدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ ملکۂ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ اول قیصرِ ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت کر کے ہماری مادرِ مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کر لی تھی۔ مابدولت اپنے تمام باج گزاروں اور اہلِ ہند کے ساتھ یہ وعدہ یہ تجدید کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض مابدولت کے مدنظر ہیں اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان سے قلمروِ ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔" ای شہزادگان والا تبار و ای اہلِ ہند یہ الفاظ اُس ملکِ معظم کے ہیں جس کی رسمِ تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اُن کا ہر حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گذار ہیں محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے شرکا کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالۃً آلات ہیں درستیِ اخلاق اور توسیعِ مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنھوں نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحقِ آفریں ہیں اور جنھوں نے عمدہ کارنمایاں کیئے ہیں اُن کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں ہمارے نذر کیں اور دیگر مصائب میں بھی مثل قحط و خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی۔ اب جو کچھ اُن کو حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جا سکتی ہے کہ جو امن و عافیت اُن کو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آ سکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعثِ مسرت ہے کہ سرکارِ عالیہ اُن قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہی تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہی کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہی اس بات کو بخوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہی اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہی۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو ہم کو اعتماد کامل ہی کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کرکے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جس وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہی تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہی۔ یہاں اُن رعائیوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہی وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں۔ اے امرا عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہی۔ ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہی۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہی۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہو گا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہو گی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان

دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی بہ صورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کر لی جائے اور یہ بات صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور اُن کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے اُن کو فرحت اور مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے ان کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُن کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔"

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے"

نوٹ :- انگریزی اسپیچ کا یہ ترجمہ شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۱) شاہی اسپیچ[1]

نہایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ ما بدولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سال علیا حضرت اقدس قیصرہ ہند اور ما بدولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدیم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی با مسرت یادگاریں پھر ہمیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اُس وقت دلی اُلفت ہو گئی تھی لہٰذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اُس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے بھی اپنے گھر کی طرح ہماری خاطر و مدارات ہوئی تھی۔ اس اقدام میں ما بدولت و اقبال نے اپنے اُس ارادۂ سینہ کو پورا کیا ہے جو گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ بذات اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک وسٹ منسٹر ایبی بائیس جون

[1] بدربار تاج پوشی منعقدہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ۱۲

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس رسوم کے ساتھ ہمارے سرِ مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف آوری سے ظاہر ہے کہ مابدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے ہندوستان سے کس قدر محبت ہے اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہے۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ جو لوگ تاج پوشی کی رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہو سکتے تھے اُن کو دہلی میں تاج پوشی کے اعلان کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ مابدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو یہ مجمع عظیم اور اُس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت و اولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین اور اپنی مملکت ہندوستان کی جنگی افواج کے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی حاصل ہوئی ہے۔ مابدولت کو قلبی خوشی حاصل ہوگئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم میمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں۔ اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہے کہ اس تاریخی موقعہ پہ والیان ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور با محبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدردانی کے لیئے مابدولت واقبال کی رائے مبارک قرار پائی ہے کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُن کا اعلان کریں۔ آخر الامر مابدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے حقوق اور اختیارات برقرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور خوش حالی ہمیشہ ہمارے مدِنظر رہے گی۔ دعا ہے کہ بفضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ مابدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے زیرِ حمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں۔"

(۱۳۳) اعلان مراعاتِ شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۱ء

"تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسلنٹ میجسٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اُس کی اطلاع دیتا ہوں جو ہز امپیریل میجسٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع پر عطا فرمائے ہیں:۔ تعلیم۔ گورنمنٹ ہند نے جو مودبانہ طور پر مالک معظم کی مرضی اور خوشی پر عمل کرتی ہے با اجازت سکریٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور واجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کر کے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لیئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کر دے۔ اس مقصد کے لیئے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً ہی عام تعلیم کی ترقی کے لیئے پچاس لاکھ روپیئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آیندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے۔ فوج مالک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کر کے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اعلان کر دوں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج کے کل درجے کے محکمجات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زائد نہیں۔ عطا ہو۔ مزید براں مالک ممدوح نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران و زمرہ فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس دربار کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے میں (۵۲) تقررات ہوں اور ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجے میں وہ ۲۱ جدید تقرر اور درجۂ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کیئے جائیں اور اس وقت سے ہندوستانی افسران سرحدی فوجی کو اور فوجی پولیس کو مذکورہ بالا آرڈر میں داخل

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یا معافی لگان اُن چند ہندوستانی افسران فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیئے انڈین آرڈر آف مرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہے۔ اس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تا عمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کریں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر، سردار بہادر۔ رائے بہادر خان صاحب۔ رائے صاحب۔ یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آئندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم اُن کو بیج عطا کیئے جائیں۔

مذہبی و علمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کُل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہو پادھیا و شمس العلماء کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آئندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن[۱] کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یا حسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد تک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیانِ ریاستِ ہند۔ اپنے والیانِ ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاواڑ و گجرات و بھومیان و والیانِ ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

[۱] چنانچہ بعد میں ان دونوں خطابوں کے لیئے سو سو روپیہ ماہانہ مقرر کیا گیا۔ ۱۲

طور پر یا ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔

افواج امپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور اُن کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ اُن اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرایط متعلقہ کے بعد ازیں شائع کیے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے"۔ اس کے بعد اسی جلوس سے دیر مجیسٹز نے دربار ہال کے اندرونی پویلین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ دیر میجسٹنز کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایۂ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان

تھا:۔ "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزرا کے جو بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا دارالسلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانۂ قدیم میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبۂ بنگال کے لیے ایک گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور واڑیسہ کے لیے نئی لفٹنٹ گورنری اور آسام کے لیے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حلقہ بندی ازسرنو اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیسا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بپسندیدگی وزیر ہند باجلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر طے کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے گا اور ہماری عزیز رعایا کی سرسبزی

ہ اس فرمان کی رو سے (۱۶۰۶۳) قیدی رہا ہوئے اور نیک رویہ قیدیوں کی میعاد فی سال ایک ماہ کی تخفیف کی گئی اور سو روپے سے کم قرضہ کے

اور راحت بڑھ جائے گی۔"

۱۹۱۴ء کا پیغامِ شاہی من جانب ملک معظم جارج پنجم (۱۳۳۳ھ)

حضرت ممدوح کی بالذات حکمراں گورنمنٹوں ورعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے مابدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ بھوم سلطنت کے ہوں یا ورا ءالبحر کے یک دل اور یک جہت ہو کر اُس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو قیام سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہے ایسے آمادہ ہو گئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہے۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزراء نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سر توڑ کوشش کی اگر میں اُن معاہدات کے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہو جاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہو جاتی اور اس کے شہر اُجڑ جاتے جب کہ فرنچ قوم کا وجود خود عین معرض خطر میں تھا تو میں گویا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہے۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیۂ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہے۔ میری خود حکمراں سلطنتوں کی رعایا نے بلاشائبہ شک ظاہر کر دیا ہے کہ وہ دل وجان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔ ماوراءالبحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکۂ حالیہ کے ساتھ مستلزم ہیں جس طرح پورے طور پر انھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی مابدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کر دیا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراءالبحر کے لوگ بھی اس حق بجانب معاملے کو کامیاب انجام پر پہنچانے کے لیئے ہی تُلے ہوئے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

کینیڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مابدولت کے اختیار میں تفویض کر دی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔
کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیے تیار کئے جا رہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبکدوش کر کے تمام اہم فوجی ذمہ داریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا انصرام سلطنت کے لیے بے انتہا قیمتی ہوگا۔
نیوفونڈلینڈ نے اپنی بحری شاہی ریزرو فوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کر دیا ہے اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔
کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورنمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیے روانہ ہو چکے ہیں جن کا لڑائی کی ہلچل میں ہونا لازمی ہے۔
اس طریقے سے میری سلطنت کے ماوراء البحر کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کر دیا ہے۔

ہندوستانی رؤسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے مابدولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کسی چیز نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہے جتنا کہ اُس ولولۂ جاں نثاری نے جو میرے تخت کے ساتھ رعایا اور باج گزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہے (اور نیز) اُن کے جان و مال کے فیاضانہ پیشکش نے جو اُنھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہے۔
اس معرکے میں پیش قدمی کے لیے اُن کے ہم آہنگ مطالبے نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیا ہے جس کو میں بخوبی جانتا

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کر دیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابل قدر پیغام خیر سگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد پیش کیا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور ثمرہ اور ایک شریفانہ ایفا اُس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلانِ شاہی

(۱۲ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

جارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمےٰ وآیرلینڈ و مفبوضات برطانوی ماورائے بحر، شاہ دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے والسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور مابدولت کی تمام رعایائے ہند بلا امتیاز نسل ومذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ
(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ مابدولت نے ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے جو اُن عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اُس کے باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیئے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں۔ ۱۷۷۳ء کے ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم ونسق اور عدل وانصاف کے انتظام کی غرض سے وضع کیئے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے لیئے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کر دی گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بویا اور اُس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے نشو ونما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اُس کے زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

ہے۔ اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ وارانہ حکومت کا راستہ بتاتا ہے۔ اگر جیسا کہ ماید ولت کو کامل امید ہے۔ وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہے۔ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی تو اس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے اور اس وقت مناسب اور برمحل ہے کہ ماید ولت تمھیں آج اس امر کی دعوت دیں کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آئندہ کی امیدوں میں شریک ہو۔

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ ہمارے شہنشاہی گھرانے اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکۂ معظمہ وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ انہیں فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا۔ جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین دلایا اُس پیغام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہے کہ اپنی ہمدردانہ اور منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے۔ پھر ۱۹۰۸ء کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی۔ اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی۔ جو ان کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی۔ ۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود ماید ولت نے ہندوستان کے والیان ریاست اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں ماید ولت نے ان کی وفاداری اور مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لیئے ہمیشہ انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہوگی۔ ایک سال ماید ولت نے علیا حضرت شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اپنی اس ہمدردی کا جو ماید ولت کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہے اور اپنی اس آرزو کا جو ماید ولت کے دل میں ان کی بہتری کے لیئے ہے، ثبوت دیا۔

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں۔ جن سے ماید ولت اور ہمارے پیشرو متاثر ہوتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ اور اس قلمرو کے باشندگان اور ہمارے جو عہدہ دار ہندوستان میں رہیں۔ ہندوستان کی اخلاقی اور مادری ترقی کے لیئے یکساں سرگرمی

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگان کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اٹھانے کی تمنا کر سکتا ہے یہ بارِ گراں تمام و کمال حیثیت سے اُس وقت تک نہیں اُٹھایا جا سکتا جب تک کہ وقت کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) بادولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روزافزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اُسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کرتی گئی ہے۔ تحریک ہذا آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کرتی گئی ہے + اور اس بدنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر نافرمان لوگوں کے رویہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ افعال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لیئے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جد وجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیاد میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالبے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کر دیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں اہل برطانیہ کا کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیئے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں۔ جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ آگے حلقۂ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

کیا گیا۔ تاآنکہ اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔

(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ ما بدولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزل مقصود کی جانب قدم زن ہونے میں ما بدولت کی رعایائے ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ ما بدولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جن کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوقِ انتخاب نہیں دیئے جاسکتے ما بدولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزراء پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار ہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت دار حدود کی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کرنے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے ما بدولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریک کار رہوں گے اس کے ساتھ ہی ما بدولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہنگی سے کام کریں گے۔ باشندوں اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ مجالس کی جانب پُر امن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانۂ ماضی کی طرح ما بدولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پورا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔

(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں۔ رنجش کے تمام نشانات محو کر دیئے جائیں جو لوگ زمانۂ ماضی میں سیاسی ترقی کی سرگرمی میں قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اُن کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور جو باامن اور باقاعدہ حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں۔ ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان ناجائز سرگرمیوں کو فراموش کر سکیں جن کا اُنھیں انسداد کرنا پڑا تھا۔ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ لازم ہے

کہ اُس کا ایک مشترکہ مقصد کے لیئے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے آغاز ہو۔ اس لیئے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے نام پر سیاسی مجرموں کو انتہائی وسعت تک مراحم خسروانہ کا استعمال کریں جو وائسرائے کی رائے میں امن عامہ کے متناقض نہ ہو۔ ہماری آرزو ہے کہ اس شرط پر اس رعایت کو اُن اشخاص تک وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کے پاداش میں با خاص فوری قوانین کے ماتحت مقید ہیں۔ یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اُن لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس ترحم کی موزونیت کو ثابت کرے گی اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی۔ جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے لیئے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ہی ما بدولت نے بخوشی والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لیئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ ما بدولت کو اعتماد ہے کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے والیان کے لیئے دائمی طور پر مفید ہوں گے۔ ان مفاد کو ترقی دیں گے۔ جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں اور بحیثیت مجموعی سلطنت کے لیئے فائدہ مند ہوں گے۔ ما بدولت اس موقع پر دوبارہ پھر ہندوستان کے والیانِ ریاست کو اپنے عزم مصمم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات حقوق اور مراتب کو بدستور سابق برقرار رکھا جائے گا۔

(۸) ما بدولت کا ارادہ ہے کہ اپنے فرزند دلبند پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان بھیجیں۔ تاکہ وہ ما بدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کی افتتاحی رسم ادا کریں۔ ما بدولت کی دعا ہے کہ ان لوگوں میں یک جہتی اور اعتماد نظر آئے۔ جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری منحصر ہے۔ تاکہ اُن کی محنتیں بار آور ہوں اور اُن کا نظام حکومت تدریجی ترقی سے وابستہ ہو۔ ما بدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور میں دعا کرتے ہیں کہ اُس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی اور فارغ البالی حاصل کرے اور اُسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۱۳۵) نقل فرمان با مہر سلطان علی عادلشاہ کلان بادشاہ بیجاپور

فرمانِ ہمایون شرف صدور یافت بجانب خان اعظم حیدرخان نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار آن کہ
و کارکنان حال واستقبال معاملۂ بیجاپور آن کہ در نیولا شیخ حسن بن شیخ مخدوم بن شیخ میان
قریشی سلحدار گماشتہ سیاوت و نقابت پناہ نجابت وہدایت انتباہ شاہ محمد حسینی ابن سید
السادات سید زین العابدین حسینی البخاری سون ہلی سمت مولوار معاملۂ مذکور و تمرس کلکرنی
بدرگاہ عالم پناہ التماس کرد کہ بوقت آمدنی سلطان محمد تغلق و خواجہ سیاہ زمین ویران افتادہ
بود جہتہ آبادی موضع مذکور موازی چہاردہ چاور زمین سلطانی شمار کردہ بموجب پتر وخورد
خط خواجہ سیاہ حق وانعام و دیگر ابواب تعلقۂ موضع مزبور بہ تفصیل ذیل بنام آبا واجد شاہ
محمد حسینی دہندہ میراث کرسی در کرسی مرحمت فرمودہ اند اول برگ و تشریف وہمہ ابواب
پان و ناگرلستان انعام زمین نیم چاور دوازدہ ٹانک بیٹی و کھونکنی در چاور پنج کیل در کشت
یک پشتہ با خوشہ موازنہ دو کیل بہا قبا در چاور پرتاب چون و دیگر ابواب تعلقہ و بہ نسبت
چنانچہ پروگا فرود وہون سالیانہ عوض رابطہ پایہ دار دو سوہ چھسکی پھل بھرتی و حاصل روانی
راہداری شارع عام بنکاپور از سنک مونکری موضع جمن ہال سمت حویلی معاملۂ مذکور و از آب
سیل موضع ہور کنہلی و بچاوہ کلال و کنتی سنک تا حد کنارہ دون سمت مذکور کہ درمابین ہر دو
موضع واقع است و تلدام دہندر کہ وگرام دبوتی و ہنمنت و بود کار تک و سہیری و جری
دہولی و کوری و کوکل و کارولی و مشعل ابراماس و جوڑہ پاپوش و دکان بقال و تیلی و
تمبولی و جاپ و جولائی و دھنگران و بعہدہ بزرگان بندہا مقرر است بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سر کار کشت نمودہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ حق وانعام و دیگر ابواب
و بہ نسبت و دوازدہ بلوتہ گیرد چون بزرگان فدوی در جمع رکاب حضور پرنور بودہ اند
بجہت لاؤنی و وصول مبلغ کہندنی سار پاین ملپاپن را بیا قوم پنجم را بازوے چپا ساختہ
پٹیل لغلی مقرر کردہ بدین تفصیل حق وانعام وغیرہ ابواب مذکور باولاد و احفاد او میراث
کردہ وہانیدہ اند چنانچہ بعد بندہ برگ و تشریف وہمہ ابواب پان وانعام زمین
نیم چاور نہ ٹانک میٹی و کھونکنی در چاور ۳ کیل در کشت یک پشتہ با خوشہ دو کیل

بہا و قبا در چاورسہ چول و خارج این در جمیع ابواب دیہہ نسبت نصف حصہ برابر
سد پا پنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ دادہ اند بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیر و بعد او تم س کلکرنی
برگ و تشریف و ہمہ ابواب پان و انعام نیم چاور نہ ٹانک میٹی و کھونکنی در چاور
ہشت کیل بہا و قبا در چاورسہ چول در کشت یک پشتہ یا خوشہ دو کیل بشرط یک
چاور زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ در دیگر ابواب
مسطورہ بہ موجب حصۂ پٹیل کلان باشد و لعبد او سونا قوم تیلی پچھوری رعیت موروثی
موضع مذکور برگ و تشریف و ہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاور بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار زراعت نمودہ رعیان دیہہ مذکور را آباد دادہ پٹی و بیگار را و امعاف
و حق دوازدہ بلودہ لہہ کن در آن پولہ و پشتہ با خوشہ و پندول ہٹرک و سال سور و مولہ
تلداس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنا بر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ بہ موجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت ......
بنام پٹیلان و سری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعے کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا و ثمانین تسعمائۃ روان شدہ آمدہ است ہمان دستور درسنہ ثلاث ثمانین
تسعمائۃ روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند واز شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد و ہر کہ از ہنددوان خلل نماید در دہرم و کاسی
خود گاؤ کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۳ھ

بہ ۱۹ بگی حضور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

نوٹ :- یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ بن عادل شاہ کے زمانے کا ہے جیسا کہ مہر سے ظاہر ہے لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہو چکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۵۱ھ

هو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال و استقبال و دیسایان سمت سرگوپہ معاملۂ مدگل آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف درین ولا مقدمۃ الامثال لکشما ناگنج کنگ گیری از روئے صدق نیت و صفائی عقیدت بدرگاہ والا آمدہ و بعتبہ بوسی سرفراز و ممتاز گشتہ درباب ورتنہ و انعام خود التماس نمودہ بنابران از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ ورتنہ و انعام متنازٔ الیہا اینچہ درسمت مذکور سالا باد چلیدہ است باو دہانیدہ شدہ باید کہ ورتنہ و انعام بموجب سالا باد دنبالہ او نمایند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند بہ حکم فرمان اشرف روند تحریری ۴ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۰۵۱ ہجری۔

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلی۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

سنہ ۱۰۵۶ھ
۱۶۴۶ء

بزیر نگین شہ ہفت اقلیم
شاہنشہ دین محمد ابراہیم

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وسمبھان
پرگنہ گنجوٹے آنکہ از شہور سنہ ستہ وخمسین وللف موضع ہریال وبانیگوپال پرگنہ مذکور
در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤالدین
اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان
اشرف از سال باد بھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محال دار
جمیع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محال دار مذکور وا نمودہ بموجب سند پیشتر
قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ وروشنائی روضۂ موصوف
مقام برہان پور مقرر ومرحمت فرمودہ دہانیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع گل
باب وگل وجوہات وسایرِ قانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیشتر احداث شود خواہد شد
وبعد او وباولادِ واحفاد او جاری دارند واز ٹھانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ
حرکت شود مناع الخیر مقید اثیم گردد وہر سال عذرِ فرمان مجدد نہ نمودہ سال بسال
برہمین فرمان روا دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ
سنہ ۱۰۵۶ ہجری

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ
الملک
مُہر سلطان
عادل شاہ محمد ابراہیم
عرف جگت گرو پادشاہ بیجاپور

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وٹھانہ داران وسرسمتان وعاملان
ودیسایان ومعاملہ مدگل وقلعہ کوپل پرگنہ گنگاوتی وسمت توولی وپرگنہ منگلور وپرگنہ

کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ یلبرگہ و پرگنہ روڑکنڈہ و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و
گونوار و میدان راؤ کوٹ و سمت سرگپہ و سمت پلکنڈہ و پرگنہ تانور گیرہ و ولایت اناگنڈی
تا حد ندی تنگبھدرا و معاملہ سونڈور و موضع مشتور۔ بھوت گانوں آنکہ از شہور سنہ خمس و
خمسین والف در نیولا احوال دولتخواہی و نیکو بندگی مقام الاشتال امرای اوڑچینا پک کنگ
گیری کار از معرفت عزت و شجاعت دستگاہ فراجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ
امرائے کرام نہنگ دریائے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار
شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار نہراران رحمت
و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرض کند سپہر اعلی فضل
فضلا و فضل افضل از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز برآید افضل افضل خلاصہ نیکو خواہان ملک گیر
کشورستان افضل خان محمد شاہی بدرگاہ معلی روشن گردید بنا بران بمراحم بیدریغ شاہانہ و فرط
الطاف خسروانہ نایک موی الیہ را سرفراز و ممتاز گردانیدہ حوالہ خان موی الیہ فرمودہ میراث
دیسکٹ و ناڑ تلوارگی پرگنہ گنگاوتی مذکور و ناڑ گوندگی و ناڑ تلوارگی پرگنہ لولی مذبور و
ناڑ تلواڑگی ولایت انیگندی تا حد ندی تنگبھدرا مزبور و قلعہ کوپل و پرگنہ منگلور و پرگنہ
کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ یلبرگہ و معاملہ مدگل و پرگنہ روڑکند و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل
کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و سمت سرگوپہ و سمت بلکندہ و سمت کندکل و پرگنہ تانور گیرہ مع انعامات
انبلی دیسائی گنگاوتی دو دیسوہ ورنتہ و کاولی دو بیہہ تلوارگی و انبلی سمت کینر ٹرد و موضع
پلگور بیہال موضع اربیہلی موضع ساتاپور و موضع لکشمار پور معاملہ سونڈور مذبور و موضع مستور
بھوتگاؤں مذکور و بعض حق لوازمات نوبت و بھوگوٹہ سابق بنایک مشار الیہ مقرر و مرحمت
فرمودہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر و مستقر دانستہ تمام کمال بر حکم بھوگوٹہ سالاً
باد و نبالہ نایک موی الیہ نمایند و دیگران را دخل شدن ندادہ بعد او باولاد و احفاد ر دان
دارند بعذر فرمان ہر سالہ نمودہ سال بسال ہمیں فرمان جاری سازند و ہر کہ از طرف شجاعت و
عزت دستگاہ عمدہ دولت خواہان و فاکیش قدوہ ہواخواہان خیر اندیش زبدۃ الصایل
والاخوان خلاصۃ الاماثل والاقران رکن الدولۃ القاہرہ مہاراج فرزند شاہجی بہونسلہ
وکسان کہ بنایک موی الیہ خلاف نمایند آنہا بنایک موی الیہ امداد نمودہ بموجب نوشتہ
نایک موی الیہ سرانجام مے نمودہ باشند کہ نایک موی الیہ قدیم کرسی زادہ دولت خواہ

درگاہ است بہر وادی مدد و معاون او بودہ باشند نقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند
برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ بست و یکم شہر جمادی الاول ۱۰۶۵ھ ہجری
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

نقل فرمان سلطان عادل شاہ (۱۳۹)

الملک للہ

فرمان[۱] ہمایوں شرف صدور یافت بہ جانب عزت و رفعت دستگاہ عمدۃ الاعیان زبدۃ الاقران
خان عالی شان سعادت نشان رفیع القدر والمکان نعمت خان حوالدار و کارکنان حال و استقبال
دارالسلطنۃ معاملۂ پرنور محمد پور آنکہ از شہور سنہ ستہ خمسین والف از راہ مراحم پادشاہانہ
و فرط عواطف خسروانہ یک چاور زمین سلطانی در سواد موضع منگلی معاملۂ مذکور بابت
رودر نارائن در وجہ انعام جہت روشنائی وصف بوریائی و آب سبیل و وظیفہ پیش نماز و
فراش مسجد کہ در خانہ شریعت پناہ و فضیلت دستگاہ حقایق ابنیا قاضی القضات قاضی لطف
سید حبیب اللہ مجلس حاکم الشرع معاملۂ مذکور واقع است عاطفت فرمودہ دہانیدہ شدہ
است می باید کہ یکچاور زمین سلطانی مذکور داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و بربٹے
و بیگار و فرمایش و زرنیلنکی و پاپوش میر مالی و پولیس پٹیل و چنگی و سی سکہ ہمیوں و کار عمارت
و بعضی ہشت مبارک منبر کہ معدن الامن منبع السرور و تحصیلی و غلہ نوکہنہ و فرمایش کڑبی و
علف و چرم و اہمک و پاچک و انگشت و وجہ یکماہ دو بسوہ و زکوات تہلمور و پھل بھرت
و نیکالو و بہسارہ و شنک و سنکوتی و البا مارک و بہی علق و کیلجرح و کونہا چھور والی و اورکی
و کھونکنی و کیلانہ و شب خانہ و پیرانہ و فقرانہ و پاملانہ و مسکورنی و بال ورکی و ہندورکی
و روغن و تیل و بہت حوالدار مجموعدار و ہرسمت و لوازمۂ سرولیسائی و دیس کلکرنی و نارگوندہ
و صدر بہت و عیدین و موہتی مردمان از ہر دو حصہ بوقت کیل و برج حصہ بعد از کیل
و تو فرو کسر وادت ماباری و چالنکاری و پادری کاری و لوازمہ پٹیل و کلکرنی و دوازدہ
بلوتیان و بیس ہندی و بال بہارہ و صادر وارد موتہی ہشمت و غیر محصول و بیداکری

[۱] یہ فرمان سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ کا ہے جس نے ۱۰۶۵ھ میں وفات پائی ۱۲

وصاد نک و شرفی و بحصہ بیگاری و بعض کلاباب و کل وجوہات و سایر قانونات آمی و رسمی نقدی
و جنسی آنچہ در دفاتر اعلی ثبت است و بیشتر احداث خواہد شد تمام دنبالہ قاضی شریف
مشارالیہ نمایند و چاورندکور خارج تھانہ و متقاصاے و قصبہ و دیہہ شناسند بعد ایشان
جاری سازند عازر فرمان نکردہ سال بسال بہ ہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل
فرمان بازدہند تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلی

(۱۴۰) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر ابراہیم عادل شاہ
جگت گرو

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت آنکہ زبدۃ الاشباہ والاقران اورچپا یک کنگ گیری کار بعنایات
بے غایات بادشاہانہ و نوازش و التفات خسروانہ سرفراز و ممتاز بودہ بداند کہ دولت
خواہی و نیکو بندگی و حلال نمکی و بوساطت عزت و شجاعت دستگاہ مزاج دان کار آگاہ عمدہ
وزراے عظام زبدۂ امراے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہرِ کان فیروزمندی و
فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار
مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کند سپہر
اعلی افضل فضلا و فضل افضل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز برآید افضل افضل خلاصہ نیک خواہان
ملک گیری و کشورستان افضل خاں محمد شاہی دلنشین خاطرِ مقدس شدہ بہ نیابت مجراے
او در خدمت سراسر سعادت اقدس گردید باید کہ ہیچ وجہ اندیشہ نمودہ و قول نواب ہمیون را

شامل حال خود دانستہ بزودی خود را بشرف بساط بوسی برساند کہ انشاء اللہ بعد از آمدن او
بحضور پُر نور وزارت مرحمت فرمودہ نوعے سر فراز و سربلند خواہم فرمود کہ محسود اقران
و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانستہ برحکم فرمان اشرف اقدس رود و عجالت
الوقت بجہتہ مزید سرفرازی او خلعت فاخرہ و خرچ مرحمت فرستادہ شدہ باید کہ باخذ و
لبس آن بر افرار گردیدہ بزودی خود بحضور پر نور برساند و لمحہ توقف نکند تا داند تحریر فی
التاریخ ۸ شہر ربیع الاول سنہ ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمایون اشرف صدور یافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنگیری آنکہ از شہور سنہ
ستہ و خمسین و الف حصار مذکور زوجہ مقدم الامثال و الاقران اوڑچ نایک بدستور قدیم
مقرر مرحمت فرمودہ شدہ است باید کہ حصار مذکور بدستور قدیم معہ کاولہ و لوازمہ و نبالہ
نایک مشار الیہ نمایند و در قبض و تصرف مومی الیہ باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف
اقدس ہمیون روند تحریر فی چہارم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۴۲) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

نجف علی
مرید
سلطان محمد عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سنہ ۱۰۶۶ھ / ۱۶۵۵ء

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب حاملان حال واستقبال
ودیسایان پرگنۂ گنجوٹی آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون موضع ہرپال وباہگوپال
پرگنۂ مذکور قدیم انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وروشنائی روضۂ منورہ پیر
علاؤالدین اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقام موضع برہان پور کہ
درین وقت بموجب حاصل امانت نمودہ حوالہ علی محمد خان موضع مسطور نوشت روان
شدہ اکنون ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ دو موضع مذکور دروجہ انعام
ابدی واکرام سرمدی بدل وقف خیرات ولنگر وگل وعود روشنائی روضۂ منورہ
پیر علاؤالدین اولاد موصی الیہ بدستور سابق مع کل باب خارج ٹھانہ دیوہ وبارگ زکوۃ
والغامات مقرر ومرحمت فرمودہ رہا یندہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور چنانچہ سابق
دنبالہ نمودہ بدان موجب مع کل باب وکل وجوہات وسایر قانونات رسمی واسمی
انچہ در دفتر عالی ثبت است وپیشتر احداث شود دنبالہ نمایند وبعد او بہ اولاد و
احفادِ او جاری سازند عذر فرمانِ ہر سال مجدد نہ نمودہ سال بہ سال بہ ہمین فرمان
روان دارند وتعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تا دانند بر حکم فرمان ہمیون روند
تحریر فی التاریخ ہیجدہم ماہ شعبان سنہ ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلے

(۱۴۳) قولنامہ سلطان محمد عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

کتبہ این قولنامہ در افضل پور پائین قبر چو کھنڈی چنگی شاہ موجود است۔

قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمَعْبُوْدِ الْمَلِکِ الْمُھَیْمِنِ الْوُجُوْدِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یَا کَبِیْرُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَھْتَدِیْ الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظَمَتِہٖ وَمِنْ بَعْدِہٖ نَعْتُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِمَامٌ ھَاشِمِیٌّ وَرَسُوْلٌ قُرَیْشِیٌّ نَبِیٌّ حَرَمِیٌّ وَمَکِّیٌّ مَدَنِیٌّ وَا. بَطْحِیٌّ تِھَامِیٌّ اصلہ رُوْمِیٌّ وَفَرْعُہٗ رَازِیٌّ وَحَسَبُہٗ اِبْرَاھِیْمِیٌّ وَنَسَبُہٗ اِسْمَاعِیْلِیٌّ وَلِسَانُہٗ عَرَبِیٌّ وَشَخْصُہٗ عَلَوِیٌّ وَبُقْعَتُہٗ حِجَازِیٌّ وَلَوْنُہٗ قَمَرِیٌّ وَقَلْبُہٗ نُوْرَانِیٌّ وَنُطْقُہٗ مَرْضِیٌّ رَسُوْلُ الثَّقَلَیْنِ مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

معروض بر ضمائر انوار انبیا اقبال ارباب افضال و الکمال و اجلال واضح نمودہ کہ در زمان شاہنشاہ سلیمان جاہ سکندر سپاہ غضنفر جنگاہ شیر و شمشیر زنہ بندہ این درگاہ عالم پناہ مظہر لطف اللہ ظل اللہ ابو المظفر سلطان محمد عادل شاہ غازی خلد اللہ تعالی ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ۔ از کرم نیک نظر الہی بندہ محمد شاہی پیٹ بنا کردہ عزت شجاعت دستگاہ فراجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردمی و مردانگی و گوہر کان فیروز مندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت و مبارز میدان شہامت شائستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کند سپہر اعلی فضل فضلا و فضل افضل۔ از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز برآید افضل افضل۔ خلاصہ نیک خواہان ملک گیر کشورستان قاتل متمردان و کافران شکنندہ بتان و کشایندہ یلنار و کرناٹکیان مدبر رائی کنندہ شاہ پس گیرندہ قلعہ و حصاران فاضل افضل زمان فضیلت و شجاعت دستگاہی و افضل خان محمد شاہی در حفظ الہی

بعد خداے

ہر آنکس کہ افضل شد اندر ازل شود افضل عصر در ہر عمل

بر حکم فرمان عالم پناه خان معز الیه بر التماس رسید عنایت کرد قولنامه سعادت نشانه عنبرین شمامه وعهد جاودان نمود وقول وقرارے محکم فرمود که در پیپٹ مذکور ساکن شود زرگران وکلروان وجوهریان وگوهران وفراوان وجاٹیان وبقالان وکوملٹیان وبعضے اقوام خواص وعوام ومقیم ومسافر ومفلس وتجار اگر کزین جا کسے را که لاولد میت شود خانه واسباب ویاقوت والماس واملاک واقبال وشتران جمال ودواب وانبار واشجار واثمار داوند اجناس واغنام ودام وغلام وکنیزک ایشان را معاف کرده مرفوع القلم رانده باید که غلامان دیوان باتفاق قاضی ولس بیستان وسلیتان وبحضور سائرا کابران دانند ایشان مقسوم کرده ومادر وپدر وبرادر وخواهر وزوجان وبنات وعمات وخالات وباولاد واحفاد پیرزالے باو تعاقبه بدهند کسے که درین حرکت کند اورا برکت نشود اگر کسی وارث نباشد بفقران درماندگان خیرات کنند این قولنامه صحیح است بتاریخ اول ذیحجه سنه ۱۰۶۶ھ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ لِنَاظِرِهَا وَسَامِعِهَا مِنْ بَلِيَّاتِكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ

کاتب افضل خاں حاجی سید اسحاق حقانی ابن علی الحسینی القادری مہر کل غفر الله ذنوبه وستر الله عیوبه مال لاولد وصد عالم پناه کند افضل خاں کار بنیا ومحمد سندروگی گونڈارا فرمود میراث مقدم ودیگست باولاد واحفاد ذاتی شالے داد وحسن طور رسو بھوجل بادرا میراث کلکرنی واد بیشتر کسے تغیر کند اورا لعنت شود۔

(۱۴۴) قولنامه سنه ۱۰۶۷ھ این قولنامه روبرو صدر دروازه درگاه حضرت خواجه امین الدین اعلی شیر خدا قدس الله سره العزیز سنگے کنده ایستاده است۔

سلطان محمد بادشاه غازی
ثانی
در عهد سلطنت صاحبقران ثانی
تحریر
بر
یافته

در عهد نصفت ومعدلت نواب همایون بنا بر التماس خان اقبال توامان سپه سالار دوران سر آمد نوئینان ملک دکهن دین دار کفر شکن مهبط انوار الطاف الٰهی افضل خان محمد شاهی. گر عرض کند سپهر اعلی. فضل فضلا وفضل افضل از هر ملکے

بجائے تسبیح آوازبرآید افضل فضل حکم فرمودہ کہ لعلت لاولدی اموال واُمتعہ جوہریان

وجمیع اقوام ہنود ان سکنہ پیٹ شاہپور آیندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمودہ

بروارث داران میت بدہند اگر وارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروے تصدیق

نمایند یادگار بر صفحۂ روزگار مثبت باشند این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان

عالم پناہ خان معزالیہ واموال قید معاف کرد بہ تاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۶۷ھ

اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبودھ میں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ

خاندان رشاد وافاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص

بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرور باشند بعد ہذا

مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کریاسنگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بمبارعت

تمامتر فرزند ولشکر واحتشام خان عالیشان رفیع القدر بلندمکان مسعود خان راالحضور

النور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تاحال ازمکان متمکنہ عدول نکردند واحوال اینجا ابلست

نوٹ:۔ یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرۂ قادری جاگیردار آناہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری نکلی دار

کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر وسطی میں صرف مدد یافتی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ

ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات اواخر زمانہ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (سنہ ۱۰۶۷ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل

سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خاں اور مسعود خاں دونوں موجود

تھے اور شرزہ خاں کے نام اورنگ زیب کا فرمان سنہ ۱۰۹۳ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ

کتابت کا لگایا جاسکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طبلق اور کمربند لگ کر آتے تھے اور کمربند پر ایک طرف القاب

اور دوسری طرف تاریخ تحریر اور حصہ درمیانی پر نام مکتوب الیہ اور پشت پر مہر ہوتی تھی یہ طریقہ مراسلات کا ہم نے دیکھنے تک نواب مختار

الملک بہادر سر سالار جنگ اول کی مدارالمہامی تک جاری تھا۔ اب انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کردیا۔ ۱۲ منہ المصنف

بسم الله الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوه دودمان ارشاد و هدایت خلاصه خاندان ارشاد و

شاه حضرت قادری

نیر جهانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاهری بفیض ایزدی

بهره ور باشند بعد هذا مخفی نماند که سابقا حقیقت رسیدن مغل بموضع کربراسنکی و تیکوته بکارش

فرموده بمسارعت تمام فرزند و لشکر و احتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور پرنور

آوردن نگاشته شده بود اما تا حال از مکان متمکنه عدول نکردند و احوال اینجا اینست که لشکر مغل در پی

تخریب پرگنه چکمندی و تیردل و غیره ملک معموره شده و خان رفیع الشان شرزه خان را که حکم

فرموده بودیم معزالیه راست بدار الخلافه امروز که تاریخ ششم است بمجرد اطلاع اخبار حادثات

رسیدند و مغل در پی مشارالیه میرسد یقین تصور نموده در حالتی که حقیقت مرقومه بمطالعه درآید

مع فرزند و لشکر و احتشام خان معزالیه را بدار السلطنه پیش گرفته بیایند و الا رسیدن به آن

سیادت پناه ممکن و میسر نخواهد شد که مشهور است کار امروز به فردا مفکن ها

چون شود روز دگر نوبت کار دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر متصور نیست زیاده آن سیادت پناه دانا اند

وغیره ملک معمور شده و خان رفیع الشان

دارالخلافه امروز که تاریخ ششم است بجز

یقین تصور نموده در حالیکه

خان معز الیه راه دارالسلطنه پیش

پناه گمکن و میسر نخواهد شد

ان زنهار چون شود روز دگر

و جدال و قتل و قتال صورتی

نقل فرمان

بسم الله الرحمن الرحیم

مرتبت نجابت و شرافت منزلت لقاوه دودمان ارشاد و هدایت

فاضت نیر جهانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت

ظاهری شاه حضرت قادری بفیض ایزدی بهره ور باشند

نوکری عبد المجید بیرون حصار مدکل و کرانی خاطر

مسعود خان بسبب تاکید امداد سند نور و نوشته

مرتبت رسیده بجنس ارسال داشته و مقدمات

نوشته بودند همگی روشن شد اگر به پالیکاران وغیره

پناه کردن بخاطر مبارک داشتیم برای

پیچ یکی حکم نشده .... خاطر خدا

فرستاده دلاسا و استمالت کرده فرزند

بوقت دوبدل شتافته درباره

شدن چنانچه نگارش یافته

.... اقدام

بسم الله الرحمن الرحیم

شاه حضرت قادری
سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت ... ارشاد و هدایت خلاصه خاندان ...

بفیض ایزدی
مهر جهانتاب برج رسالت اختر نوربخش ... لطف الباطنی والظاهری

بهره ور باشند بعد هذا مخفی نماند که ... حقیقت رسیدن مغل بموضع ... و ... بکمار ...

نموده بمسارعت تمام فرزندی ... احتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور

آوردن نگاشته شده بود اما حال از مکان متمکنه عدول نکرده‌اند و احوال اینجا اینست که لشکر مغل در پی

تخریب پرگنه ... و غیره ملک معموره شده و خان رفیع المکان ... خان را که حکم

نموده بودیم ... است بدار الخلافه ... تاریخ ششم است بمجرد اطلاع ...

در آید
رسیدند و مغل در پی مشار الیه میر سید ... تصور نموده در حالتی که حقیقت مرقومه بمطالعه

آن
... فرزندی ... احتشام خان معز الیه را از دار السلطنه پیش ... بیایند و الا رسیدن

... سیادت پناه ممکن و میسر نخواهد ... مشهور است کار امروز بفردا ...

آن سیادت پناه و ... اند
چون شود روز دگر نوبت کار دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر متصور نیست زیاده

کہ لشکر مغل در پے تخریب پرگنہ جمکندی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ وخان رفیع الشان شرزہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معز الیہ راست بدار الخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بمجرد اطلاعِ اخبار حادثات رسیدند و کمک در پی مشار الیہ می رسد یقین تصور نمودہ در حالیکہ حقیقت مرقومہ بمطالعہ در آید مع فرزند و لشکر و احتشام خان معز الیہ راہ دار السلطنۃ پیش گرفتہ بیایند والا رسیدن بآن سیادت پناہ ممکن و میسر نخواہد شد مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

یا محی الدین مدد

نقل فرمان

(۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد و ہدایت خلاصۂ خاندان رشاد و افاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرہ ور باشند بعد ہذا مخفی نماند کہ حقیقت فرو رگردانیدن نوکری عبد المحمد بیرون حصار مدکل و گرانی خاطر خان عالیشان رفیع القدر والمکان مسعود خان بسبب تاکید و امداد سند نور و نوشتہ معز الیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتہ و مقدمات دیگر مفصل و مشروح نوشتہ بودند ہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برای چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تاحال ہیچ یکی حکم نشدہ .... خاطر خدا شناس جمعدار ند و معز الیہ چنانچہ دانند و توانند نوشتہ فرستادہ دلاسا و استمالت کردہ فرزند معز الیہ را با سواران و احتشام حضور لامع النور بیارند و بوقت ردو بدل شتافتہ در بارہ سند النور بآن سیادت پناہ انچہ فرمودہ ایم و مکرر ابعد از روانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ معلوم رای حقیقت شناس خواہد بود معز الیہ بحکم اشرف در ام مصدر قیام و اقدام ....

یا محی الدین مدد

فدویت وحلال نمکی وخیر طلبی بمراحل مستبعد است و بر فدویت ونکو بندگی معزالیہ تیقن تمام است
کہ چون حکم فرمائیم سندور... باشد زیادہ ازین نثار حکم والا خواہند گرد و ما کہ بر سر مہربانی بیائیم
صد سند نور را عطا و مرحمت توانیم کرد اما معزالیہ را ضرور و لازم است کہ بر ینوقت حوادث
و آشوب اظہار فدویت کردہ در دفع و رفع حادثات سلطنت سعی نمایند و در پی امور سہل
لشکر و احتشام را مشغول نگردانند و یقین تصور فرمودہ بودیم کہ آن سیادت پناہ تا حال فکر
آوردن معزالیہ... بات را مرتفع گردانند و عجب از نوشتہ جات و اقوال معزالیہ آمدہ
کہ ہنوز در تردد و تفکر روانگی فرزند اند و چہار ماہ درنگ و تسویف نمودہ باز شقوق
تازہ درمیان می آرند بر عالمیان ظاہر است کہ انچہ آن سیادت پناہ دلاسا و استمالت
و مہربانی نواب ہمیون باظہار کنند زیادہ ازان از ما بانجام رسانیدن می توانند و ہر گونہ
خیالات و اندیشہا کہ مکنون خاطر عقیدت ماثر معزالیہ شدہ آنرا بزلال التفات و توجہات
عالیات مصفا ساختہ و غبار آلودگی را بمہر بابیہائے گوناگون و مراحم روزافزون رفت
روب دادہ سر کرم جادۂ اطاعت و فرمان برداری دارند و انواع تفضلات و نوازشات
کہ دربارۂ معزالیہ مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیہ مع لشکر
واحتشام بمنصۂ ظہور خواہد رسید زیادہ بجز شوق قلمی نشد۔

(۱۴۷) نقل فرمان محمد عادل شاہ

الملک للہ

مہر
یا علی مدد مہر
شاہی زد مرتضی بر مہر و ماہ
خسرو عادل علی بعد از محمد
بادشاہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان و استقبال و نارگوڑان و دلیپایان
پرگنۂ ریور کندہ آن کہ از شہور سنہ ثمان خمسین والف - درینولا فضیلت مآب عبدالغنی

بن شیخ مخدوم قاضی پرگنهٔ مذکور بدرگاه معلی التماس نمود۔ از اسناد سابق عهدهٔ قضائت و خطابت پرگنهٔ مذکور انعام اراضی شش کروڑ زمین و یومیه چهار آنه و معمول عیدین وغیره و سال آیا و بھگوٹه جاری دارند و نظر عنایت فرموده قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران التماس او بخاطر مبارک اعلی آورده غلام حسین بن عبد النبی را عهده قضاءة و خطابت پرگنهٔ مذکور انعام شش کڑو زمین وغیره حقوق به مطابق فرد سابق به موجب تفصیل ذیل مرحمت فرموده دهانید شده است و در سواد پرگنهٔ مذکور زمین چهار کڑو در یگڑ به موضع سوملاپور و ایک کڑو به موضع ملکاپور و یک کڑو به معمول عیدین ده روپیه یومیه چهار آنه ذیل چراغ مسجد روزینه پاو پیکے و ہلکے وغیره می باید که مشار الیه را قاضی و خطیب آنجا مستقل دانسته آنچه وقصه و معامله شرعیه بوده باشد باو رجوع کرده انعام زمین مذکور و یومیه معمول عیدین و پھکی و ہلکے ذیل و کل باب کل وجوهات دنباله نمایند و بعضی صلاه اورا نموده باشد و میراث قضاءت بحسب قاعده از و روان دارند به هیچ وجه مزاحم معارض نشوند و میراث بعد مشار الیه باولاد و باحفاد او جاری دارند عذر فرمان مجدد هر ساله نکرده سال البسال همین فرمان عنایت روان سازند تعلیق نوشته فرمان باز دهند۔ تا دانند و بر حکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ غرهٔ ذی حجه سنه ۱۰۶۸ھ

پروانگی حضور خورشید ظهور اشرف اقدس همایون اعلی

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

یا علی مدد

مہر شاہی زد ز مہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ
خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ[۱]

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت وشجاعت دستگاہ مزاجدان کارآگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کند سپہر اعلی

[۱] مہر بڑی دقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے

مہر شاہی زد ز مہر مرتضی بر مہر و ماہ خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابوالحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابوالحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

فضل فضلا و فضل افضل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز آید کہ افضل فضل خلاصۂ نیکخواہان ملک گیر و کشورستان افضل خان محمد شاہی سر حوالدار و سیادت و نقابت دستگاہ شجاعت و شہامت پناہ سید داؤد حوالدار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنتہ ثمان خمسین و الف درینولا شریعت پناہ قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل حاکم الشرع معاملۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود کہ در وجہ قضاے خود بر وجوہ زکوۃ معاملۂ مذکور بر محل چھپہ[1] سادیسی و پردیسی ماہنہ مال و تمسک و پسکے بموجب فرمان ما یحتاج و بھوکوتہ[2] سالآباد[3] سہ صد ہون روا نشست اما چیزے ہنیر سد مطلق عید دست دار دا زینم بغایت سرگردان و پریشان عالم نظر عنایت فرمودہ سہ صد ہن تنخواہ قضا کہ روانشست ازینجملہ دوست[4] ہون مقرر داشتہ باقی یکصد ہن را بر وجوہ زر ابواب دیوانے دہی سکہ ہمیون و کار عمارت و بعض بیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن منبع السرور ہفتاد و پنج ہن و غیر محصول د بیدا کری و ساونک و شرنے و باقیات با بہا بست و پنج ہن مرحمت نمودہ فرمان اشرف عاطفت شود بنابران بخاطر مبارک اعلی آوردہ تنخواہ قاضی مشار الیہ بدل قضا بر وجوہ زکوۃ سہ صد ہن کہ رواست ازین جملہ دوصد ہن وجوہ با بہاے زکوۃ مذکور مقرر نمودہ باقی یکصد ہن خود گذاشت کردہ مبادلہ آن بر وجوہ زر ابواب دیوانی دہر دو پٹی ہفتاد و پنج ہن و غیر محصول و بیدا کرے و ساونک و شرنے و باقیات با بہا بست و پنج ہن جملہ یکصد ہن دہانیدہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر دانستہ مبلغ مذکور بلا قصور تمام و کمال مودی سازند ہیچ باقی و غیر ادا ماندن ندہند و عذر فرمان ہر سالہ نکنند و بر قاضی مشار الیہ معتاد عیدین بہاے قبا بست و چہار ہن بر دادنی پتی روانشست اما تمامی ادا نمی کنند چہ معنی دارد باید کہ بست و چہار ہن بر دادنی پتی تمام و کمال مودی سازند و برسانند و پنج چاور[5] زمین و گدہ[6] شالی چہار

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ - قاضی محمد امین الدین جنھوں نے مجھے سند دکھلائی - آخر کی تین مہریں پوری طرح پڑھی نہیں جاتیں - ۱۲

[1] چھپہ سادیسی - پردیسی - ماہنہ مال - بتسک - پسکی (پھسکی - غلہ کی دکانوں پر سے مٹھی مٹھی اناج لے لینا) بیدا اگری ساونک - شرنی وغیرہ یہ سب مختلف اقسام کے معمولات تھے اب سوائے پھسکی کے کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا - ۱۲

[2] بھگوتہ یا دہوات بمعنی عمل در آمد [3] سالا باد = سالیانہ [4] بضم اول کسر واؤ و یاے معروف بمعنی دو صد از غیاث [5] چار بیگہ کا ایک چاور ہوتا ہے ۱۲ [6] گدہ - وھنڑی = زراعت شالیزار - ۱۲

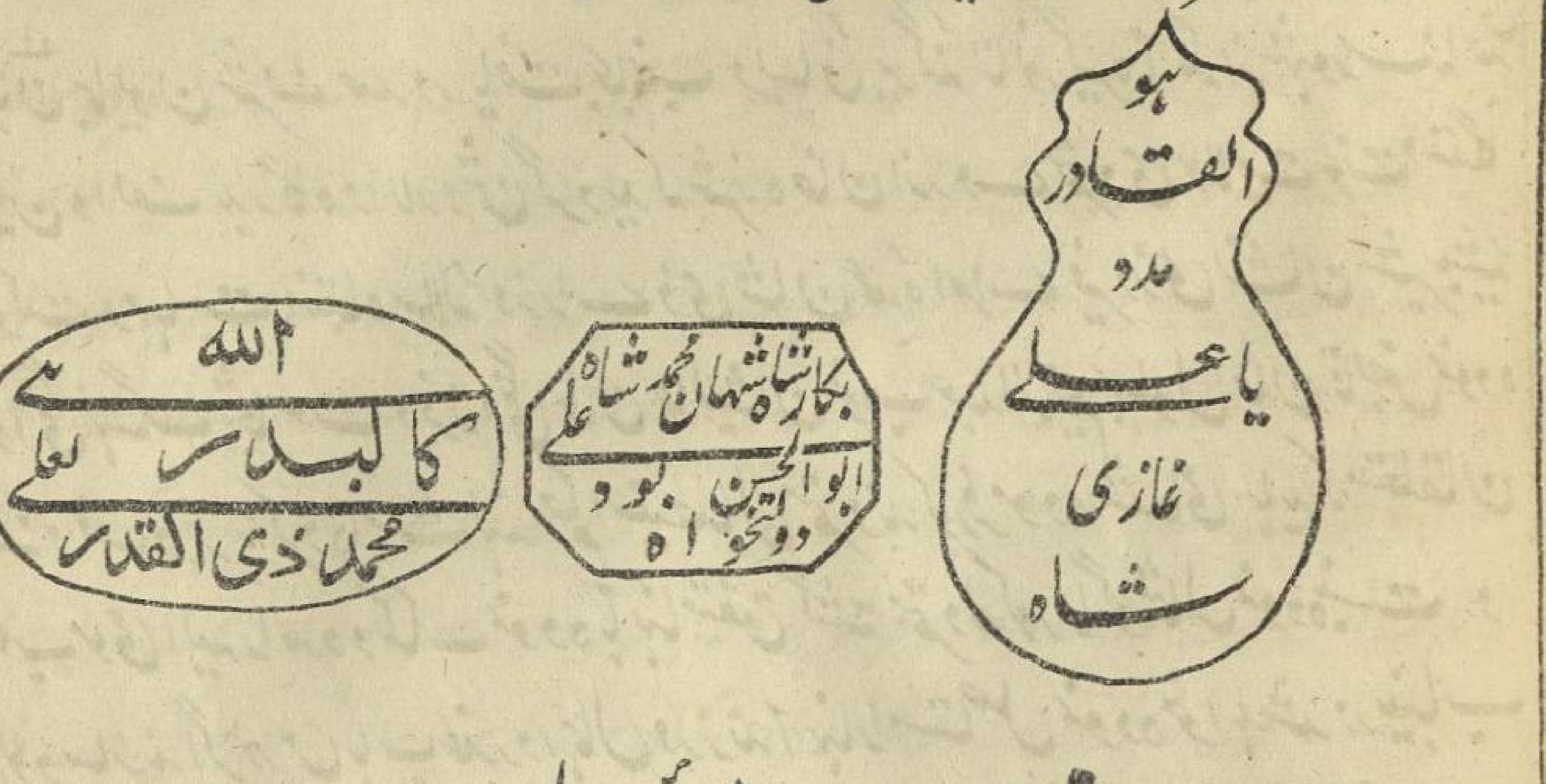
کڑوانرا سہ چاور در سواد سہ موضع سمت کرڈی[۱] آنرا در موضع بود یہال یکچاور و در موضع کسر بادی یکچادر و در موضع تیرھری یک چاور و در قصبۂ کروکل معاملہ مذکور دو چاور زمین و کدہ شالی چہار کرو مع کلباب بانعام بالاباولادی واحفادی بزرگان قاضی موٰمی الیہ روان است بدان موجب بقاضی مشارٌ الیہ بھوکوتہ پیشنود مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور از روے حرکت زمین انعام مذکور کردکردن نمید ہند در ہر باب بہ رعایاے زمین انعام مذکور تشویش و آزار میرسانند چہ حد اندازہ آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی موٰمی الیہ مقرر داشتہ مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور را تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایای کردکردانیدہ چنان نمایند کہ حق انعامداران بلا قصور و لا فتور عاید کردد و بہ رعایاے چاورات مذکور بہیچ وجہ من الوجوہ مزاحم و معارض شدن ندھند و اگر مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور بہ رعایاے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش و آزار دہند و خلل کنند چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند و پنج چاور و کدہ مذکور داخل محصول دلقدیات و جمیع لوازمات و بیت بیکار و فرمایش و زر ابواب دیوانی و ہر دو پتی و بعض بابہا و کلباب و کلوجوہات و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و نقدی و جنسی و کلوجزوی انچہ کہ در دفاتر اعلی ثبت است و بعد ازین احداث خواہد شد تمام دنبالہ نمایند دادہ نفر کماندار تہانہ معاملہ مذکور حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہر کہ از امر شرع محمدی تجاوز و اہمال نماید او را تنبیہ بواجبی سازند و امور شرع محمدی مطیع و منقاد باشند و مسلمانان متوطنان قصبہ و مضافات را تاکید کنند کہ بخمس اوقات براے نماز در مساجد حاضر شدہ بدعاے دوام دولت ابد پیوند اشتغال باشند و عقدانہ اہل اسلام از قصبہ و مضافات بقاضی موٰمی الیہ بموجب بھوکوتہ سالاباد بدہانند و بے اذن قاضی عقدانہ نکنند و اگر کسی بکنند تنبیہ بواجبی نمایند و عذر فرمان ہر سالہ نمودہ سال بسال بر ہمین منتشی دارند و بعد او باولاد احفاد او جاری سازند و معتاد کو سفند بعید اضحی و میوہ بعید شب برات بموجب سالاباد بقاضی موٰمی الیہ میدادہ باشند و تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دہند تا دانند و بہ حکم فرمان اشرف روند۔

---

۱ بود دیہال۔ کسربادی تیرھری یہ تینوں موضع تعلقہ ہنگنڈ ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڑکل ذکر کل لنگسور سے دو میل ہے۔۱۲

تحریر فی ۱۲ ماہ محرم ۱۰۶۹ھ

بانتظام سیادت ونقابت دستگاہ مزاجدان کارآگاہ سید نوراللہ سرخیل ممالک پروانگی حضور پرنور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔



(۱۴۹) فرمان موسومہ حجامان

کتبۂ فرمان حجامان کہ برآوردہ درمیوزیم دعجائب خانۂ بیجاپور نگاہ واشتہ اند۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب نائب غیبت وحٹاندار وکارکنان معاملۂ بیجاپور آن کہ محمد علی حجام بعرض نواب رسانید کہ در معاملۂ مذکور از حجامان کلمبوہ[۱] وپراد وغیرہ قانون وغیرہ میگیرند حالانکہ قوم حجامان حقیراند۔ درخراسان وشہر بیدر از کاریگران ہیچ نمیگیرند بمرحمت پادشاہان تمام معاف فرمودہ بہ النگ نوبت نطلبیدن امر فرمائید کہ تا از دولت شاہ عالمیان خدمت آستان کردہ بوطن خود آسودہ باشند بنابرین ازراہ مرحمت پادشاہانہ کلمبوہ وپراد وغیرہ قانون وغیرہ تمام معاف فرمودہ شدہ است از کاریگران ہیچ نگرفتہ تمام معاف دانند بہ النگ[۲] نوبت نطلبند برہمین امر جاری دارند ہرکس کہ منع آید تخلف وتغیر کند لعنت خدا ورسول براو باد۔

---

[۱] آن رای گویند کہ حجامان ختنہ نمودہ چیزے می گیرند وپراد یعنی صدقہ ۱۲۔ [۲] مقطعہ را گویند ۱۲

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی ۱۰۷۱ھ

فرمان[۱] ہمایون شرف صدور یافت بجانب دیسائی پرگنہ تانورگیرہ آنکہ از شہور سنہ احدی تلثین والف بدرگاہ والا روشن گردید کہ شرزہ خان از روے متمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت ومہابت انتباہ سلالۂ وزراے ذی شان عمدۂ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت وفرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان قابض نمودہ فتنہ وفساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرد مذکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب مومی الیہ را مدد وکمک نمودہ باہنا متفق گشتہ متمرد مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر دریں باب عذر واہمال ورزند آنہا را مستاصل نمودہ خواہند شد دریں باب تاکید بلیغ داشتہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بست وہشتم صفر ۱۰۷۱ ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر

آلہ
زد بتائید
سکہ بر فرمان شاہی
بندہ حیدر علی ابن
محمد بادشاہ

محمد مصطفی اصل اللہ علیہ وسلم
سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت ورفعت دستگاہ میران محمد خلیل حوالہ دار و کارکنان حال واستقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث ستین والف چون درخانقاہ

[۱] اس فرمان پر وہی مہر ہے جو قاضی صاحب مدگل کے فرمان ہے قصبہ تادرگیرہ مدگل سے بارہ کوس لنگسگور گنگاوتی کی سڑک پر ہے۔ ۱۲

خلایق آرامگاہ قادری بہ سمن چمن شرافت و سیادت شمع انجمن نقابت و ہدایت مہبط انوار محرم اسرار حارث پیشۂ وحدت در دریائے حقیقت شمع شبستان فیض و نہال گل گلبن ہدایت و تقی بار سیما ارشاد و ثمرۂ شجرۂ خیر العباد نہنگ بحر اشواق الٰہی محل الفضل کائنات نامتناہی دستگیر خلائق بحر المعانی والحقائق مرکز دائرۂ سعادت و نیک اختری مظہر انوار ہدایت و فیض گستری شاہ دیجاہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری مجلس مولود سعادت اند و حضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا گذارندۂ اسرار غیب رسانندۂ اخبار لاریب شمع معراج نبوت و امامت محرم خلوتیان قرب و کرامت نوباوۂ چمن صدق و صفا و عرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دو جہانی سلطان الجن والانس قدس سرہ می‌شود لہذا از راہ مراحم پادشاہانہ فرط عواطف خسروانہ سمت آنی ہسور سہ دیہاے معاملۂ مذبور در وجہ انعام ابدی و اکرام سرمدی شاہ مشار الیہ موکل باب مرحمت فرمودہ دہا بندہ شدہ است میباید کہ سمت سہ دیہات مذکور داخل محصول نقدیات و جمیع لوازمات و بیت بیگار و فرمایش وزر الواب دیوانی و پی سکۂ ہمایون و کار عمارت و بعضے

لوٹ:- یہہ سند عطائی جاگیر اناہسور کی ہے۔ یہہ جاگیر مع مواضع نندی حال بیبونڈونہ۔ مرگھنٹال۔ چپر ہنال بطور مدد معاش جاری ہے۔ اناہسو میں آثار مبارک موئے مبارک اور دو پارہ الم دعم نوشتہ حضرت علی کرم اللہ وجہ بخط کوفی ہیں۔ جاگیرات کا محاصل اٹھارہ ہزار سالانہ ہے علاوہ اس کے کنبیرہ تعلقہ اتھنی ضلع بیجاپور میں ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محاصل معاش علاقہ انگریزی میں جاری و بحال ہے نیز نلنگہ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے۔ شاہ نور اللہ قادری اور اُن کے بیٹے شاہ عبد اللطیف دونوں نلنگہ ضلع بیدر سے بیجاپور تشریف لائے۔ ان کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری جن کے نام یہ فرمان ہے اناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش نلنگہ لے جا کر دفن ہوئی۔ ان کے بعد کا سلسلہ حیدر شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے۔ حیدر شہید صاحب بھی نلنگہ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں کے مزار آناہسور میں ہیں۔ شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند نصیر الدین قادری سجادہ ہیں اور ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری حصہ دار نصف جاگیر زندہ ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ یوم جمعہ کو راقم بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر یہہ سند سجادہ صاحب نے مجھے دکھلائی جن کو پہلے شکوہ فالج کا ہو چکا تھا آٹھ بجے شب کے زیارت تبرکات کی ہوئی۔ سجادہ صاحب کی حالت بالکل اچھی تھی حسب معمول میرے ساتھ کھانا کھایا باتیں کرتے رہے قریب بارہ بجے کے اندر زنان خانے میں گئے دس منٹ نہ گذرے تھے کہ عورتوں کے رونے کی آواز آئی چو طرف سے لوگ دوڑ پڑے معلوم ہوا کہ سجادہ صاحب استنجے کو گئے تھے وہیں گر پڑے اور روح پرواز ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر شریف (۵۹) سال تھی۔ ایسی اچانک موت سے کہ جس کا سان و گمان بھی نہ تھا دل ہل گیا۔ غالباً فالج قلب پر گرا اور گرتے ہی روح پرواز کر گئی۔ ۱۲ من المصنف۔

ہیبت مبارک کہ مشہر کہ معدن الامن منبع السرور ونیکلگی وپہپیلے وذریعہ دیسائی ودلیس کل کرنی و
باوگنڈہ پٹیل وکل کرنی ودوازدہ بلوتیان کل باب کل وجوہات وسائر قانونات اسمی ورسمی
قلمی وقدمی نقدی وجنسی کلی وجزوی انچہ در دفتر اعلیٰ ثبوت است وپیشتر احداث شود تمامی
وبنالہ نمایند بعد مشارٌ الیہ باولاد واحفاد مشارٌ الیہ جاری سازند عذر فرمان ہر سالہ مجدد نہ نمودہ
سال بسال بہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند تحریر
فی التاریخ بستم ماہ رجب سنہ ۱۰۷۳ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر ناد علی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایان ونارکران پرگنہ گورگشتہ وکوتوار مشہور
میدار ونکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون لنگ نایک دیسائی قریات کلگرہ وسمت
بیچال وسر دیسائی پرگنہ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود اوریکہ تازہ میدان سرآمد
یردلان منتخب دولتخواہان زبدۂ رزم آرایان موافق مزاج وہاج شیخ منلح زخمی کرداو میت
شدہ الکنون ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ پرگنہ مذکور در وجہ انعام ابدی
واکرام سرمدی جڑی سومیا نایک فرزند لنگ نایک شزرہ دیسائی سمت بیچال وقریات

نوٹ:۔ سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا سنہ ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ سند سمستان گرگنتہ ضلع رائچور کی اسی
کے زمانے کی ہے سمستان میں (۲۱۸) مواضع محاصلی ساٹھ ہزار کے ہیں۔ سرکار میں سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیشکش ادا
کرتے ہیں۔ رانی گورما شزرہ بہادر والیہ سمستان تھیں جن کا انتقال سنہ ۱۳۳۳ھ میں ہوا اب اُن کا متبنٰی لڑکا جو نواسہ بھی ہے
جڑی سومپا نایک شزرہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے۔ ۱۲

کگرہ وسر دیسائی پرگنہ مذکور مرحمت فرمودہ وہانیدہ شدہ است میباید کہ پرگنہ مذکور داخل محصول
ونقدیات وجمیع لوازمات وبیت وبیکار وفرمایش وزر ابواب دیوانی وی سکہ ہمیون وکار
عمارت وبعضے ثبت متبرکہ سعدن الامن بنع السعر ورد کلیابت وکلوجوہات دنبالہ نمایند ورقبض
وتصرف موی الیہ باز گذارند وعذر فرمان ہر سالہ نہ کنند ونقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازہ
دہند تا واانند برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ ۱۶ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

سکندر غازی
سلطان ابن علی
عادل شاہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وناڑ گیڑان ودیسایان
ودیس کلکرنان پرگنۂ سندہنور آن کہ از شہور سنہ ثمانین والف درینولا شریعت ومشیخت
پناہ قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک قاضی پرگنۂ مذکور بدرگاہ معلی واضح نمود کہ خود را خدمت
قضائی پرگنۂ مسطور قدیم الایام از وقت آبا واجداد مقرر است وبجہتہ خدمت قضارت
وجہ معاش چہار چاور زمین ازان جملہ یک ونیم چاور در سواد قصبہ وپرگنۂ مذکور ونیم چاور
در سواد موضع کناری ونیم چاور در سواد موضع سداپور ونیم چاور در سواد موضع گومرسی وربع
چاور در سواد موضع بوتل وقی وربع چاور در سواد موضع ہرٹ نور وربع چاور در سواد موضع
ماڑ مرور وربع چاور در سواد موضع کنگن ہٹی ومبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانہ ازان
جملہ مبلغ سی وہفت ونیم ہون در قصبۂ پرگنۂ مذبور ومبلغ شصت ودو ونیم ہون در دیہات

پرگنہٴ مسطور ازان جملہ مبلغ ہشت و سہ ہون در سمت علم نور و ہشت و دو و نیم ہون در سمت
حویلی و دہ ہون در سمت کونگی و ہفت ہون در سمت دھڑے سگور بطریق انعام ابدی و اکرام
سرمدی مقرر است بدین موجب خود را زمین و نقدیات جاری و روا نست آما حکم اشرف
منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرمودہ فرمان مرحمت فرمایند تا تنقید احکام شرع
متین و دین مبین نمودہ بدعاے دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنابران التماس شریعت
پناہ بہ خاطر مبارک آوردہ خدمت قضاے پرگنہٴ مذکور مع سمتہا شریعت و مشیخت پناہ شیخ
محمد باقر بن قاضی شیخ ملک را بدستور سابق مقرر نمودہ وجہ معاش چہار چاور زمین و مبلغ
یک صد ہون نقدیات بہ موجب تفصیل مسطور از سواد قصبہ و دیہات پرگنہٴ مذکور مطابق
سابق و ہا نیدہ شدہ است می باید کہ زمین و نقد مذکور را داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات
و فرمایش درنتہ دیسائی و دیس کلکرنی و زر ابواب دیوانی و بعضی کلیاب و کل وجوہات
و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و آنچہ در دفاتر اعلی ثبت یافتہ است و بعد ازین احداث
خواہد شد دنبالہ شریعت پناہ نمایند و امور شریعت غرا العہدہ اش ساختہ ممد و معاون قاضی
مشار الیہ ہمہ ابواب بودہ باشند و چہار پیادہ تھانہ حوالہ محکمہ شرع شریف نمایند و ہر سال
عذر فرمان مجدد نکردہ سال بسال برہمین فرمان مع اولاد و احفاد او جاری دارند تعلیق
نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند۔ تحریر فی التاریخ دہم
رمضان سنہ ۱۰۹۱ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس خاتون اعلی۔

(۱۵۷) نقل فرمان سکندر عادل شاہ ۱۰۹۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

الدین
یلــک محمد
مدد

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب مقدم الامثال اوڑچ نایک کنک گیری آنکہ از شہور سنہ اربع ثمانین والف چون تحفہ کہ بوساطت ایالت و امارت ایاب حشمت و ابہت انتساب شوکت و مہابت پناہ نصفت و عظمت دستگاہ سلالہ آل طہٰ و یٰسٓ خلاصہ اولاد سید المرسلین نگین خاتم جاہ و تمکین مدبر اقالیم الارضین .... حاتم شجاعت و بختیاری آب گوہر شہامت و جانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی مقدمۃ الجیش معارک ملک گیری و جہانستانی .... آہنگ مہارب فیروزمندی و کامرانی طراز آئین ابہت و اجلال و گوہر دولت اقبال شیر دل رزمگاہ تہور و جلالت شرزہ خصال میدان تیغ زنی و شجاعت سپہ سالار سپاہ فتح و فیروزی سر لشکر افواج دشمن افگنی و بہروزی قوت ستان نصرت و کامگاری زور دست فتحیابی و نامداری سرکار وزرائے نامدار سرور امرائے عالی مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف ..... سرایت خان عالی شان رفیع المکان خلاصہ وزرائے بلیغ الشان زبدۂ خوانین زمین و زمان سرآمد نیک خواہان ملک گیر کشورستان جوان بخت سعادت توامان شرزہ خان قبول بدرگاہ والا نمودہ بود ازانجملہ مبلغ پنج ہزار ہن بابت بابد کہ بمجرد رسیدن فرمان جہانمطاع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور وافر السرور بمعرفت عزت و شوکت دستگاہ رفعت و معالی عمدۂ مقربان درگاہ نقاوۂ خیر اندیشان ہوا خواہ فدوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بفرستند و بعد از رسیدن زر مذکور بدرگاہ والا جاہ کتبہ کہ پیش خانمغز الیہ است واپس باز دادہ شود و این حکم علیہ العالیہ را ہرگز بہیچ احدے اظہار نمایند و پس از وصول زر مذکور صاحب خانمغز الیہ کہ در انخالت بحضور فائض

النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودہ عالی
بعمل آوردہ باشند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر سنہ ۱۰۹۵ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

نمونہ کتابت شکستہ (۱۵۵)

سلطان البرین وخاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی
نبی الثقلین سلیمان السلطنۃ والکوا × والنعمۃ ولابہتہ والعظمۃ والخلافتہ والعدالۃ والرافۃ
والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمان × لازالت عنہ العلیہ طحا لعاطبہ مادام التنعتہ
سرا بین الکفر والاسلام صاحب جمال ومطرح آمال حجر لہا × ومخلص صادق الولا ساطع
کستہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب معتمد اعاظم السلاطین سمان ...... × میر
سجاوی الوہان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ...... دبہ ...... رائے علیہ ......
ورائے سینہ کہ از کمال خصوصیت × ویگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول گست
و ...... مراسم تعظیم ولوازم تکریم متقابل ومقارن داشت ...... چنانچہ شیوہ × مخلصان نیکوخواہ و
محبان را ...... انتباہ است صحائف دعوائے اخلاص سعادت عنوان مونس موقع ہذا
کتا ہذا انیطبق الحق × موسح ولطائف سلیمان اعتقاد لآرس فصول نظر ازان دعا للمخلص
حجابہ شد مصحوب وافل صباح و فرو اصل صدق عقیدت وولا تحفہ مجلس
اعلیٰ ومحفل اسنیٰ کہ مصدق جہ عرضہا کعرض التماس میکرد وہموارہ از حضرت
۱۹ رجب

نوٹ:- یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق روپشت ہے کچھ بھی خطاطی کا ایک نہایت پرانا نمونہ ہے جو ایسا کج لپیٹ لکھا ہوا ہے کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہے سلسلہ پڑھا نہیں جاتا جتنا اور جیسا بمشکل مجھ سے پڑھا گیا ہے اُس کی نقل کردی ہے اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہے سلطان سلیم سنہ ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر وشام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور سنہ ۹۴۵ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا سلطان سلیم خان کا زمانہ سنہ ۹۲۶ھ ۱۵۲۰ء ہے اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کر کے انتقال کیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ بہرحال ہم تحقیقی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خان لکھا ہے اُس سے کون سا بادشاہ مراد ہے۔ ۱۲۰

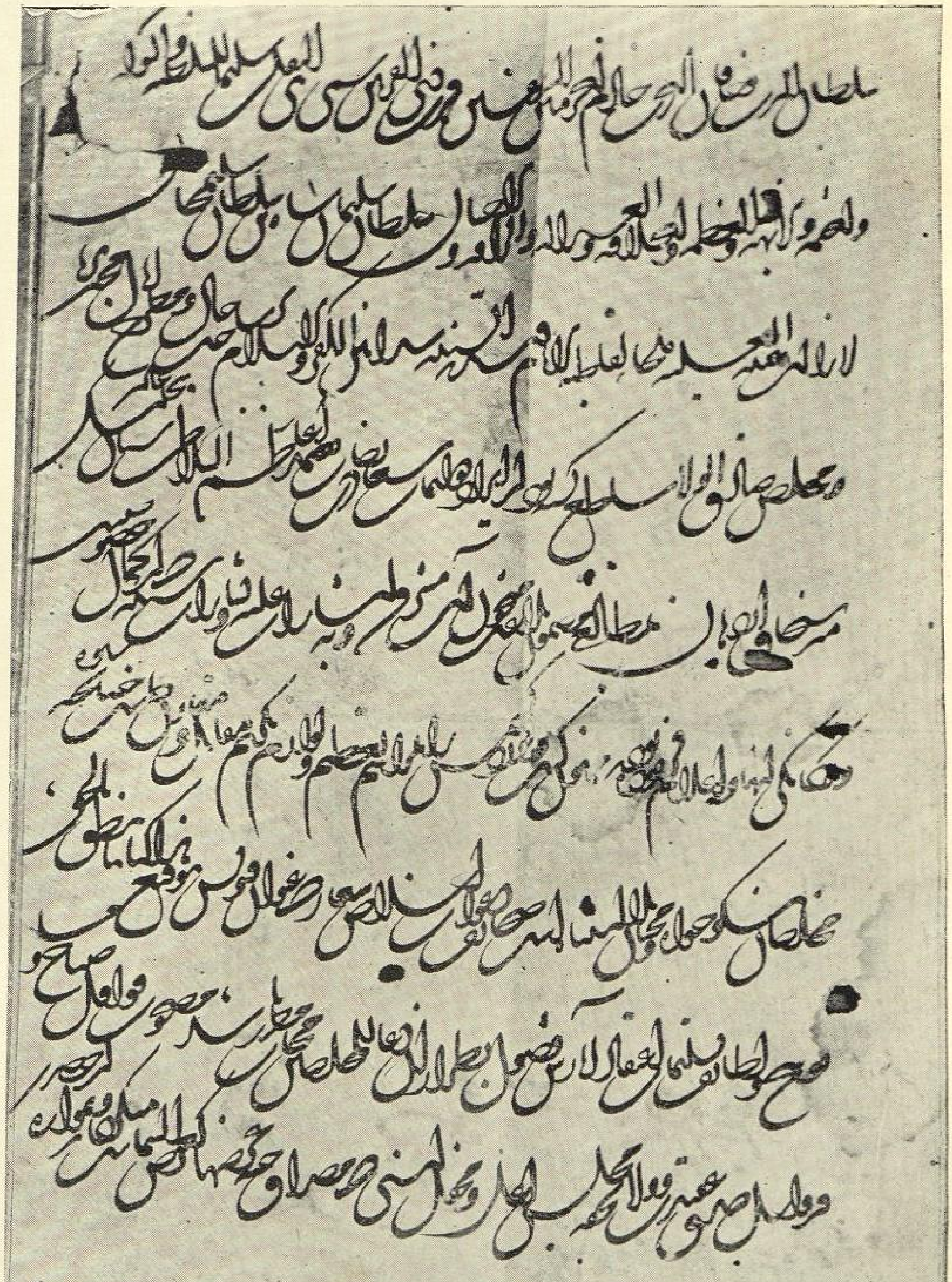
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

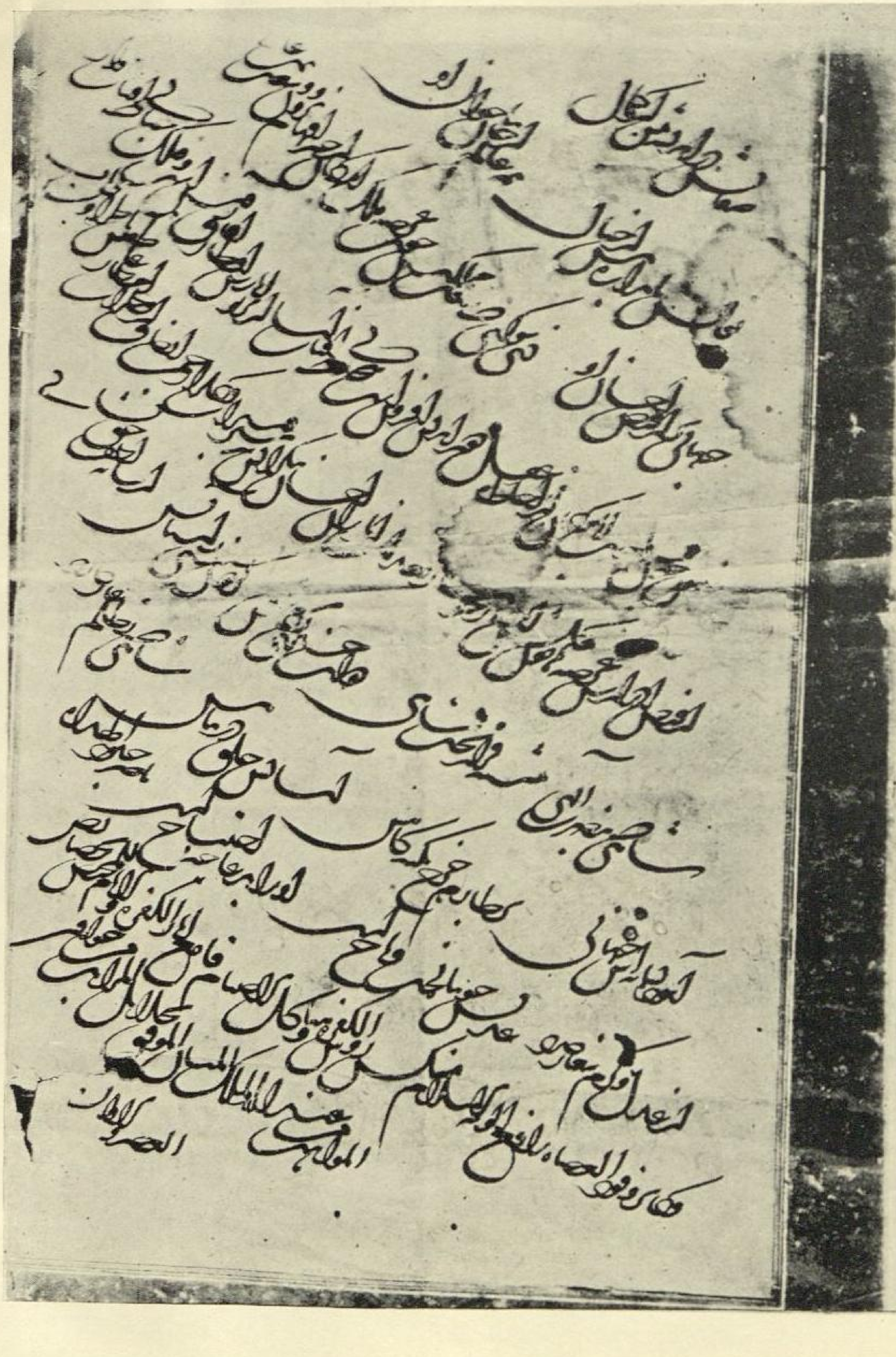
النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودہ عالی بعمل آورد تا داند بر حکم فرمان اشرف رود و تحریراً فی التاریخ دوم صفر المظفر سنہ [illegible] ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

نمونۂ کتابت شکستہ (۱۵۵)

سلطان البرین و خاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی نبی الثقلین سلیمان السلطنۃ والکوارہ والنعمۃ والابہۃ والعظمۃ والخلافۃ والعدالۃ والرأفۃ والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمخان × لازالت عنہ العلیۃ [illegible] بعاطبہ [illegible] ادام النعمۃ سرا بین الکفر والاسلام صاحب جمال و مظہر کمال [illegible] و مخلص صادق الولا ساطع گشتہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب [illegible] السلاطین سلیمانی ...... [illegible] سجاق الویان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آں ...... و بہ ...... رائے علیم ...... ورائے سینہ کہ از کمال خصوصیت و یگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول گشت و ...... مراسم تعظیم و لوازم تکریم مقابل و مقارن داشت ...... چنانچہ شیوہ مخلصان نیکو خواہ و محبان را ...... انتباہ است صحائف دعوائے اخلاص سعادت عنوان مونس موقع ہذا کتابہ انطبق الحق موسح و لطائف سلیمان اعتقاد [illegible] فصول نظر ازاں دعا مخلص مجابہ شد مصحوب وافل صباح و [illegible] صدق عقیدت دولا تحفہ مجلس اعلیٰ و محفل اسنیٰ کہ مصدق [illegible] و ہموارہ از حضرت [illegible]
۱۹ رجب

نوٹ:۔ یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے [illegible] یہ کسی کتاب کا [illegible] کچھ بھی خطاطی کا ایک نہایت پرانا نمونہ ہے جو ایسٹ کی [illegible] باوجود صاف تحریر ہونے کے [illegible] ظاہر ہے سلسلۂ [illegible] جتنا اور جیسا مشکل مجھ سے پڑھا گیا [illegible] سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہے سلطان سلیم ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک [illegible] قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور ۹۲۶ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا سلطان سلیم خان کا زمانہ [illegible] اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کر کے انتقال کیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہے [illegible] ہم محقق طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس تحریر میں سلطان [illegible] سلیم خان لکھا ہے اس سے کون سا بادشاہ مراد ہے ۱۲۰





۱۵

پشت

... بیال ہمہ عالم از جان ثنا خوان او ×
... امکان از حیز انہام نزول و دسون

... آفتاب اقطار آفاق

... عکس

... طراوت داب

... دولت ... گردون

... چرخ نکتہ کاس آسایش خلق و میان شاہی نظام

... عدالتش جو است ادرابر ... احتیاج

... انوار اسلام منکشش روس الکفرہ ومناکل الاصنام قامع آثار

... الموافق بجلائل المراتب من حوافر العصر سلطان۔

... نامۂ نواب تاج الدین خان

... صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

... فاطعاً بین الحلال والحرام حصنا الفخاحش والاثام والتعا لل

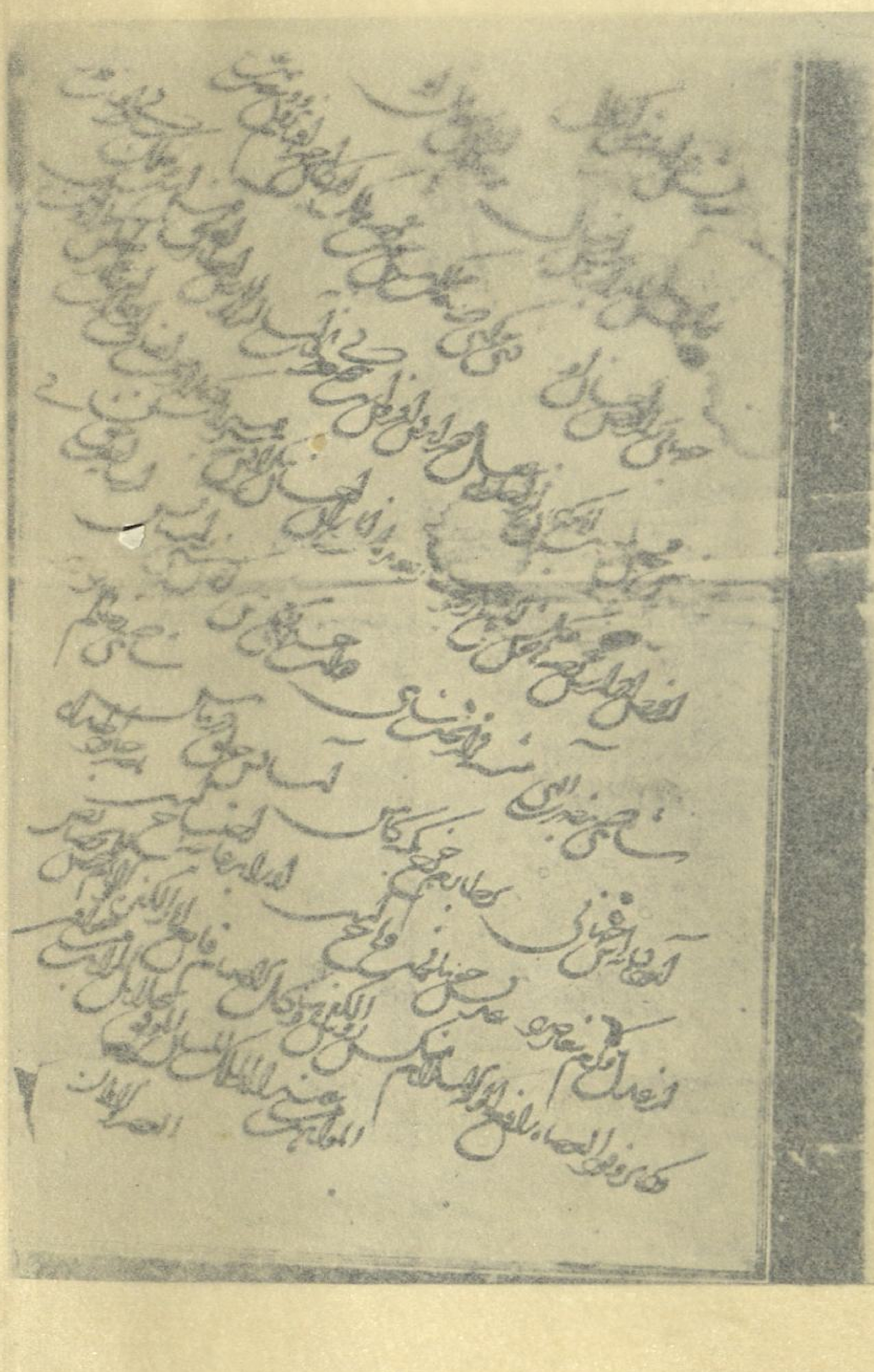
... خیر الانام علی آلہ واصحابہ الدرر والکرام ارسلہ بالہدی ودین

... فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ اما بعد ...

... برآنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ سنہ

... تو دآوردی نواب بہادر خان ...

جمعدق



(۱۵۶) پشت

صفاتش در آمدن از کمال × محاسن ما برا رہ بیش از خیال ہمہ عالم از جان ثنا خوان او ×
جہانی ... از فیض احسان او مملکتش چون عرصہ ملک امکان از حیز انہام نزول و وسون
ہمت عالی ×
.... چون سلیمان لامکان از احاطۂ فضل ... افزون است آفتاب افطار آفاق
و فلک جہانی است آفتاب وار از فیض او رائش عرصہ ہا جو عکس
وان احسان بیکرانش برسم انصاف افطار عاطفتش طراوت داب
شاہی کہ بنصرت الہی منہ فرا شاہی دولت خدائی گردوں
اساس از سایہ لطف حق شانی
بہ این جہانی ابکارم چرخ نکتہ کاس آسایش خلق درمیامن شاہی نظلم
... از عدل و کرم معاوضہ عدلش جو است او را بر حاجہ احتیاج
وفود العصا در افع انوار اسلام منکش روس الکفرہ و مناکل الاصنام قامع آثار
والکفرۃ و للمحیص الحقائق
المواہب من عند اللہ الملک المنان الموافق بجلائل المراتب من حوافر العصر سلطان۔

(۱۵۷) نقل نکاح نامہ نواب تاج الدین خان

بوکالت سید محمد صلح صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنت الانام و متصلا قاطعاً بین الحلال والحرام حصنا النفاحش والاثام والمتعا للاامالی الانام الصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام علی آلہ و اصحابہ الدرو الکرام ارسلہ بالہدی و دین الحق یظہرہ علی دین کلہ ولو کرہ المشرکون قال النبی صلعم عن النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ اما بعد این وثیقہ حجت شرعیہ کہ بزیور صدق آراستہ مبنی و ساریت بر آنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ ۲ جلوس فرخ سیر شاہی بزن خواست و در عقد نکاح شرعیہ خود آورد مسمی نواب بہادر خان چنتا

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب عجبرت خان نفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم بتزویج وکیلش میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ بر صدق وکالت او اخبار نمود شاہدین عاقلین بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد ولدار بیگ بن نذیر بیگ کہ بر صدق وکالت او اخبار نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذکور بنفس موکلہ خود را بنکاح مذکور بر فی و حلال داد ایجاب و قبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول را می شنیدند و می فہمیدند کاتبین بمبلغ یک کرور بست و پنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن شصت و دو و نیم لک روپیہ بیشوند از انجا ثلث موجل واجب الادا است و ثلثان موجل الی انتہا نکاح با من سنت کان نکاحا ان اللہ بفعل یوتیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان جعفا فتح محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ دارد امید شفاعت التفات خان فدوی محمد شاہ رحیب علی ابن عبد اللہ ظفر بیگ ابن مرزا بیگ۔

ف۱ نواب تاج الدین خان جو نواب بہادر خان بانی شاہجہان پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان ابن نواب سید حسین خاں سے قرار پایا اور ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا وہ نکاح نامہ یہ ہے۔ ۱۲

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کرد و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور عملہ پرگنہ کانٹ کولہ سرکار بدیوان مضاف بصوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد در حال جواز اقرار ہمہ علا

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہان پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپ کے مکانات تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبریٰ اور دو صاحبزادے سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا سید صاحب نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

برین نہج کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید در حال صحت و ثبات عقل بہ مسمی گل بیگم بنت کمال الدین خان مرحوم و برخوردار رشید رحمت اللہ ازانچہ کہ حق و ملک او بود در تحت و تصرف مالکانہ خود داشت تا زمان این تملیک شرعے خالیا عن حق الغیر و عمایمنع جواز التملیک و نفاذہ ہمگی و تمامی یک منزل حویلی کہ مشتمل بر منسوبات متعدد متفقہ مرتبہ مبنی بحیثیت پختہ و غیر ذلک کہ واقعہ است در قصبۂ شاد آباد محلہ پرگنہ پالی سرکار خیر آباد تابع صوبہ اودھ محدود است بدین حدود اربعہ شرقی آں ملاذق است بحویلی حاجی الٰہ بخش صاحب و حد احمد خان و بنے و غربی آں ملحق است بحویلی لعل خان و عظمت خان و جنوبی آں متصل است بحویلی ارادت خان و فتح خان و شمالی آں پیوست است بحویلی کلوا تیلی و بھورجی و حد حویلی مدد خان و نقیب خان با جمیع حدود و حقوق و مرافق آں داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و ما یضاف ینسب الیہا تملیکا صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً و قبض شرعی کرد مملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را در محدود مذکورہ ہیچ حقے نصیبی وجہی من الوجوہ و سبب من الاسباب فقط ـ تحریر فی التاریخ بست و دویم ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر خلد اللہ ملکہ ـ

گواہ شد مہر (سید احمد گیلانی) گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد

(سید عبد الوہاب) (سید سلیمان) (سید داود) حافظ جعفر شائستہ خان مہمند شہد بما فیہ عبد الحلیم بازید خیل سید محمد صالح

نقل اقرار نامہ (۱۵۹)

(سید احمد گیلانی محمد صالح ابن)

اقرار نامہ سید محمد صالح بنام بی بی گل بیگم صاحبہ ـ باسمہ سبحانہ تعالی

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فخر باسم و نسب خود محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی درحالت صحت نفس و ثبات عقل و جواز تصرفات برانجملہ یک قطعہ زمین بابت خرید خود کہ محدود است بدین حدود اربعہ معروفہ موصوفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
خانہ باکوتیلی	خانہ سلطان منہار	[illegible]	شارع عام

عوض یکقطعہ زمین مشہور بحویلی بشمیر تنبولی کہ حماک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بنت کمال الدین خان مرحوم است و محدود است بدین حدود اربعه موصوفه معروفه

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	عقب خانه کو مدن بقال

بمسماة مرقومه دادیم و بر زمین معوض عنه قابض شدیم و نماند مقر مذکور را از قطعه عوض که خرید او بود دعوی و حقی و خصومتے و کان ذلک بمحضر من العدول والثقات نوشته شد این خط بست ۲۴ چهارم شهر ذیقعده سنه ۱۱۲۹ هجری۔

(۱۶۰) نقل تملیک نامه الله دیے خان بنام محمد علیخان

بمهر قاضی فیض الله و قاضی نادر الزمان و قاضی ناصر الزمان و مواهیر خانزاده سعادت خان ولد دلدار خان و محمد روشن خان و فتح تمور خان و خرومند خان بن فتح تمور خان مرحوم و اشرف خان و سعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان و عالم خان و قاسم خان و هادی داد خان و حامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم و بمهر خواجه جواهر و بمهر سید امید و بمهر سید فتح محمد و دیگر متمنداران شاه آباد از قرار بتاریخ بست و ششم شهر جمادی الاول سنه ۱۱۳۷ هـ

آنکه اقرار کرده اعتراف صحیح شرعی نمود مسماة فاضله خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ:۔ یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ مین انکی ڈیوڑھی تھی امیرانہ اوصاف ہیں اپنے باپ و بھائیون کے ہمدوش تھے نوروز پور کا علاقہ انکے قبضہ مین تھا مسماة فاضلہ خانم نعمت خان بانوزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے حین حیات میں املاک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر کردی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار وبڑا باغ اور ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑھی ڈیوڑھی ہیں تھی غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر اشیاء اوس مین شامل کردیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاولی سنہ ۱۱۳۷ ہجری میں تحریر ہوا ہے محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تارین ہین جو لاولد تھے جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا ہے۔۱۲

قوم افغان باقرزئی زوجۂ خانزادہ اللہ دیئے خان ولد نواب دلیر خان مرحوم ساکن قصبۂ شاہ آباد
سرکار خیر آباد مضاف صوبۂ اختر نگر اودھ فی الحال بصحت اقرار ہا شرعاً ہر این جملہ کہ چون
سابق موازی بست بسوہ زمینداری دربست موضع جٹ پورہ ساحت عملہ پرگنہ پالی سرکار
وصوبۂ مسطورہ ودو قطعہ باغ نودہا وباغ متصل محیندٹہ تالاب سواد قصبہ شاہ آباد مذکور
کہ موسوم بہ باغ چوبے پران ناتھ است ویک منزل حویلی تعمیر پختہ واقع قصبۂ شاہ آباد
مذکور کہ مشہور بکوٹھ بران چوبے است بمسمے محمد علیخان ولد قطب خان ترین کہ ابن الاخت
اعیانہ است تملیک بلا عیوض کردہ دادم حالا موازی چہل بسوہ دربست موضع نوروزپور
و موضع سُہاگ پور عملہ پرگنہ پالی مذکورہ ویک محلہ روشن بازار عرف بروا بازار ویک منزل
حویلی تعمیر پختہ داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد ویک قطعہ باغ کلان معہ تالاب واقعہ سواد
قصبہ شاہ آباد مرقوم کہ منجملہ عیوض زرمہر خود از ترکہ خانزادہ اللہ دیئے خان مرحوم کہ زوج
من بود در قبض وتصرف مالکانہ خود تا زمان این تملیک بلا عیوض میداشتم بدین حدود
اربعہ معروفہ مذکورہ کما فصلت۔

بسوہ ہا موضع نوروزپور ۴۰ بسوہ

نوروزپور مسطور المتن بست بسوہ دربست۔ سوہاگ پور مسطور المتن بست بسوہ دربست
محلہ روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعہ حدود معروضہ ومطابق مقبوضہ قدیم معہ اراضی
آن ویک محلہ باغ کلان معہ تالاب وزمین واشجار واقع شاہ آباد مذکور۔

حد شرقی	حد غربی	حد جنوبی	حد شمالی
بی محمد حیات حویلی تعمیر داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد وحد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازہ	حد باغچہ علاول خاخیل ومحاذی یکقطعہ مذکور بدین حدود اربعہ یک منزل حویلی محلسراے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی شارع عام	محلہ خضر خان ولازاک ومسماۃ زلیخہ زاخیل حد شرقی دروازہ محلسراے کمال الدین خان مرحوم	تالاب غیرہ وباغ نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی صحن محلسراے نواب دلیر خان مرحوم

بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع ان اشجار و اثمار و آبار و خاص وار تکان و خاکدان و عمله حویلی مذکور معه عمله داخل و لکل قلیل و کثیر و بهار فیها و الیضاف و لبسبب الیها خارج از مساجد و مقابر و طرق عامه و اوقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر از تملیک بلاعیوض کرده دادیم که قابض و متصرف باشد چنانچه عقد تملیک بلاعیوض درمیان مملکه و مملک له مرقومین واقع شد و تملیک له مذکور و مملک را در قبض و تصرف مملکه برآورده در قبض و تصرف خود آورد و تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً پس نماند بعد از عقد تملیک بلاعیوض مملکه مذکوره را و من مقدم مقامها در ملک مرقوم حقے و دعوے و دستخط تملیک بلاعیوض باقرار مسماة مذکور بتصدیق گواهی اشرف خان و قطب خان برادران علاتی مسماة مذکوره و مستحسن عالم خان و قائم خان و هادی داد خان و خانزادان برادران علاتی مسماة مرقوم نوشته شد و کان ذلک تحریر مرقوم الصدر شد۔

(۱۶۱) نقل بیعنامه بنام اهلخانه نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم و نسب خود ها هر یک شیخ غلام معین الدین خان عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین و شیخ قمر الدین و شیخ ظفر الدین و شیخ کریم الدین و مسماة نجیب النسا و مسماة جان بی بی ابنان و ابنات دانشور خان عرف شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبدالله و مسماة رابعه خانم است بنت حاجی محمد حسین بن حاجی محمد اسمعیل و مسماة بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد و مسماة بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ محمد داؤد زوجه هاے دانشور خان مذکور فی حال بصحیح اقرار هم شرعاً بدینوجه که منمقرین مذکورین مبلغ پانصد روپیه محمد شاهی جید تمام وزن که لنصف آن دو صد پنجاه روپیه موصوف میشوند از وجه قیمت یک قطعه باغ پخته که موازی آن دو نیم پخته زمین پخته معه یک و حصه چاه معه اشجار ها مثمره و غیر مثمره و محدود است بدین حدود اربعه متعینهٔ ذیل۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن متصل است بباغیچه مرزا فاضل بیگ	آن ملحق است بباغ بهور نخان	آنملحق است بباغ میر امان الله	آن پیوسته است بشارع عام و بعض بزمین باغ مذکور

برذمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن جلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجۂ رستم خان طلب داشتم آنرا تمام وکمال مبلغ مذکور گرفتہ درتحت وتصرف خود آوردیم من بعد آن ہیچ حقے ودعوے وخصومتے بوجہے من الوجوہ وبسببے من الاسباب نیست ونماندہ بنابران آن انچند کلمہ بطریق قبض الوصول وجہ بنائے محدودہ مذکورہ را نویسانیدہ دادیم کہ ثانیًا حال سند باشد کہ عندالحاجت بکار آید وکان ذلک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ بست وششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس والا مطابق ۱۱۴۷ھ

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
غلام محی الدین ولد دانشو خان مرحوم	قطب الدین ولد الشو خان	قمرالدین بندۂ درگاہ	ظفرالدین بندہ درگاہ	بی بی جیو فی بندہ درگاہ
گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
عصمت اللہ فدائی جیلانی	عبد الباقی	درویش محمد	خیر اللہ	شیخ محمد طاہر

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود






اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مخبر باسم ونسب خود سید شرف الدین محمد عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبدالباسط صاحب حموی گیلانی ساکن قصبۂ شاہ آباد پرگنہ پالی صوبۂ خیرآباد مضاف بصوبہ اختر نگر اودھ فی الحال بصحت اقرارہ شرعًا برائمعنی کہ منازل محلسرائے قدیم وجدید وحویلیات درونی وبیرونی توشکخانہ ومودیخانہ ودیوانخانہ تعمیر پختہ وکٹرہ مولاگنج معہ اراضی بست وپنج بیگہ پختہ مدخلہ ومشمولہ منازل وگنج مذکورہ وموازی نہ بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی گنج مذکور وہشت بیگہ دہ بسوہ پختہ واقع درجنوبی گنج مصرحہ بالا محدودہ بحدود ات اربعہ مفصلۃ الذیل وموازی چہاردہ ونیم قطعہ باغ ابنہ کہ ازانجملہ ہفت ونیم قطعہ مشتریہ وپنج قطعہ

لونٹ:- سید شاہ مدن صاحب کا مزار محلہ مولا گنج لب سڑک پختہ احاطہ میں واقع ہے آپکی مہر میں ۱۱۲۹ھ کندہ ہیں۔ ۱۲

مرهونه ودو قطعه نشانده وتعریش کرده خود واقعه قصبه شاه آباد مذکور که تفصیل اراضی وحدود ات آن در قباله جات مشروحاً مندرج ومرقوم است بطریق اشترا ورهن وتعمیر خود ساخته تحت وتصرف خود میدارم والی یومنا بلااشتباه سابق الذکر در قبض وتصرف مالکانه منفرد بلاشرکت وسهامت غیرے مقرر اند در نیولاحین حیات وصحت ذات وثبات عقل ولقاء جمیع تصرفات شرعیه خود که جائز ونافذ است آن همه عمارات وباغات مشتریه ونشانده خود واز رهن باغات مرهونه مسطوره با جمیع حقوق ومرافق داخلی وخارجی من القلیل والکثیر بداخله فیها والخارجیه عنها وما یتعلق بها وفیها من الاثمار والاشجار مثمره وغیره مثمره عقلاً واراداتاً برضا ورغبت خود بلااکراه واجبار غیرے به بی بی صاحبه مسماة **خوشحال بائی** منکوحه خود بوجه دین مهر هبه وتملیک صحیح شرعی کرده دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً متورعاً صالباً عن الشروط الفاسدة وعاریاً عن المعالی المطلبه وحق الفروعین الفاحش وعنهما یمنع جواز التملیک وموهوبه معه وثیقه هبه نامه هذا التسلیم وتفویض ساخته مملک له را قابض ودخیل گردانیده دادم ونیز موهوبه له در مجلس عقد هذا قبول تملیک نموده قابض ومتصرف گشت قبضاً ومتصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نیست ونماند مراحدهو من المعاقدین حق قسم تملیک واسترداد ون احیاناً من بعد ازین اگر کسے سهیم یا شریک پیدا شود ودعوے نماید باطل ونامسموع است شرعاً وعدالتاً کان ذلک بمحضر من العدول والثقات بنابران اینچند کلمه بطریق سند تملیک وهبه نامه نوشته شد که عندالحاجت دلیل قاطع وبرهان ساطع گردد فقط۔

گواه شد اسد علی

گواه شد عبدالواحد

تفصیل قطعات باغ مذکور الصدر

باغ مشتریه ۷ قطعه | باغ مرهونه ۵ قطعه | باغ خود نشانده

باغ نکری پنجاه بیگه ایک | باغ بروا یک | باغ ملکاپور یک | باغ کرم الله پور یک | باغ بنگاله یک | باغ سردارخان یک | باغ چکله یک | باغ ممندخان یک | گلاب باغ یک | باغ سلیم پور یک

باغ چکله نصف | باغ عباس تکیه یک | باغ محله سلیمانی یک | باغ محمود خان یک | لعل باغ ایک | باغ دونده قریب باغ اعزازخان نصف

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
پیوستہ محلہ شیخ ولدار	ملحق بمسجد سید عبدالباسط صاحب و شاہراہ	ملاصق آراضی زرخرید من است	پیوستہ باراضی زرخرید منمقر

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
پیوستہ باراضی شیخ ولداز ناحد احاطہ مولا گنج	ملحق باغ حضرت سید عبدالباسط صاحب مرحوم مغفور	ملاصق باراضی دروازہ و دیوار شمالی متصل مولان گنج مذکور	ملتصق مزار و باغ میر محمد صالح

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
متصل باراضی محلہ شیخ ولدار و تالاب	پیوستہ بجا نہائے مسکونہ رعایا سعادت خان	ملحق مقابر	ملاصق محلہ شیخ ولدار و احاطہ مولا گنج

تحریر فی التاریخ نہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۸ھ

(۱۶۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ سرفراز خان کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرما کر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور سلاح خانے میں ایک اعلیٰ عہدے فور خانے اور جیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری شوبگر نے عجائب خانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہی مہریں اور چودہ مہریں اور صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ انار اللہ برہانہ و مرقدہ

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ اثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم

از انجا کہ بہ مقتضائے آیہ کریمہ ادای شہادت دلیل سعادت و

کتمانش موجب شقاوت است × لهذا از حضرت سلاطین والا تبار عالی وقار علماء تقوی
وصداقت التیام ومهارب امور اسلام و فقراء هدایت وصفات شعار کرامت × وضیاوثار و
رؤسا شوکت وحشمت تاب وامراء امارت وابهت نصاب این خاکسار ذره بے مقدار
المخاطب به فراز خان × سوال میکند واستشهاد حق خود میخواهد برانیمعنی که حضرت عرش
آرامگاه   این سائل را از عمر شیر خوارگی بظل عاطفت وسایه ملاطفت مثل
فرزندان پرورش فرموده بقرر معلم وادیب به تعلیم وتادیب × شرف نموده بسن تمیز بتعین
خدمت شایسته وعهده بائسته اعلیٰ خدمت قورخانه وجیب خاص وبخطاب حبیب الدوله ×
محب الملک افضل الامراء محمد فراز خان بهادر شمشیر جنگ در اقران وامثال ممتاز و
ممتاز فرموده سند فرمان × والا شان مزین ومسجل بمهر تزک وطغرا اشعر بمضمون مرقوم
الصدور مصدره ششم رمضان المبارک سنه سی ویکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر
وعطا فرمودند چنانچه سایل فرمان کرامت ترجمان را فخراً وسند آبدست × میدارد ونیز تا
زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی وحاضر باشی دربار خاقانی مفتخر وسرفراز
ماند حضرتی را از حضرات ممدوحین بر صحت ایحال × وصدق هذا لمقال اطلاعی وآگاهی
باشد حسبته لله مهر گواهی خود برین قرطاس ثبت فرمایند که عند الله ماجور وعند الناس
مشکور شوند ×

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شهر گنجام برادران وخویشان مردم نوکر پیشه وغیره که بیروزگاره هستند آنهارا گرفته درپیادهای
علاقه ایشان نوشته نوملازم کنانند وغلامان را در سرکار خداداد یک قلم آزاد فرموده شده است

نوٹ:- ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت نبوی لکھتا تھا
دستخط انگریزی مالک اس طرح ٹیپو لکھتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند
طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طرز بھی بدل دیا تھا۔ ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور دائیں
ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا۔ صفر اس طرح لکھتا تھا ○ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا
۱۲۱ سنہ۔ ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خان کے انتقال کا مادۂ تاریخ "حیدر علیخان بہادر" (سنہ ۱۷۸۲ء) ہے۔
۱۱۹۵ھ

ایشان نیز تقید و خبرگیری این معنی داشتہ از آنہا غلامانِ آزاد کنانند غلامان برضا و رغبت خود پیش

ہرکس کہ بطورِ نوکراں نوکری نمایند مختاراند۔ نوزدہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و

دو صد و ہشت و چہار مولود محمد [signature] تحریر"

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

مورخہ شب ۷ رشوال ۱۲۴۱ ھ مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہی۔ یہ نکاح نامہ

۲۰ رستمبر ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضۂ انگریزی ملا اور مسٹر امری شوئیگر نے

(Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

اطلعت بہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام و فصلا قاطعا تمیزا بین × الحلال و الحرام حصنا حصینا عن التفاحش و الاثام و تمتعا فی اللیام و الایام × و الصلوۃ و السلام علی من جار بامر فانکحوا ما طاب لکم من النساء و قال تزوجوا و تناسلوا × و تکاثروا فانی متکاثر بکم الامم یوم العرض و اللقاء و علی آلہ المعصومین و اصحابہ اجمعین × اما بعد این وثیقہ صحیحہ شرعیہ نبویہ بزیور صدق آراستہ مشعر و مبنی است براینکہ × بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم ۱۲۴۱ ہجریہ مقدسہ نبویہ علیہ التحیۃ و الثنا در محفل عقد حاضر آمد × حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت بالنکاح است از قبل تتق نشین عصمت سماۃ × مداری بیگم بنت مرزا مونگا بشہادت شاہدین العاولین الحرین البالغین احدہما مرزا حسین بخش ابن مرزا جمعہ و ثانیہما مرزا عظیم الدین بن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس نفیسہ سماۃ مذکورہ بعوض کابین مبلغ پنجلکھ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۰ :- ٹیپو سلطان کی وفات کے مادّے یہ ہیں ع

نور اسلام دین زدنیا رفت ع شمشیر گم شد ع نسل حید شہید اکبر شد

۱۳ ۵ ۱۲ (سنہ ۱۷۹۹ء) ۱۳ ۵ ۱۲ ۱۳ ۵ ۱۲

باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ قلعہ سرنگاپٹن ملک میسور میں اب تک بھی بہت اچھی حالت میں ہے سرکار سے اس کی دیکھ ریکھ میں بڑی فیاضی سے صرف کیا جاتا ہے۔ ۱۲

سکۂ رائج الوقت کہ ثلث ازان معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح بر نی و زوجیت دوجہ دودمان سلاطین نامدار × مرزا شہاب الدین بن مرزا لکھو داد و ناکح مذکور نفس نفیسہ مسماۃ ممدوحہ را بعوض کابین المذکورین × خواست و قبول کرد و در عقد نکاح صحیح شرعی خود درآورد و بینہما ایجاب و قبول شرعی واقع شد × و عقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علی سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علی طریق الخفیۃ والکتمان قد وقع ذلک فی التاریخ شہر صدر و سنہ الیہ ہبیصر

اس نکاح نامے کے حاشیئے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں:-

مرزا شہاب الدین (ناکح) مرزا لکھو صاحب۔ مرزا ملو صاحب۔ مرزا محمد۔ محمود۔ مرزا سربلند بخت

مرزا خداداد۔ مرزا بہو۔

(۱۶۶) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات محترمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را بزیر سایۂ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغواے نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرہ خدا شناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے نمایند حیف است کہ مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقہ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طویت ہمی اقتضائی کند بسم اللہ این گوے و این میدان [۱]

بیا و نوش کن پیمانہ چند | فداے مقدمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف و شجاعت و شیردلی برکف۔

[۱] وقت ضرورت چو نماند گریز | دست بگیرد سر شمشیر تیز

[۱] یہ واقعہ ۱۳۰۳ھ کا ہے۔ ۱۲

(۱۶۷) مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ

بجواب خط شاہجہان بادشاہ

منت ایزد راست کہ درجہان تکبر ومنی ہیچ کس را نگزاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مراورا رسد کبریا ومنی ۔۔۔ کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی

مراسلۂ کہ از دبیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر وباہر گردید واظہر من الشمس است کہ ایزد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز راچہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہند۔ خرگوش ہرچند بہ خواب رود بوقت کارچنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہرچند در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قید می افتد این سخن را ازبطون راہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ درخیال ہم نگذارند انچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد والصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔۔ کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۱۶۸) نقلِ فرمانِ سلطان غیاث الدین بلبن

اسمہ اعلیٰ وحمدہ اولیٰ

الواثق بتائید الرحمن ضیاء الدنیا والدین ابوالظفر سلطان غیاث الدین یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ابوالظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی سنہ احد	عبارت مندرجہ طغرا ومہر

؎ یہ فرمان اور اس کے بعد کے فرامین مجھے بہت دیر سے دستیاب ہوئے ہیں اسے ہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ مل تو گئے۔ دیر آید درست آید۔ لہذا سنین کا سلسلہ اور ترتیب ٹوٹ گئی۔ عبارت اس فرمان کی فارسی اور خط نسخ اُسی نہج کا طغرائی ہے جیسا کہ قطب مینار کا ہے فرمان کی پانچ سطریں ہیں۔ خط طغرائیں بادشاہ کا نام "ضیا الدنیا والدین ابوظفر

سال جلوس چہارم مورخہ ، ۷ شعبان ۶۷۱ھ ۱۷ فروری ۱۲۷۳ء جس کو رو سے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آجانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دار الخلافت دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش درانجا ابادہست درینولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہذا حکم جہانمطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشار الیہ مقرر و مسلم باشد تا کہ مومی الیہ با فرزندان موطن مستقل دانستہ پشت بپشت و ظہر لظہر و بطن بطن بمحل آباد باشد و احدی بعلت انتقال محال و "تجمیع" تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرساند و ہر قومی را کہ او آباد سازد ارباب امور سلطنۃ در کار پردازان یا تھانہ ہند از عہدۂ آنہا معاف دارند الزمست کہ متصدیان حال و استقبال در استمرار الحکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

پشتِ فرمان:۔ مقرر اً شرح ضمن بموجب التماس سیادت و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگوی است درینولا در احاطۂ قلعہ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہے اور مہر میں" ابو ظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی ہے حاشیہ پر چار بڑے محکمہ جات سلطنت **دیوان عدالت - دیوان اعلیٰ - دیوان وزارت - دیوان صدارت** - کی تصدیقی شرحیں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ کا ہے جس پر صاد صحیح کا حرف اول کا ہے القلم عہدہ دار تنقیح کنندہ ہے اور جتنی شرحیں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہے۔ اگر یہ فرمان اصلی ہے جیسا کہ اس کے خط اور مواہیر سے معلوم ہوتا ہے تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہے۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول کے پاس ہے۔ اس کی اصلیت میں اگر محل شک ہے تو یہ ہے کہ سلطان بلبن ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۷ھ یا ۶۶۸ھ میں (دیکھو لون اگز ہبشن آف انٹی کوئیٹیز ص (۴۶)) ۔ ۱۲-۱۵ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہے سیاق عبارت و طرز تحریر فرامین کے لحاظ سے "اصدار یا ایراد" چاہیئے۔ حاشیہ پر جو نسخ لکھا ہے وہ بھی اصل میں نقل معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

حکم جہانمطاع شرف یکاریافت کہ اراضی مذکورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشارالیہ بافرزندان او بحال دارند و درین باب فرمان قلمی سازند نقص

(۱۶۹) نقلِ فرمان ہمایوں بادشاہ ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ء



بفرمان والاشان شہنشاہ نصیر الدین محمد ہمایون خلد اللہ ملکہ

آزادنامہ بآزادی تجارت قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند نوشتہ شد

دریں ایام پرآشوب شہنشاہ ہند از کج رفتاری فلک سفر دراز اختیار نمود و از گردش لیل و نہار بصعوبت ریگستان بار و ار اتفاق افتاد و بہ منازل سفر بیشتر از مردمان بیوفائی ظاہر شد در یکمنزل گروہی قوم بواہیر ملاحظہ فرمود کہ از تجارت اطراف ملک فارغ گشتہ بخانہ خود میرفتند و از نزول لشکر قلیل شہریاری آگاہ گشتہ بجای بیوفائی لوازم کمر خدمتگذاری بجان و دل بستہ ہمہ تن بمہمان نوازی مصروف شدند و خدمت ہر متنفس بواجبی ادا نمود کہ درین سفر مثل آن منزل خوشگوار آسائش و آرام نیافت و چند نفوس معزز و معتبر برای رہبری و تسہیل سفر بہ تبدیل لباس لوازم خدمات سلطانی ادا نمودہ تا بحد قلمروی ہندوستان رسانید و امیدوار عنایات خسروی گشتند بموجب فرمان والاشان این آزادنامہ تجارت مع اظہار خدمات پسندیدہ عطا فرمود چون سلاطین نامدار کہ باورنگ مملکتِ ہند قرار گیرند بلاتعصب مذہبی در پناہ از ایذا رسانی مخلوق و بآزادی تجارت حکم فرمایند کہ این گروہ بجز تجارت و خدمات شاہی کار دیگر نمیداند روزیکہ افضالِ خدا شاملِ حالِ ظلِ الٰہی شود بعونہ تعالےٰ نتیجہ بر خدمات شما بہتر از بہتر خواہد شد

بتاریخ بست و یکم ربیع الاول ۹۴۸ھ ہجری بحالت سفر از قلم بندہ بارگاہ آسمان جاہ بیرم خان مرتب شد

نوٹ :- یہ نادر فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں تیرہ سطریں ہیں خط بنہایت عمدہ اور واضح نستعلیق ہے مگر مرورِ زمانے سے تحریر مدھم پڑ گئی ہے۔ ۱۲

(۱۷۰) نقلِ فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۱۰۰۰ھ ۱۵۹۵ء

اللہ اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان را حسب التماس او از روے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیما احمد آباد و سید پور و عہدہ داران آن حدود مانع و مزاحم انشوند و بگزارند کہ خاطر خواہ خود متوجہ آستان بوسی گرود و بہیچ وجہ من الوجوہ بتخصیص از رہ گزر مذہب و ملت از مہر زکات و سائر تکالیف خلاف حکم و بربست تعرض بحال او و اتباع او نرسانند و خانہائے آنہارا کہ مہر کردہ اند کشادہ بتصرف آنہارا گزارند و جمعیکہ بہ کسب و کار و سَوَاد او معاملہ مشغول باشند مانع بنا یند و مراعاتِ حال آنہارا لازم دانستہ اصلا طمع و توقع نہ کنند و اگر از اموالِ آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد مدت از تشخیص معاملات آنہا بہر چہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شد می باید کہ کروریان و جاگیرداران و سائر متصدیان مہمات گجرات مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ از رہ بسلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بمأمن امن و استقامت بہ آسودگی برسند و مراعات جانب او از لوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند۔

تحریر یکم ماہ دی الٰہی ۱۰۰۰ھ

بدار السلطنت لاہور

نوٹ :۔ یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر درِ نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ ۱۲

(۱۷۱) نقلِ فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۱۹ھ ۱۶۱۰ء



درین وقت فرمانِ واجب الاطاعۃ والاذعان از مسکن عنایت والاحسان
شرفِ صدور وعزور ود یافت کہ بوضوح پیوست

کہ چون فضیلت مآب نزاہت ایاب شریعت شعاری طریقت وثاری حقیقت آگاہی شیخ داؤد گجراتی معہ اصحاب خود
از مردم فضلاء وبلغاء کہ بجمیع علوم آراستہ وبہمہ ابواب پیراستہ شد چنانچہ دانشمند ہدو عابد متقی پرہیزگار از وزرا مناسب ولائق
آنکہ کروریان وجاگیرداران ومتصدیان مہمات حال واستقبال صوبۂ گجرات احمد آباد امیدوار العنایت خسروانہ ونوازش
پادشاہانہ بودہ بدانند کہ فضیلت مآب مشارالیہ واتوابعان ومتعلقان او در ہیچ وجہ من الوجوہ مزاحمت نرسانند ہر اسم
اعزاز واحترام بلاکلام نمودہ قواعد تعظیم بتقدیم رسانند سند سادات عظام وقضات اسلام ومشائخ کرام وعلماء انام
وساکنان ومتوطنان وجمہور سکنہ وعموم متوطنہ سرکار احمد آباد صوبۂ گجرات حسب الحکم جہانمطاع آفتاب
شعاع عمل نمودہ از سخن صواب کہ ہر آئینہ موافق شریعت غرا خواہد بیرون نرود وبہ ہیچ مذہب پرسش و
منوشش احوال او نکنند و گذارند کہ بحال بوجہ بدعاگوئی دوام دولت قاہر اشتغال نمایند وہر کہ
ازین امر قدام عدول کند بغضب بادشاہی کہ نمونۂ قہر الٰہی است گرفتار خواہد شد درین باب قدغن لازم دانستہ
تخلف نورزند تحریر فی التاریخ ۱۹ شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۱۹ ہجری مصطفیٰ
برسالہ فضیلت مآب فصاحت آیات اقبال آثار مولانا علی احمد رحوکی منبر الحضرت السلطانی مہتابخان نوبت فقہ نویسی خواجہ تقی محمد

نوٹ :- یہ فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحری" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں
(۱۳) سطریں ہیں۔ خط معمولی صاف نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۱۷۲) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب

مورخہ ۹ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (۱۰۷۰ھ / ۱۶۶۰ء) جس کی رو سے سو بیگہ آراضی پرگنہ سرولی سرکار سنبھل میں مسماۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

مہر شاہی	فرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی

مہر کی عبارت یہ ہے:-

یافتاح — یارافع

ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۰۶۹
ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

یاواسع — یانافع

دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لائق زراعت خارج جمع از پرگنہ سرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف سیحقان ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ و غیرہا حسب الضمن مقرر و مسلّم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعای بقار دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام وعمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار انحکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا باز گذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدانراہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و مہرانہ

۱؎ فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہو گیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲

وضابطانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی ومقدمی وصدد وئی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ بعد تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہر سالہ فرمان وپروانچہ مجدد نطلبند واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ سہ از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشتِ فرمان

شرح یاد داشت واقعہ تاریخ روز جمعہ چہارم شہر ذی قعدہ سنہ ۳ جلوس میمنت مانوس موافق ۔۔۔ ہجری ۔۔۔۔۔۔
ماہ الٰہی برسالہ سیادت نقابت ونجابت وصفوت دستگاہ مورد مراحم پادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد کاظم قلمی می گردد کہ ۔۔۔۔۔۔۔
مسماۃ عائشہ وغیرہا مستحقہ وصالحہ اند واز ہیچ ممر وجہ معیشت مقرر ندارند حکم جہانمطاع آفتاب شعاع واجب الاتباع شرف نفاذ یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔۔ مدد معاش انہا مرحمت فرمودیم واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بموجب پروانگی بمہر عصمت پناہ عفت دستگاہ ماہ بانو تصدیق قلمی شد واقع تاریخ ۲ شوال سنہ ۳ جلوس والا بموجب تصدیق بیاد داشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت ونقابت پناہ صفوت ونجابت دستگاہ صدر جلیل القدر میرک شیخ آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ آنکہ

ل سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ متروک سیاہہ ہوگا یا آوارجہ ۔۱۲
ل بوقت دور کوئی چیز نہیں بوقت روز ہوگا ۔۱۲

داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است۔ شرح بخط وزارت پناہ کتابت دستگاہ شائستہ اضاف مراحم و تفقدات راجہ رگھناتھ آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خان آنکہ روز سہ شنبہ پانزدہم ۱۵ شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک ۱۰۷۰ ہجری مقدسہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ آنکہ از ابتدای خریف سچقان ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔ ۱۰۷۰

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ صدر الصدور میرک شیخ آنکہ بگذارند۔

بموجب یادداشت واقعہ ۔۔۔۔۔ مرقوم قرار ۔۔۔۔۔ فرمان عالیشان صحیح ۔۔۔۔ نوشتہ شد نوشتہ شد

مشار الیہ	مسماۃ
۱۰۰ بگہ	حفیظہ
	۲۰۰ بگہ
مسماۃ	مسماۃ
زینب	جلنے
۲۰۰ بگہ	۱۰۰ بگہ

بادشاہ عالمگیر
میرک شیخ صدر
الصدور

شاہ عالمگیر
ضمیر مریدان شد
محمد تقی صدق
سنہ احد

عالمگیر بادشاہ
سید مدن غلام
سنہ احد

عالمگیر بادشاہ
محمد اورنگ زیب
بہادر بندہ راجہ
رگھناتھ

بتاریخ ۲۵ محرم سنہ ۳ جلوس ثبت شد

فی التاریخ ۳ صفر سنہ ۳ مطلع شد

فی التاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ۳ جلوس قلمی شد

فی التاریخ ۲۰ صفر سنہ ۳ جلوس ثبت شد

برسالہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی محمد کاظم۔

(۱۷۳) نقلِ فرمان[1] اورنگ زیب

مورخہ یکم صفر سنہ جلوس (۱۴) ۱۰۸۲ھ / ۱۶۷۱ء جس کی رو سے اسّی بیگہ اراضی وقوعہ موضع ... صوبۂ دہلی میں محمد زمان کو مرحمت ہوئی

بخط طغرا: بفرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ غازی

۱۰۸۱ عالمگیر بادشاہ غازی محمد اعظم بن محمد سنہ ۱۳

بخط طغرا: نشان عالی متعالی بادشاہزادہ محمد اعظم

عالی متعالی

عز ورود یافت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع لایق زراعت .... من مضافات صوبۂ دار الخلافہ شاہجہان آباد از ابتدائے فصل خریف تیکوریل درو جہ مدد معاش محمد زمان .... باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشد می باید کہ حکام (و عمال و) کروریان حال واستقبال این امر والا را مستقر و مستمر دانستہ اراضی مذکورہ راپیمودہ وچک بستہ بتصرف او .... (واگذارند) و اصلاً ومطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ وداروغگانہ وبیکار وشکار دہ نیمی ومقدمی وصدو دوی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند ودرین باب ہر سال سند مجدد نطلبند تاریخ غرہ ماہ صفر ختم بالخیر والظفر سنہ چہار دہم جلوس والاتحریر یافت۔

---

[1] اس فرمان کا خط نستعلیق ہے اوپر کی دو سطریں پھٹ گئی ہیں اب صرف آٹھ سطریں باقی ہیں -۱۲

پشتِ فرمان۔ .... دستگاہ مخدوم

.... ۸ بہ صوبہ دار الخلافہ ....

.... کہ رقبہ الٰہی پانصد بیگہ است ......

... امر جلیل القدر منیع الشان عرضداشت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع ... اوم رحمت فرمودیم واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ بتاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۲ جلوس والا موجب تصدیق ... قلمی شد شرح بخط فضیلت پناہ صدارت دستگاہ شیخ مخدوم آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط وزارت پناہ فضایل وکمالات دستگاہ مورد مراحم بیکران مدار المہامی وارث محمد خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط رفعت پناہ محمد حسین آنکہ بتاریخ چہار دہم محرم الحرام سنہ ۱۲ جلوس ہمایون مکرر بعرض عالی متعالی رسید شرح بخط مدار المہامی آنکہ از ابتدار فصل خریف تیکور تیل نشان واجب الاذعان قلمی نمایند۔

بتاریخ ۹ صفر سنہ ۱۲ ...... جلوس

نقل بدستخط صاحب توجیہ نویس سلخ

با عـــ سالیانہ بموجب اسناد احکام و

موضع دربست

موادر نیولا مرحمت شد ۸ بیگہ زمین افتادہ

بتاریخ ۲۶ صفر سنہ ۱۲

نقل بدستخط

عالمگیر
غلام
محمد خان
سد دات

مخدوم عثمان
بن مخدوم عبد اللہ
۱۱۸۱

منوہر رنگیلے
۴۷۰۱

محمد اعظم بادشاہ
بندہ
کلیانداس

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس والا مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس ۱۰ شہر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر سنہ ۱۲... شد

برسالہ فضیلت وصدارت پناہ شیخ مخدوم ونوبت واقعہ رام رائے۔

(۱۷۴) نقلِ فرمان مہری محمد شاہ بادشاہ

متضمن عطائے خدمت قلعہ داری ارک بندری مبارک سورت اور خطاب بیگلر خان ۱۴ ار
جمادی الاولی ۳۰ سنہ جلوس م ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء

لایق العنایت وقار خان بنوازش بادشاہی امیدوار بودہ بدانند
کہ درین زمان × میمنت اقتران فضل وکرم خسروانہ ازراہ بندہ پروری اورا بمرحمت
خدمت × حراست قلعۂ ارک بندر مبارک سورت وعطاے خطاب بیگلر خان از انتقال
بگلر خاں حارس متوفی سرمایہ مفاخرت ومباہات بخشید × باید شکر وسپاس عنایت
مقدس ومعلی بجای آوردہ در محافظت قلعہ وتوزوک واحتشام وموجود داشتن ذخیرہ
مطابق ظابطۂ[۱] مستمرہ × جد وجہد فراواں بکمال ہوشیاری وخبرداری تبقدیم رساند درین
امور از حضور ساطع النور تاکید موفور دانند چہاردہم جمادی الاولی سال سیم از جلوس
والا نوشتہ شد

(۱۷۵) نقلِ فرمان محمد شاہی بنام قاضی محمد رضا اللہ

عبدہ چین قلیچ خان خان صدر الصدور
فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاہ
بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار
وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد اعلام آنکہ۔
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع
منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور معہ سواد وقصبہ و
قریات متعلقہ آن از تغیر محمد تقی محمد رضاء اللہ ولد ناصر الزمان خان مقرر ومفوض گشتہ
کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مزبور قیام نمودہ شد ودر فصل قضایا وخصومت واجراء حدود
وتعزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من لا ولی لہ
وقسمت ترکات وحفظ اموال غیب وایتام وتعیین اوصیاء ونصب قوام مساعی موفورہ

۱؎ اصل فرمان میں اسی طرح ہے۔ در اصل یہ ضابطہ ہے۔ ۱۲

تقدیم رسانیدہ وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشارٌ الیہ را قاضی وخطیب آنجا دانستہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقہ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم وشریک او ندانند ومحکوک ومتخلاف را بمہر او شمارند در ینباب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ ۳۰ سنہ جلوس والا قلمی شدہ

(۱۷۶) نقلِ فرمان[۱] عالمگیر ثانی سنہ ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

اہلے

والا

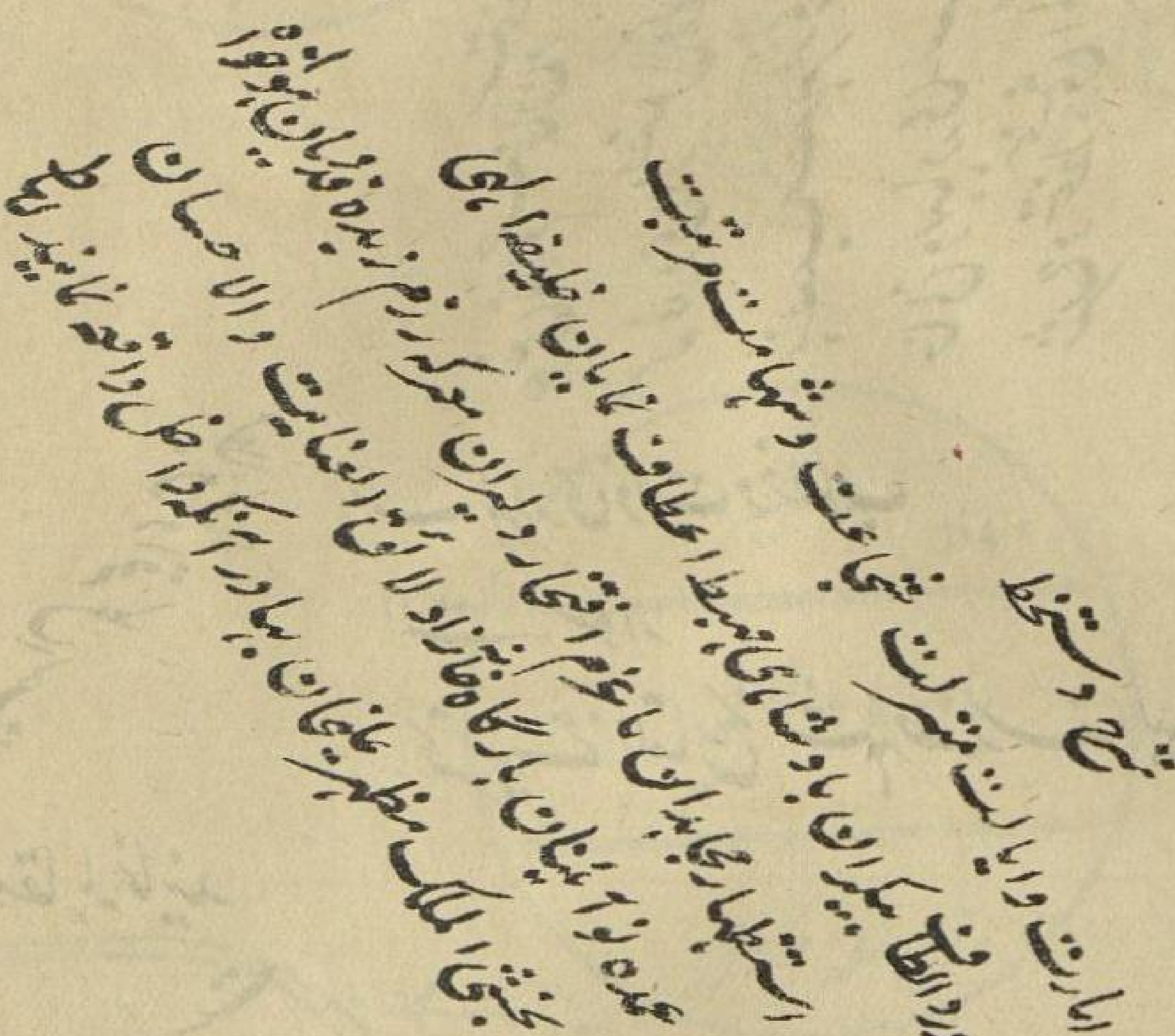
بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان ۶ سنہ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ سنہ ہجری مطابق برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفۂ الٰہی استظہار

---

[۱] مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خان ولد داؤد خان قوم افغان برکازی (شاخ یوسف زئی) باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیر سے بزمانہ احمد شاہ یا اُس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ خود بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار مرشد آباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوئے بعض خدمات لائقہ کے صلے میں چند فرامین دربارِ انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربارہ مرشد آباد والخطاط سلطنت دہلی انہوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اُس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دارالحکومت تھا اور روہیلہ سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وار میں جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعاونت ایسٹ انڈیا کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج شرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رام پور (ریاست) میں آبسے مولوی غلام جیلانی خان بہادر بھی یہیں آباد ہو گئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور اُن کو مثل دست راست سمجھتے تھے۔ افواج ریاست کے اعلیٰ جرنل بھی تھے (ان کے یہ تذکرے گلستانِ رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خان کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاغنہ موسوم

مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویانِ ہواخواہ عمدہ نوآئینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہاے عقیدت آہنگ رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ غلام جیلانی ولد لقمان خان بمنصب ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خان بہادر سرافراز باشد۔

واقعہ ۳ر شعبان سنہ ۶ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد لط



بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴:۔ بہ فرح بخش مصنفہ شیو پرشاد میں جا بجا ملتے ہیں) مولوی صاحب موصوف کی فوج براے چندے بمقام دارانگر قریب قصبہ سنبھل گنگا کے گھاٹ پر متعین تھی اور وہیں قرب میں انگریزی و آصفی افواج متحدہ کا بھی بوجہ سرحد کے کیمپ تھا اتفاقاً افواج ریاست رام پور میں (جو کہ مولوی صاحب موصوف کی کمان میں تھی) اور افواج متحدہ آصفی وانگریزی میں نزاع ہوگیا اور نوبت جنگ وجدال تک پوہنچی مگر افواج ریاست کو غلبہ ہوا اور افواج متحدہ کو سخت ہزیمت اور نقصان اٹھانا پڑا یہ واقعہ ۱۱۹۵ھ کا ہے (مولوی قدرت اللہ شوق نے جامِ جہاں نما میں اور تواریخ رامپور میں بھی ذکر کیا ہے) مولوی صاحب موصوف نے رامپور میں ایک احاطہ بنا کر اس میں چند عمارات بنوائیں جن میں سے ایک مسجد تعمیر شدہ ۱۱۹۷ھ ہے جو درست حالت میں ہے اور ان کے دیوانخانے کے کھنڈر اب تک اس احاطے کے اندر باقی ہیں یہ احاطہ مولوی صاحب کا کھیر کہلاتا ہے اور محلہ دو محلہ میں واقعہ ہے اور ان کی اولاد کے تصرف میں ہے اور آباد ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد ذکور واناث کا سلسلہ بہت پھیلا اور متفرق مقامات پر ہے۔ ریاست کنجپورہ۔ سرونج (علاقہ ٹونک) بھوپال۔ بریلی۔ مراد آباد جے پور وغیرہ مقامات میں اب تک ان کی نسلیں ہیں اور ان میں ذی وجاہت اصحاب بھی متعدد پائے جاتے ہیں جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں ایک مولوی صاحب موصوف نے

عرضی غلام حسنخان دستخطی وزیر الممالک بهمهدی قلیخان بهادر رسید
که فدوی از فضل وکرم امید وار است که مشار الیه
بمنصب سه هزاری ذات یکهزار سوار وخطاب
خانی وبهادری سر افراز شود
شرح دستخط بخشی الممالک آنکه داخل سیاهه نماید ربط

سہ ہزاری ذات وخطاب
الف سوار
تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک سنہ

مقابلہ نمایند

موافق سیاہہ است
موافق دفتر است

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے بتوارث پہونچا تھا
مگر اُن کی بعض اولاد نے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطور یادگار کے نہ چھوڑی۔
مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت۔ بسالت۔ عفت۔ راستی وراستبازی میں مشہور تھے۔
ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم وفضل شرافت ووجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہے
اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت ۱۲۰۵ھ
اور مدفن اُنہیں کے گھر کے اندر کا قبرستان ہے۔
یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین
یں ہے ہے:- رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابو الضیاء ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ
خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی
خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند وخطاب یافتہ دہلی سلطنت میں ان دونوں فرمانوں کو بڑی شکر گذاری سے
درج کرتا ہوں ۱۲۰ المرقوم ۳۰ نومبر ۱۹۲۵ء

۱۱۷۱ عالمگیر
فدوی بادشاہ غازی
جناب
مدبر الملک ......
بہادر
الدولہ زکریا خان

سنہ شش جلوس والا
(یہاں کی عبارت اور دستخط پڑھے نہ گئے)

۱۷ ذوالحجہ
۵۰۰

۱۱۷۰ عالمگیر
بادشاہ غازی
رتن سنگھ فدوی

ششم جلوس والا
شعبان معظم
داخل ...

(اوپر کی عبارت بخوبی پڑھی نہ گئی نہ سمجھی گئی)

x ۱۱ عالمگیر
فدوی بادشاہ غازی
... خان بہادر

ہشت دوم شعبان سنہ ۶
بمہر رسید

موافق سیاہہ حضور والا است

(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

نشان الہ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار
الملک
مدار المہام آصف جاہ نظام
الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

والا

بدانند کہ ... صوبہ بہار مضاف

چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ چیرگانون وغیرہ

چون مبلغ چہار لک و نود ہزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ من ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناہ غلام جیلانی خان بہادر مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی از قرار واقع و راستی موافق ضابطہ و معمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند و از سہی حسابی و صلاح و صوابدید خان موما الیہ بیرون نروند بتاریخ ششم ذیحجہ سنہ ۶ جلوس قلمی گشت لہا

ضمن دام

معمدر بضمن غلام جیلانی خان از پرگنہ چیرگانوں وغیرہ مضاف صوبہ بہار از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ از ابتدائے سدس ربیع توشقان ئیل مرحمت شدہ

موافق دفتر است

للعہ لک
لعہ ر

مذکور اربعہ محمد صالح خان بہادر　　حویلی بہار لو محمد عابد
للعہ لک　　لعہ ر

(دستخط جو پڑھے نہ گئے)

(نوٹ:۔ یہ فرمان خط شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کردیئے گئے ہیں۔)

(۱۷۸) نقل فرمان[1] عالمگیر ثانی

مورخہ ۷ شوال سنہ جلوس ششم (۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء) مشعر عطائے موضع دھیر کھیڑہ پرگنہ ہاپڑ بہ ورثائے ہر سہائے۔

باسمہ سبحانہ تعالیٰ شانہ

عبارت مندرجہ مہر مدور

طغرا

فرمان ابو العدل عزیز الدین
محمد عالمگیر بادشاہ غازی

(اوپر) ہو الغالب۔ یہ بیچ ہیں۔ ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی احد سنہ ۱۱۶۷ھ

(گرد) ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ شاہ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ ابن میران شاہ ابن امیر تمور صاحبقران۔

درینوقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ در بست مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ سیصد و پنجاہ و پنج روپیہ کنٹری حاصل آنست از جاگیر ہر سہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا و متعلقان مشار الیہا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت بمعافی توفیر از ابتدای ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً

[1] اس فرمان میں (۹) سطریں ہیں۔ ۱۲-

ومؤبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلّٰی کوشیدہ موضع مذکور را در بست
معہ مزرعہ نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا با فرزندان
باز گزارند واز عوادم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش
صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ
ودار وغکانہ بیکار وشکار دہیمی مقدمی وصدد وئی وقانونگوئی مزاحم
ومتعرض نشوند وتوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از جنس
تردد در جمع آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید
اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند واز یرلیغ کرامت
تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند ببست وہفتم شہر شوال المکرم سال
ششم از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت فرمان۔ شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبہ ۲۳
شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلّٰی موافق ۱۱۷۲ھ ہجری
مطابق غرہ اسفندار برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت
منزلت دانای مدارج دین ودولت شناسای مراتب ملک وملت
فرازندہ لوای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت و
عظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت
وکشورکشائی ظفر پیرای ممالک جہانستانی عیش آرای
محافل کامرانی وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس
مراحدانی وآگاہی جوہر مرأت حقیقت ووفا فروغ
شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق واخلاص کارفرمائی سیف وقلم مدبر امور عالم قدوہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ
سلیمان اقتدار وزیر الممالک حجۃ الملک مدار المہام آصفجاہ

بموجب یادداشت واقعہ
فرمان والا شان نوشتہ شد

بتاریخ [illegible] ۱۱۷۲ [illegible]
[illegible] ۰۰۰ [illegible]
مطابق [illegible]

نظام بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری
کمترین بندہائے درگاہ خلائق پناہ لعل سنگہ قلمی میگرود حکم صادر
شد کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ در بست
مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہرسہائے وغیرہ در وجہ انعام و التمغاء متعلقان
مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسل
و بطناً بعد بطن و انچہ از حسن تردد بہ جمع آن بیفزاید فراہم
نشوند بمعافی توفیر حرمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی
سنہ ۵ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت دانائی مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت
و کشورکشائی ظفر پیرائے ممالک جہانستانی عیش آرائے
محافل کامرانی و قیقہ یاب سرائر پادشاہی رمز شناس
مزاجدانی و آگاہی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع
یکرنگی و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق
بر واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام

موافقہ مقابلہ شدہ داخل روزنامچہ واقعہ ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۵
بتاریخ ۲۵ شوال سنہ ۶ داخل اینجانب شدہ ۱۵
مہر پرسرام

بتاریخ بیست و یکم شہر ذی قعدہ سنہ ۵ جلوس والا
نقل بہ فرد تقسیم ممالک محروسہ رسید
مہر مشار الیہ

داخل سیاہہ بمہر شد ۱۵

آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ بعرض مکرر رسانند۔
شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور
جنگ آنکہ بتبیت و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان
والاشان قلمی نمایند۔
اسماعیل بیگہ پختہ
اسماللہ سور وغیرہ
حمہ بیگہ لایق زراعت
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدس
ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ رجمادی الثانی سنہ ۵
مبارک سیاہہ شوال سنہ ۶
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر در آمد۔
مقرر آنکہ شرح سیاہہ
بیگہ موضع وھیر کھیڑہ
المصرہ (۹) تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہر سہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان
مشار الیہما با فرزندان بلا قید و اسامی و قسمت بمعافی
توفیر مرحمت شد۔

بیگہ موضع وھیر کھیڑہ در بست معہ مزرعہ

بتاریخ بست و دوم شہر ذی قعدہ سنہ ۵ جلوس والا
نقل بمہر آصفجاہ اعتماد الدولہ الملک رسیدہ
مہر بشان الیہ

داخل آورد جمع شدہ شد

بتاریخ بست و چہارم شہر ذی قعدہ سنہ ۵ جلوس
والا نقل مفصل رسیدہ مع نشان الیہ

حاصل سالتمام	بنام متعلقان بھگوانداس	بنام متعلقان مشار الیہما
ہماصہ ۱۱ر	صہ بیگہ	یاصہ بیگہ

یاصعہ بیگہ موضع دھیر کھیڑہ دربست مع مزرعہ

حاصل سالتمام	بنام متعلقان بھگوانداس	بنام متعلقان مشار الیہ
ہماصہ ۱۱ر	صہ بیگہ	ہماصہ بیگہ

نقلخط انور آنکہ

سند انعام التمغا بدہند لہا

شرح عرضی فروگذ رانیدہ ہرسہای وغیرہ فدویان بدستخط بمہر عبداللہ خان بہادر رسید کہ یک لک و دوصد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ دربست مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہالود سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر مردمان تنخواہ است امیدوار اند کہ در وجہ انعام التمغا متعلقان فدویان با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد و جمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد و دستخط فرین شوند کہ سند انعام التمغا کردہ بدہند لہا

بست و نہم ذی قعدہ سنہ ۲ ظہر رسید لہا

بمبارک داخل حضور پرنور شدہ ۲ بتاریخ ذی قعدہ سنہ ۱۷ ۲

برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش آرائی محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار۔

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

عالمگیر بادشاہ غازی
عبد الحمید خان بہادر فدوی
محمد...... سنہ احد

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس فی التاریخ ۱۹ ذی قعدہ ثبت شد

م م

بلبیت و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سند پیشگاہ نظام الملک وزیر عالمگیر ثانی

مورخہ ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء سنہ جلوس ششم مشعر عطاے جاگیر موضع دھیر کھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہرسہائے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی سنہ ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون برطبق فرمانِ والا شان واجب الاذعان مسطور بلبیت و ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۶ مبارک مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ دربست معہ مزرعہ علہ پرگنہ مذکور کہ سیصد و پنجاہ و پنجروپیہ کثری حاصل آنست از جاگیر ہرسہائے وغیرہ من ابتداے پنجربس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت بمعافی لو فیر مقرر گشتہ باید کہ دامہائے مذکور را موضع دربست مع مزرعہ بر وفق فرمان والاشان من ابتداے مسطور نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما مقرر دانستہ بتصرف عامل اہل انعام واگذارند و بعلت پیشکش صوبہ داری

فوجداری ومال وجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ وداروغگانہ بیکار وشکار دہ نیمی مقدمی
صدودوئی قانونگوئی مزاحم ومعترض نشوند وانچہ از حسن تردد واز جمع آن بیفزاید معاف و
مرفوع القلم شمارند دریںباب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند واز یرلیغ
کرامت تبلیغ والاتخلف والانحراف نورزند تاریخ ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس قلمی شد ستص

سند کی پشت پر:- مقرر اَضمن بموجب فرمان والاشان مرقومہ بست وہفتم[۲۷]
شوال المکرم سالِ ششم از جلوس والا در نیولا قت میمنت اقتران فرمان واجب الاذعان صادر
شد کہ مبلغ یک لک ودو صد وپنجاہ دام سو ضع دھیر کھیرہ در لسبت معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار
وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد کہ سیصد وپنجاہ وپنجروپیہ کنز ے حاصل آنست از جاگیر
وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشارالیہما با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت معافی توفیر
از پنجدہ ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاشان
ووزرائے ذوالاقتدار وامرائے عالی مقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان
مہمات دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً و
موبداً در استقرار واستمرار انحکم مقدس معلی کوشیدہ موضع مذکور را در لسبت نسلاً بعد
نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف انہا با فرزندان باز گذارند واز صوادم تغیر
وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکشے صوبہ داری وفوجداری مال وجہات
واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ وداروغگانہ وبیکار وشکار ودہ نیمی مقدمی وصدودوئی قانونگوئی
مزاحم ومعترض نہ شوند وتوفیر وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد بہ جمع
آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ الستہ ہر سال سند
مجدد نطلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح یادداشت واقعہ بتاریخ
روز پنجشنبہ بست وسوم شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۷۲ ہجری مطابق
غرہ اسفندیار برسالہ سعادت نجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانای مدارج دین ودولت
شناسای مراتب ملک وملت فرازندای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت عتضاد
خلافت وفرمانروای اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرای
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاج دانی وآگاہی جوہر مرأت حقیقت
ووفا فروغ رسم یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص

کارفرمائے سیف وقلم مدبرامورعالم فروخوانین بلندمکان عمدہ وزرائے عظیم الشان وزیرصائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاتنیاز رکن السلطنت باوشاہ سلیمان اقتدار وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصفجاہ نظام الملک

تحریر تاریخ ۲۱ ذی قعدہ سنہ ۵
نقل بعد از رسیدہ

بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار ونوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ قلمی گردیدہ حکم صادر شد یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع وجھر کھیرہ درلبست مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد وازجاگیر بہر سہہائے وغیرہ درو جہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما بافرزندان بلاقید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح وتحظ سعادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دارائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمان روائے اعتماد سلطنت کشور کشائی ظفر پیرائے مبارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس فراجدانی وآگاہی جوہر مرأت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کارفرمائے سیف وقلم مدبرامورعالم فرد خوانین بلندمکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیرصائب تدبیر ممالک مدار امیرروشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاتنیاز رکن السلطنۃ سلیمان اقتدار وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

شرح وتحظ واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دتحظ وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رساند شرح وتحظ مدارالملک

تحریر تاریخ بست ونہم ذی قعدہ سنہ ۵
...... ۱۹ نقل بسیام حضور ......
نمودہ شد

اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منورجنگ آنکہ ببیست ونہم شعبان سنہ ۶ جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسید۔ شرح دتحظ وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔

اسامی — بیگہ رقبہ

اسد —

اسماللعد شور وغیرہ

لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدس ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ فصلی سنہ ...... سمالہ سنہ

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔

مقررہ شرح سیاہہ

سالصہ بیگہ موضع دھیر کھیرہ در لبست معہ مزرعہ الموزہ تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد از جاگیر ہرسہاے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت معافی توفیر رحمت شد۔

بنام متعلقان مشار الیہ	خاص	بنام متعلقان بھگوانداس
سالصہ بیگہ	صہاصہ	صہ بیگہ

نقل خط النور آنکہ

سند انعام التمغا بد ہند

شرح عرضی فروگذرانیدہ ہرسہاے وغیرہ مزین بدستخط بمہر اسد اللہ خان بہادر

رسید کہ یک لک ودو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در لبست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر فدویان تنخواہ حسب امیدوار آنکہ دامہاے مذکور در وجہ انعام التمغا متعلقان با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ وآنچہ از سن ترود بر جمع آن بیفزایند مزاحم نشوند معافی توفیر رحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شود کہ سند انعام التمغا گذرانند۔

بنام متعلقان مشار الیہ

سالصہ بیگہ موضع دھیر کھیرہ در لبست معہ مزرعہ

بنام متعلقان بھگوانداس با فرزندان

صہ بیگہ

سالصہ بیگہ ۱ للصہ

(۱۸۰) نقلِ فرمانِ شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سالِ جلوس (۱۵) ۱۱۸۷ھ جس کی رو سے مرزا محمد جہاں دار شاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سرفراز ہوئی۔

باسمہٖ سبحانہ وتعالے شانہ (طغرا)

مہر — طغرا

ہوالغالب — فرمان ابوالمظفر جلال الدین

(بیچ میں) ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۷۳ھ — محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

(مہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ

ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن شاہجہان بادشاہ۔ ابن جہانگیر بادشاہ

ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ۔ ابن

عمر شیخ شاہ۔ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ

ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحب قران۔

فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نوید منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستہ بہارستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرہ دورِ عظمت قرہ باصرہ شوکت غرہ ناصیہ حشمت رُفع لوای نصرت نہر بریشہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادہ عالم و عالمیان نورحدقہ جہان وجہانیان نور چشم راحت القلب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہی میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظ اللہ تعالی درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل وکرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را لعنایت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ

ٰ یہ فرمان مرزا احسن اختر اور مرزا اکبر بخت صاحبان شہزادگانِ مغلیہ مقیم بنارس نے ۱۹۱۱ء میں درباری نمائش میں مستعار دیا تھا۔ اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں۔ خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے۔ ۱۲

اکبرآباد معه فوجداری‌ها حسب الضمن سرمایه اندوز مباهات ساخت باید که شکر و سپاس این عطیه عظمی بجناب دولتمآب والا بجا آورده در تنسیق و انتظام و معموری آن بلاد و تالیف و استمالت مالگذاران و رعایت خواطر رعایا و قلع مفسدان و انهدام و استیصال مواقع متمردان و اخراج و ازعاج اهل عصیان و تقویت ضعیفان و تائید مظلومان مساعی جمیله و کوشش فراوان بعمل آرد و در حسن معاشرت با بندهای درگاه سپهر اعتلا و کافه رعایا و عامه برایا و منع منهیات و مسکرات و رفع منتورات و قطع و فصل دعاوی و معاملات بر وفق شریعت غرا سعی ستوده بکار برد تا عموم ساکنین آنجا با دل امین و خاطر مطمئن بکسب و پیشه خود ها اشتغال نموده شکرانه درگاه احدیت و ظل صمدیت بجا آرند و از قوی بر ضعیف حیف و میل تعدد لازم که مالگذاران و زمینداران آن صوبه فرزند بجان پیوند مسطور را صاحب صوبه و حاکم مستقل دانسته از صلاح و صوابدید او که هر آئینه موافق حساب و قانون ابد مقرون باشد بیرون نروند درین باب تاکید اکید پنداشته حسب الحکم اقدس اعلی بعمل آرند بتاریخ غره شهر رمضان المبارک سال پانزدهم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت۔

نقل خط النور آنکه۔

بر پشت فرمان ۱۱

مرزا جهاندار شاه بهادر

سررشتهٔ فرمان والاشان بثبت رسید
بتاریخ بیست و سیم دفتر خالصه

مقرره شرح ضمن بموجب سیاهه خالصه شریفه عرض گذرانیده وکلاے مرشد زاده آفاق مزین بصاد بدفتر رسید که موکل غلام امیدوار فضل و کرم اند که خدمت صوبه داری صوبه مستقر الخلافه اکبرآباد معه فوجداری‌ها سرفراز شود فرمان والاشان مرحمت گردد واقعه ۱۹ شوال سنه ۱۵ مبارک

شرح دستخط

نائب وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام آنکه

موافق صاد خاص عمل آرند۔

بر رساله شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت فرازند لواے شوکت و حشمت طرازنده بساط ابهت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانرواے اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیراے معارک جهانستانی عیش آراے محافل کامرانی جوهر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا همدم

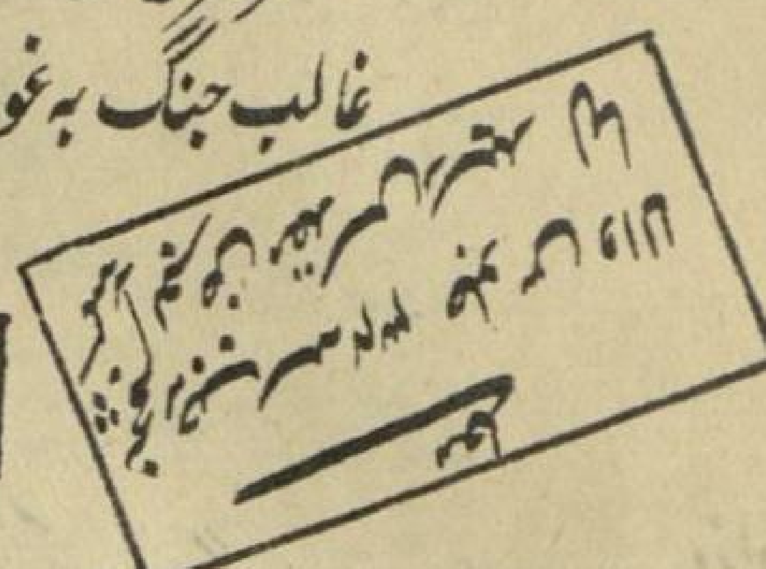
دولت مجلس خاص محرم خلوتسرائے صدق واخلاص کار فرما سیف والقلم تدبیر آموز امور عالم زبدہ فدویان خوانین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر رشد ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقلِ فرمانِ[۱] اکبر شاہ ثانی

یہ فرمان مہری اکبر[۱] شاہ ثانی کا ہے جو بزمانۂ ولی عہدی ۱۷ جمادی الثانی کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۳۴) - (۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء) میں شائع ہوا مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات ویکہزار سوار وعطائے خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

هو الرب الرشید



بتاریخ روز پنجشنبہ ۱۵ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ جلوس مبارک معلی موافق ۱۲۰۶ھ ہجری مطابق ۵ آذر ماہ .... برسالہ وکلای نواب قدسی القاب بلند جناب عالمیان مآب فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرۂ دوحہ عظمت قرۂ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

[۱] یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرز عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشت فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہوگیا یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گرد نہایت نفیس جدول بنی ہوئی آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں نے کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

نہر بر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار عرصہ شیر مردی و شیری درۃ التاج × خلافت اختر برج سعادت
حامی دین متین مروج احکام سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی
فروغ دودمان صاحبقران × بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدیقہ جہان و جہانیان نور چشم راحت
القلوب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت × ایزد سبحان
عالیجاہی صاحب عالم بادشاہ زادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین
خانہ زاد آن درگاہ فلک احترام بخشی رام × قلمی میگردد حکم جہان مطاع صادر شد کہ محمد غوث خان
بمنصب سہ ہزاری ذات و یکہزار سوار و خطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر ×
غالب جنگ سرافراز باشد واقعہ ۱۱ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۰ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

بعرض مکرر رسانند

سہ ہزاری ذات یکہزار سوار و خطاب
تحریر فی التاریخ شہر عدد سنہ الیہ جلوس مبارک معلی

مطابق واقعہ کل است

(۱۸۲) نقل سند شاہ[۱] عالم بادشاہ

مورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۹ (مطابق ۱۲۱۲ھ ۱۷۹۷ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیرخان بہادر کو موضع شیخوپورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بو علی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

مہر مرہٹی
دولت راؤ
سیندھیا

× × ×
12 th May

حضرت شاہ شرف بو علی قلندر قدس سرہ

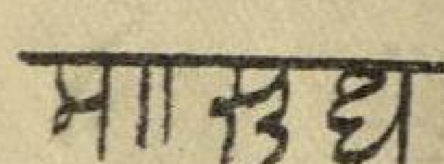
عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند
در ینولا موضع شیخوپورہ عملہ پرگنہ مذکور سوائے × مصارف درگاہ وسوائے املاک و باغات
در وجہ جاگیر خانخوانے شان محمد گلشیر خان بہادر × از ابتدائے فصل خریف ۱۲۰۸ فصلے مقرر نمودہ شد
باید کہ × تبصرف و اختیار مشار الیہ واگزارند و بوجہے × من الوجوہ مزاحم و متعرض نشوند در نیباب تاکید
دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

یکموضع سوای وجوہات مصارف درگاہ
وسوای املاک باغات
تحریر فی التاریخ بست و نہم محرم سنہ ۳۹ جلوس

نوٹ:۔ اس کے نیچے مرہٹی عبارت ہے۔ ۱۲

---

[۱] یہ سند جناب نواب ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش درباری ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور نو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چوٹی کی برابر مرہٹی کی ہے اور نیچے ایک مہر دو تی کی برابر مرہٹی کی ہے اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہے۔



سند کی اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہے اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی ۱۸۱۷ء درج ہے۔ ۱۲

(۱۸۳) خطؔ من جانب لوئی برکان بنام عطاء اللہ خاں و وزیر خاں سنہ ۱۸۰۱ء

۱۲۱۶
بہادر برکان
میجر لوئی

خانصاحبان مہربان عطاء اللہ خاں و وزیر خاں سلمہ اللہ تعالےٰ

خانصاحبان مہربان سلمہ اللہ تعالےٰ

سابق درباب طلبی آنمہربان بمقام کست کر[۲]
قلمے یافتہ تعجب کہ ہنوز شمول لشکر فیروزی نشدند احوال ہزیمت مقہور
ازپیش بہادران عساکر ظفر طراز و غنیمت آمدن توپخانہ وسامان
کارزار درخت او بارکشیدن او بہ بناہ قلعہ ہانسے بسمع دوستی رسیدہ
احتیاج از قام دیگر ندارد حالا غریمت لشکر فیروزی بسمت ہانسے شدہ
مورچال بہ قلعہ قایم نمودہ افواج منصورہ نہضت شہر خواہد نمود اگر
الحال ہم معتبران آنمہربان معہ نشان زر اقساط حاضر شوند۔

کا Major Louis Bour/quin

---

[۱] یہ خط عطیہ مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالے کا ہے جو صاحب معزنے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں رکھوایا تھا۔ خط شکستہ کچھ لپیٹ کا ہے لفظوں کا کہیں نام نہیں۔ خط ہے پختہ بدقت تمام پڑھا جاتا ہے ہم نے اس کو من وعن نقل کردیا ہے۔۱۲ [۲] یہ کسی مقام کا نام ہے جو نقطے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔ اس خط میں عطاء اللہ خاں رئیس مالیر کوٹلہ اور وزیر خاں اُن کے بھتیجے کو مخاطب کیا ہے کہ آپ صاحبوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے غنیم کی شکست کا حال سن ہی لیا ہوگا کہ اُس کی توپیں ہم نے چھینیں اور وہ آخر کار ہانسی کی طرف بھاگا جنرل صاحب کہتے ہیں کہ اب ہم اُس کا تعاقب کرکے وہیں اُسے محصور کریں گے۔ اگر آپ صاحبان نے دیر لگائی اور زر اقساط بھی افواج کے ہانسی پہونچنے تک داخل نہ کیا تو آپ کی نسبت حسب مناسب تجویز عمل میں آئے گی الخ۔ مہر میں سنہ ۱۲۱۶ھ ہے جو سنہ ۱۸۰۱ء کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ خط اغلب ہے کہ جارج طامس کے جہاز گڑھ میں شکست پانے اور بجانب ہانسی فرار ہونے کے بعد اور اُن کے تعاقب میں برکان صاحب کے بڑھنے کے پہلے کا معلوم دیتا ہے۔ لفافے پر بھی جنرل برکان کی مہر ہے۔

اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ نہ سنہ مگر واقعات کے لحاظ سے سنہ ۱۸۰۱ء کا معلوم دیتا ہے۔۱۲

(۱۸۴) قولنامہ[۱] جنرل پرون کا فارسی خط راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والی پٹیالہ کے نام

مورخہ یکم رمضان ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۲ء

ناظم الدولہ سیف الملک ارجمند سین

بسامع مطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای حضرت مخلصان مہاراجہ راجگان راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر زید ... سلامتہ

مہر

نظام الدولہ ناصر الملک جنرل پرون بہادر جنگ.......

قولنامہ ———————————— آنکہ

فیمابین این جانب و راجہ راجگان مہاندر صاحب سنگھ بہادر دوستی واحدیت و طریق برادری قرار یافتہ و دوست دشمن و رنج و راحت طرفین واحد گویند .... کہ بوقت واستدعاے راجہ راجگان بہادر فوج یکمد برائے دوستی واسلوبی کارہا فرستادہ خواہد شد، و وقتیکہ در سرکار اینجانب مطلوب باشد فوج خود معہ فوج راجہ بھاگ سنگھ و بھائی لعل سنگھ و سیتمداران شامل شوند، و نیز از طرفین بے راہ بمیان آید و تا عرصہ یک دو ماہ از ہر دو طرف سوال جرح بمیان نہ آید و اگر کسی الغرض سخنان نوعدیگر نمودہ خلل در اتحاد کردن خواہد از طرفین بگوش نہ آرد بنابر آن ایجنپا کلمہ بطریق قولنامہ نوشتہ دادہ شد کہ تا فی الحال سند باشد و[۲] درمیان اند ہرگز تفاوت نخواہد شد تحریر فی التاریخ بست یکم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۱۶ھ ع۴ جلوس[۳] والا۔

Sd/C. V. Perron

---

[۱] یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحادی جنرل پرون اور راجہ صاحب پٹیالہ ہیں۔ جنرل صاحب نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو بطور توثیق معاہدہ درمیان میں دیا ہے اور قولنامہ کے ناصیہ پر حضرت مسیح کا نام احتراماً درج کیا ہے۔ علاوہ القاب کے قولنامے کی (۸) سطریں ہیں چنانچہ ادباً ساتویں سطر میں جو جگہ چھوڑی گئی ہے وہ حضرت مسیح کے نام نامی کے واسطے ہے۔ قولنامے کے نیچے پرون کے دستخط بخط انگریزی ہیں جس نام کے ساتھ سہ حروف سی۔ وی اس طرح لکھے ہیں کہ ان کو سی۔ اس بھی پڑھ سکتے ہیں یا سی سے مراد Comte یا کرنل یا جنرل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ قولنامہ ہز ہائنس مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ نے سنہ ۱۹۱۱ء کی نمائش میں سنڈار دیا تھا ۱۲۔ [۲] یعنی حضرت مسیح ۔ ۲ - [۳] قدیم زمانے میں چار کا ہندسہ اسی طرح لکھا جاتا تھا اور چھ کا ۶ اور سات کا ۷ - ۱۲

(۱۸۵) سند[1] لارڈ لیک مورخہ ۱۱ر ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ / ۳ر مارچ ۱۸۰۶ء

بنام حکام پرگنہ کرنال مشعر عطائے ہفت مواضع جاگیر تاحیات بہ بہادر جنگ خان رئیس کنجپورہ بجلدوئے حسن خدمات وقت تعاقب ہولکر در ملک پنجاب در ۱۸۰۵ء

مہر میں سنہ ۴۵ اور ۱۲۱۸ھ اور ۱۸۰۳ء ہیں پہلا سنہ جلوس ہے دوسرا ہجری تیسرا عیسوی۔

عبارت مہر کی جو بہت صاف ہے یہ ہے:-

در صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان جنرل جرار لیک بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہ انگلستان و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی۔

مہر

Sd/Lake

عاملان حال و استقبال و چودھریان و قانونگویان و معتمدان و مزارعان پرگنہ کرنال بدانند رحمت خان التماس نمود کہ سابق ازین انچہ ملک در جاگیر بزرگان خانمذکور بود منجملہ آن قلیلے در تصرف باقیماندہ اوقات بعسرت میگذرد و نیز بہ نظر آنکہ در یورش پنجاب کہ خصوصیت

۱؎ اس سند پر ایک بڑی مدوّر مہر ہے جس کی داہنی جانب لارڈ لیک (Lake) کے دستخط بالکل صاف ہیں۔ خط شکستہ مگر واضح اور بآسانی پڑھی ہے۔ سطریں (۱۸) ہیں یہ سند نواب ابراہیم علی خان صاحب رئیس کنجپورہ نے نمائش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی۔

لارڈ لیک (وائی کاؤنٹ لیک آف ڈیہی اینڈ لسواری) ۱۷۴۴ء میں پیدا ہوئے اور گارڈز (فوجی خدمت) میں چودہ سال کی عمر میں شامل ہوئے۔ آپ نے جرمنی۔ امریکہ۔ اور فلینڈرز میں فوجی خدمات ادا کیں اور ابتدائی زمانہ بلوہ آیرلینڈ جو ۱۷۹۸ء میں ہوا تھا آپ نے فوج کی کمان کی جہاں آپ کی زاید از ضرورت سخت گیری اور بے قاعدگی پر نکتہ چینی کی گئی۔ آپ ۱۸۰۱ء میں کمانڈر ان چیف مقرر ہو کر ہندوستان میں آئے اور اس ملک میں مرہٹوں کے مقابلے میں آپ نے متعدد معرکوں اور مرہٹوں کے شمالی ہندوستان میں قلع قمع کرنے میں بڑی ناموری اور شہرت پائی۔ ۱۸۰۳ء میں سیندھیا سے جو جنگ ہوئی وہ زیادہ تر حسب ایمائے لارڈ ولزلی اس غرض سے چھیڑی گئی تھی کہ فرانسیسیوں کے علاقے کو جو جنرل پیرون نے جمنا کے کنارے قائم کیا تھا تباہ کر دیا جائے۔ جنرل پیرون ایک فرانسیسی سپاہی تھا جو مشہور ڈی بائن (de Boigne) کی جگہ سیندھیا کی افواج باقاعدہ کی کمان پر مقرر ہوئے اور اپنا مستقر علی گڈھ میں رکھ کر تمام دوآبہ پر بالکل خود مختارانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔ مزید براں

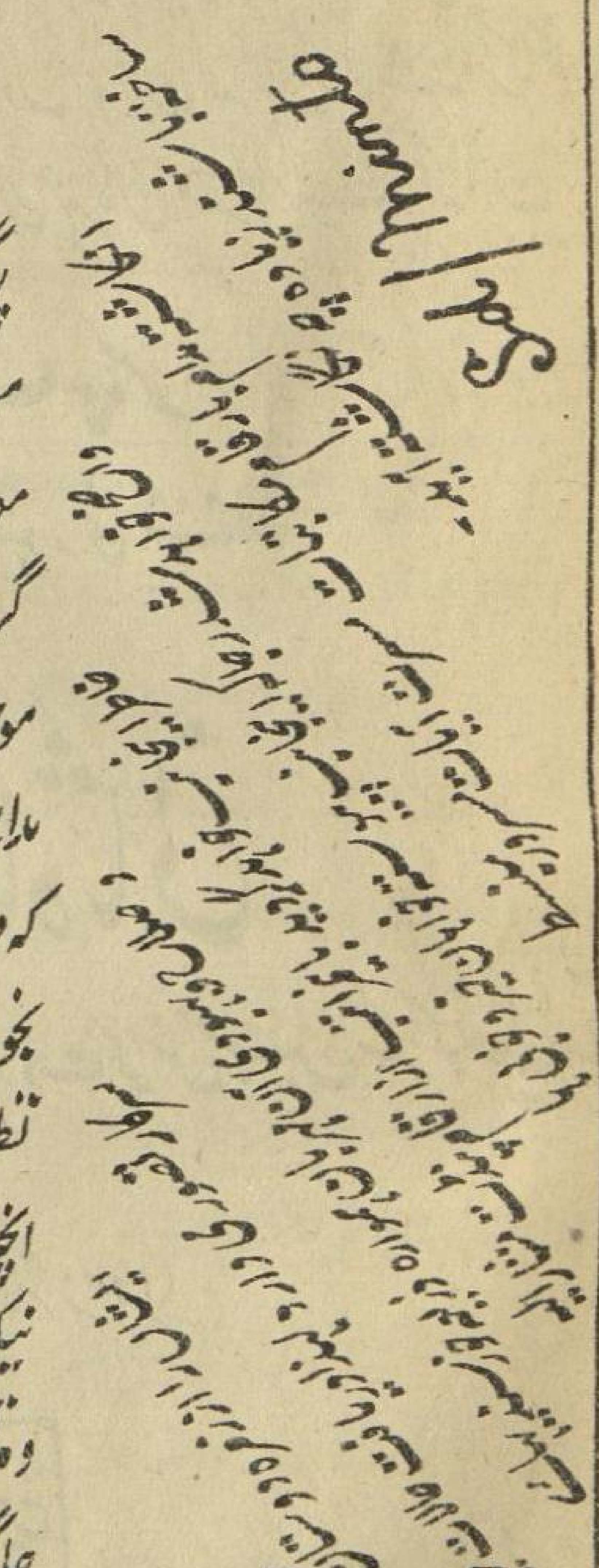
مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر × بود مصدر رفاقت و دولت خواہی گردیدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب × عساکر فیروزی ماندہ بجلدوے اینمعنے مواضعات رانور وغیرہ ہفت موضع مفصل الذیل عملہ پرگنۂ مذکور سوای سائر باغات و املاک دائمہ × ومعافی وروزینہ درین ارتھ کہ قدیم معمول و مستمر است از ابتدائے × فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی تاجین حیات بنام جنگ بہادر خان خلف الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر و مفوض گردیدہ می باید کہ انہا خان مذکور راجاگیردار مستقلد انستہ × پیش نائبان مشار الیہ حاضر بودہ ادای بالواجب نمایند و دقیقہ از دقایق اطاعت و فرمان برداری مہمل و معطل نگذارند و سبیل سومی الیہ × آنکہ رعایا و سکنائے آنجا از حسن سلوک خود راضی داشتہ در تکثیر زراعت × کوشد کہ موجب آبادی و رفاہیت رعایا گردد دریں باب تاکید مزید دانستہ × حسب المسطور بعمل آرد لہا ×

رانور	جمعیت گڈھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
راین لورہ	پیپل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مطابق یازدہم شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۲۰ ہجری المقدسہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵:- آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا - یہ بات مشہور تھی کہ جنرل بروں خفیہ طور پر بونا پارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے اُن کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کر لیا جب جنرل پروں کو علی گڈھ میں شکست ہوئی تو اُنھوں نے خود اطاعت قبول کر لی - بورکن (Borquin) کمان پر مقرر ہوئے لیکن اُس نے ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۲۳ء دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی - یہ لڑائی ہمایوں کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اُس میں ہوئی تھی - سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو لسواری میں ہوئی سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہلکر نے جنگ کا اعلان کیا جن کے ساتھ بھرت پور کا راجہ بھی شامل تھا - لارڈ لیک نے ویگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہانِ صلح ہوا - ہلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی ستعجلانہ طور پر پنجاب جا پونہچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہلکر کو صلح کرنی پڑی - لارڈ لیک سنہ ۱۸۰۴ء میں مرتبہ اعلیٰ "پیرج" سے سرفراز ہوئے مگر چار ہی برس بعد سنہ ۱۸۰۸ء میں اس دارِ فانی سے راہی عالم بقا ہوئے - ۱۲

(۱۸۶) لارڈ منٹو[۱] گورنر جنرل کا فارسی خط موسومہ رئیس کنجپورہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء



سلامت

خانصاحب مہربان استظہار دوستان

مکاتبہ مسرت طراز متضمن استدعائے جاگیر ہفت مواضع واقعہ
پرگنہ کرنال بمہر و دستخط اینجانب با دیگر مراتب دولتخواہی وخیر اندیشیہا
موسومہ نواب صاحب مشفق بسیار مہربان سر جارج ہلرو بارلو بارنٹ صاحب بہادر
معرفت رفعت پناہ گنیش داس پنڈت رسیدہ موصول بمطالعہ اینجانب
گردید و دریافت مراتب مندرجہ آن و اظہار زبانی پنڈت مشار الیہ
موجب وفور ابتہاج و انبساط خاطر گشت واین جانب از تمامی
مدارج احوال آن مہربان و مراتب خیر اندیشی و وفاداری کہ آن مہربان
کہ در ہنگام مہم گذشتہ نسبت با اولی سرکار انگریز بہادر بتقدیم رسانیدہ اند
بخوبی آگاہی حاصل دارد و شہامت و عوالیمرتبت ابہت و معالی منزلت
نظام الدولہ سیف الملک ارچلبد سٹین بہادر صاحب جانشین دربار معلے
انچہ احوال پیوستہ ارقام بینامید بخوبی است کہ از روئے آن مراتب
نیکو نہادی و حسن رویہ و رفتاران مہربان زیادہ از سابق منقوش
و مرتسم خاطر می گردد دریں صورت استدعائے آن مہربان اینکہ قطعہ سند
جاگیر ہفت موضع واقعہ پرگنہ کرنال مطابق سند عنایتی صاحب عالیجاہ
رفیع جائگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک

۱؎ لارڈ منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک گورنر جنرل رہے۔ نواب صاحب کنجپورہ نے ایک خط سر جی۔ ایچ۔ بارلو کو لکھا تھا کہ لارڈ لیک نے جو سات مواضع جاگیر دیئے ہیں اُن کی سند دیجائے۔ یہ خط اسی کا جواب لارڈ منٹو کی طرف سے ہے کہ اصل سند کی نقل ہمارے دستخط کے لئے ارسال کی جائے۔ اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہے جو تاریخ اوپر لکھی گئی وہ زبانی روایت کی بنا پر ہے۔ یہ اصل خط نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ یہ تحریر خط شکستہ میں ہے جو بہت مشکل اور وقت سے پڑھا جاتا ہے۔ ہم نے سطر بہ سطر بجنسہ نقل کردیا ہے۔ ۱۲

[illegible]

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار فرین بمہر و دستخط اینجانب مرحمت
گردد بکمال مسرور و ابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آن مہربان
نقل سند اصل خود برائے مہر و دستخط اینجانب معرفت صاحب جانشین
موصوف پیش اینجانب ارسال دارند و اینکہ درباب دلجمعی و طمانیت
خاطر آن مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آن مہربان نگاشتہ اند کہ آنچہ
مکانات از وقت آبا و اجداد آن مہربان مقرر است ازان

پشت پر

رحمت خان ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

(۱۸۷) نقلِ فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول سنہ (۲۵) جلوس مطابق ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۰ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنر کو نصیر الدولہ[1] بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱ ابو النصر معین الدین سنہ احد مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں	فرمان ابو النصر محمد معین الدین اکبر شاہ بادشاہ غازی (طغرا)	درین زمان میمنت اقتران فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

---

[1] یہ فرمان قابل دید ہے نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلا یا ہے۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہے کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ صاحب فرمان لفٹنٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے اُن کا تعارف کرانا ضرور ہے مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہے کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین تھے ماں آپ کی راجپوتنی تھیں۔ جب

بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دانیست فدوی خاص عقیدت و ارادت نشان کرنل جیمس اسکنر را بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالبجنگ زین الاعیان والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار و وزرای ذوالاقتدار و امرای عالیمقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکام ممالک فدوی خاص معزالیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول انخطاب * برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی دانستہ انظار عنایت مابدولت و اقبال را باحوال فرخندہ مآل بہادر معزالیہ یوماً فیوماً متزاید * و بی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بیست و پنجم از جلوس ابد مانوس مقدس معلی زیب تحریر و زینت تسطیر پذیرفت *:

لہ ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کی ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کمپنی بہادر سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پرون ہارس نامی رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ۱۸۰۵ء میں ہلکر کے معرکے میں لارڈ لیک کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۹ء میں آپ ہریانہ کے تصفیئے کے معاملہ میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لئے۔ (۱۸۱۴-۱۷ء) آپ کے رسالے کی نفری تین ہزار کر دی گئی۔ ۱۸۲۶ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور گولہ باری میں نمایاں کارگذاری کی ۱۸۳۱ء میں آپ مع اپنی رجمنٹ کے روپڑ بلائے گئے جہاں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ملاقات کا دربار ہوا تھا۔ ۱۸۲۸ء میں آپ لفٹنٹ کرنل ہوئے اور سی۔ بی کا خطاب بھی ملا۔ آپ اکثر ہانسی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا رسالہ بھی رہتا تھا کشمیری دروازے کے اندر دہلی میں بھی آپ کا ایک عمدہ مکان تھا۔ آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں بمقام ہانسی ہوا مگر آپ کی نعش کو دہلی لاکر سینٹ جیمس گرجا میں دفن کیا گیا دہلی کا یہ مشہور اور عالیشان گرجا بھی آپ ہی کا تعمیر کرایا ہوا ہے جب آپ اُنیارے کی لڑائی میں سخت زخمی ہوئے تھے اور امید زیست کی نہ تھی تو آپ نے منت مانی تھی۔ یہ گرجا اسی منت کے ایفا کا نشان ہے۔ سکنر صاحب کے رسالے کی جگہ فرسٹ D.Y.O لانسرز (سکنرز ہارس) اور تھرڈ سکنرز ہارس ہے۔ آپ کو دہلی میں لوگ عموماً سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

(۱۸۸) لارڈ آکلینڈ کا خط موسومہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی مورخہ ۱۱ر ستمبر ۱۸۳۷ء

جس میں لاٹ صاحب ممدوح نے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات اور حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا کی تخت نشینی کی اطلاع دی ہے۔

To His Majesty,

Abu Nusur Moyeen-ooddeen

Mohummad Akber Shah Badshah Ghazi

My royal and illustrious friend,

I have learned by Dispatches recently received overland from England the mournful intelligence of the death of His most gracious Majesty King William the Forth, whom after a happy and prosperous reign of seven years it pleased the Al-mighty to call to his Mercy on the 20th of June in the year of our Lord One thousand Eight Hundred and thirty seven. The late Sovereign by his many ex-cellent qualities, had greatly endear-ed himself to his subjects who deeply and unanimously lament his loss.

۱ عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو۔ ۱۲

By the demise of His late Majesty the Imperial Crown of the United Kingdom of Great Britain and Ireland has solely and rightfully come to the High and Mighty Princess Alexanderina Victoria, niece of the late Sovereign, who has been duly proclaimed, by the Grace of God, Queen of the United Kingdom of Great Britain and Ireland and Defender of the Faith.

May her reign be prosperous.

Considering your Majesty as a sincere friend of the British Government I have deemed it necessary to communicate the above circumstances for your information.

In conclusion I beg to express the high consideration I entertain of your Majesty and subscribe myself

Fort William
11 th September 1837

Your Majesty's Sincere friend
Auckland

(ترجمہ) بحضور ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

میرے شاہی اور والا قدر دوست ۔ اُن مراسلوں سے جو حال میں انگلستان سے موصول ہوئے ہیں مجھے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات کی افسوس ناک خبر ملی ہے جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی مرضی سے سات سال کی خوشی اور با اقبال سلطنت کے بعد ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں اپنی جوار رحمت میں طلب فرمالیا۔

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہے۔ حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آئرلینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً علیا حضرت شاہزادی الگزینڈرینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض و تصرف میں آیا ہے جن کے بفضلہ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیۂ اعظم و آیرلینڈ و حامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جا چکا ہے۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں میں نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہے۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen
Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your, Majesty's Waseeqa and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

peace of the city, and reference should be made by the parties, desir-ous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide re-garding it.

With sincere wishes of your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
S. R. Colvin

Head Quarters
22nd August 1854

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیماں نہ رہا
نام تو رہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

جب میں نے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا تھا تو اس کو خیالِ خام اور امرِ محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مردان مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے۔ یہ کام شروع کر دیا۔ ع ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ شروع شروع میں ہر کام مشکل نظر آتا ہے میں بھی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک گانٹھ جس کو ہلدی کی — وہ یہ سمجھا کہ ہوں میں پنساری

مگر طلب صادق کے ساتھ سعی و کوشش۔ ہمت و استقلال بڑی چیز ہے۔ ع۔
شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + میں نے ہمت نہ ہاری۔ شعر

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سرگرم و مصروف رہا۔ جاگتے سوتے، سفر و حضر میں بھی یہی خیال پیشِ نظر تھا

در قبضۂ سعی است کلیدِ درِ روزی شیر از کششِ طفل ز پستاں بدر آید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرہ فرامین کا ہاتھ آگیا۔

آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

ایک سے دو اور دو سے چار دہلم جرا دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھرپور ہو گیا۔

ذرّہ ذرّہ بہم شود صحرا قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دورِ آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔ سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب سلطان غیاث الدین بلبن اور ہمایوں بادشاہ کے فرامین میں نے ان جواہر ریزوں کو نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر بڑے اہتمام سے جمع کیا۔

آمادہ گشتہ ام دگر اینک نظارہ را ✤ پیوند کردہ ام جگرِ پارہ پارہ را۔

تاریخ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیاپے شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے لگّے کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم بامسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور ہمارے لیے باعث فخر و مباہات تھا۔

قیں سا بھی نہ اُٹھا کوئی بنی عامر میں ✤ فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی شخص

دوسرے بادشاہ جیسے جہانگیر شاہجہاں اور نگ زیب۔

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوند خاک ہو گئے۔

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔

فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سویر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا۔

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے مظہر ہر زہ عمل
کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اس زمانے کو خواب و خیال سمجھیے ع وہ بات کو وہ کن کی گئی کو وہ کن کے ساتھ۔

خدا نے جس حال میں رکھا ہے وہ بھی بسا غنیمت اور قابل شکر ہے۔ وہ زمانہ بے شک فارغ البالی کا تھا۔ دن عید رات شب برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل و انصاف اور امن عام کا ہے دورِ انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالیٰ کی خاص نعمت ہے ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمراں ہے جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعتراف احسان مندی میں کہتے ہیں۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ خزینے میں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشم عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوس خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آ جائے گی۔ ؎

شیریں تر از حکایتِ ما نیست قصۂ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان سینو مٹو گراف کا سا نظارہ دکھایا ہے۔ آپ برائی العین بادشاہوں کی زندہ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیں گے۔ بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے۔ سارے کام پیسے کا کھیل ہیں۔ یہاں حال یہ ہے کہ جامہ نہ دارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین اور فرامین کے فوٹوؤں سے مالا مال ہو۔ مگر ع۔ زری طلبی سخن درین ست ٭ بھر مٹھی روپئے کتاب کے دام دے گا کون؟ بر نہج مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند فرامین کے فوٹو دیئے سوائے دل نہ مانا۔ ورنہ پھر۔ یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔ آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ رہی تھی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ کہ نہ سان گمان ایک دم فضل و کرم اتم کی ایسی رو آئی کہ فرمانوں کا ڈھیر لگ گیا۔ یہ تائید غیبی اور فضل ربی ہے کہ منہ مانگی مراد ملی ؎ بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے ٭ وہ گدا جس کو نہیں خوئے سوال اچھا ہے ٭ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشایخ سیدم ضلع گلبرگہ شریف نے تین فرمان بھیجے۔ تین فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ دو فرمان جناب مولوی رضا اللہ خان صاحب رئیس رام پور نے بھیجے جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر تحصیل دار و منیجر رئیس دہلی نے مجھے تجسس اور جو یا اور طلبگار پا کر بیڑا پار کر دیا کہ اپنے کتب خانے سے ایک نادر کتاب Loan Exhibition of Arts

ؔ؎ اگر (کوئی چیز) ساری نہ ملے تو (خیر تھوڑی ہی سہی) اس کو سارے کا سارا چھوڑا بھی نہیں جاتا ۱۲۔

-quities Coronation Durbar 1911) دی یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ مغل
ہیں بچہ شہر میں ڈھنڈورا" اس میں سب سے بڑے پرانے پرانے فرمان ملے۔ ؎ کام رکنے کا نہیں اے دل
ناداں کوئی ✤ خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی ✤ اگر اور تگ و دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور کچھ
فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پہنچ گئی ہے۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا
ہے اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا
حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ؎ افسانہ یاران کہن خواندم و رفتم ✤ دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم ✤
تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہے ؎ یارے کہ بدست آمد و سر باخت بہ یارے ✤ واندر ہمہ
عالم بقدم بود و قلم بود ✤ اواخر عمر میں وہ زمانہ آ گیا کہ ؎ رسم است کہ مالکان تحریر ✤ آزاد کنند بندۂ پیر
پنشن لیکر خانہ نشین ہوا۔ با کار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے بسر ہوں، کچھ تو مشغلہ چاہیے ؎
مے سے غرض نشاط ہے کس رو سیاہ کو ✤ ایک گونہ بیخودی مجھے ہر آن چاہیئے۔ اب اسی مشغلہ میں لگا ہوا ہوں
مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہے اور شام کدھر ؎ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ✤ عمر یونہیں تمام ہوتی ہے۔
تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا مشغلہ ہوگا۔ ع بر سیمی زیم بر ہمیں بگذرم ✤ ؎
رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق ✤ اولاد سے رہے یہی دو پشت چار پشت

دہلی جمادی الثانیہ ۱۳۴۴ھ / جنوری ۱۹۲۶ء سنہ — میری قدر کر اے زمین سخن / تجھے بات میں آسماں کر دیا — حررہ خاکسار حقیر بشیر

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد — ای نگہدار تن و جان تو اللہ الصمد
لم یلد یار تو و لم یولد ہمہ جا دستگیر — دافع غم لم یکن مونس لہ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں منتشکل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانہ شاہان اولوالعزم کو کہاں
نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لیے اگر مناسب موقع و محل ہے تو لامحالہ الیسی ہی کوئی
بارگاہ سلطانی درکار ہے جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیونکہ ع قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری ✤ ہر کس و ناکس یا دشمنا
ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشیئ فی غیر محلہ سے کچھ حاصل نہیں۔ تلاش و تفحص کی نظر غائر چو طرف دوڑائی۔ میدان
خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی جچا۔ ؎ ارباب کمال چل بسے سب ✤ سو میں کوئی ایک رہ رہے ہیں۔ اتنے
بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب اندوہ و ملال ہے۔ ہر پھر کر مجھے صرف ایک فرد
فرید یگانۂ روزگار کا وجود باوجود ملجا و ماوائے بے کساں منبع جود و کرم و فضل اتم۔ مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہان سلف

کی جیتی جاگتی باعث و فخر فراز بہترین و خوشترین باقیات الصالحات یادگار ہے اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین مغلیہ کا نام نامی اور اسم گرامی چار دانگ عالم میں مثل آفتاب روشن و پرتو فگن ہے وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن خیر و برکات لاتتناہی ذات اقدس اعلیٰ حضور پُر نور خداوند نعمت بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصف جاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ کی ہے۔ ذات اقدس و ہمایوں کے سوا اس علو مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ اور کون ہے؟

۵ مخاصان حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو ÷ مثل نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔

اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلّٰی سے خصوصیت خاص ہے۔ وہ میرا آقا میرا بادشاہ ہے۔ میں ایک ادنیٰ بندۂ بارگاہ پیشینی نمک خوار اور دیرینہ دعاگو ہوں۔ میں نے جوش عقیدت و وفا میں چھوٹا منہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک معروضہ گزرانا۔ رجا و بیم کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و قبولیت کو پہنچی۔ خلوص نیت کا ثمرہ ملا۔ شرف منظوری اور خلعت قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا۔

۵ حاتم کا کرم بخل ہے فیض و کرم ایسا ÷ گردوں کا حشم پست ہے جاہ و حشم ایسا ÷ زبان میں طاقت نہیں کہ اس فرمان عطوفت نشان کا شکریہ یہ ہیچ میرز کیوں کر ادا کر سکے۔ یہاں رونگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہے منہ مانگی مراد پائی آرزوئے دیرینہ باحسن الوجوہ بر آئی۔ وہ فرمان عالیشان جو مصدر فیض و کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہے تبرکاً بجنسہٖ ذیل میں درج ہے۔ میرے نزدیک اس کتاب کے لیے خاص کر اور میرے لیے بالعموم یہ موقعہ بڑے فخر کا ہے دکنی بہ فخراً۔ اس کتاب کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہو سکتی۔ یہ کتاب جس بحر ذخار سے نکلی تھی وہیں جا پہنچی۔ یہ اس کے لیے بڑی فال نیک ہے۔

ع سالے کہ نکوست از بہارش پیداست ÷ خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمی بادشاہ ذی جاہ کو دیر گاہ ہمارے سروں پر سایہ فگن اور سلطنت دکن پر باخیر و خوبی خوشی و اقبال و کامرانی سلامت باکرامت رکھے۔

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد ÷

نقلِ فرمان

رِنگ کوٹھی   اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

یکم ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ   مہر طلائی میں سب کے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہے مہر کے گرد بخط انگریزی یہ عبارت ہے۔

H. E. H. The Nizam's Government Hyderabad Deccan

مہر کے بیچ میں " دفتر پیشی صدر المہام حضور پُر نور خلد اللہ ملکہ "

بخدمت شریف جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب وظیفہ یاب اول تعلقہ دار (مقیم دہلی)

فرامین سلاطین مغلیہ و عادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام "فرامین سلاطین" اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۹ر ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہے اُس کے متعلق حکم اقدس شرف صدور پایا ہے کہ اسکی آپ کو اجازت ہے یعنے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کر سکتے ہیں۔

شرح دستخط احمد حسین امین جنگ

صدر المہام پیشی

خطِ تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم (مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۲۵ء)

وارث الادب مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلام علیکم آپ نے اردو لٹریچر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد نے اردو زبان میں جیسے عظیم الشان کام کئے ہیں، یقیناً آپ اُن کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف فرامین سلاطین ایک ایسی تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت حضورِ نظام کی علم نوازی بھی قابلِ شکرگذاری ہے کہ اُنھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ سلطان العلوم ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے مغل بادشاہوں کے درباری طرزِ خطاب کو دوامی زندگی ہوجائیگی اور اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو حسن نظامی

۱؎ جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسب حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو وارث الادب سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں ۲؎ یعنی جناب شمس العلما ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی اوال۔ مرحوم و مغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے ؎

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لیئے جیئے　جیتا ہے وہ جو مرچکا انسان کے لیئے۔ ۱۲

(تمام شد)

کتاب خانہ مسعود جھنڈیر
میلسی (پاکستان)
نمبر شمار ....
کتاب نمبر..........

A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

1st Edition. 1,000 Copies.

Price without Binding .. .. Rs. 3-8-0.

" with Binding .. .. Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

" " Bound " 14.